

سرخ بر سر زانوسه انگه بر کمر بان بر آرد و صبا چو بر تو نه ای خوب تر هسته بوسه میان منوی ماقانی منوی میر حسن که اچی پر بنه دالے خاک و کھلا ہی کہا دوزین کلکے کی	رومانی کوٹ آنر گس تبلا دیکھو یسا یہ نظم ہی حاجت نہیں نمہ دیکھو سرش و رنگ شہنشاہ کا قطعہ دیکھو کسی محفل میں یہ پرکھو تو ذرا سا دیکھو اس میں اپنے پیغمبر کا سراپا دیکھو دستان کیہ گر بنے رسول اللہ کی	بریں باج کے ویک کج مان کج ہی بچ طائر کے جوین کھوٹا لے استنا چمنستان مسترین تو پر مار ہو بیٹھتے آتھے جو بھرتے ہو م شاہ دا شعلہ طور میں تنویر شرر کی جلیجی تم بھی اطمینان ہو یا اسکو سنو دیکھو	چشم دل کھول کے گھرا سیر دیکھو پر کجا سنندش سمون کا نتیجا دیکھو انگے پرواز کرو طوبی سدرہ دیکھو کوئی دم اسکو جی ساٹن اچی مولا دیکھو ذکر نور بنوی میں ہی لہ نہ سحر دیکھو
--	--	---	---

سبحان اللہ عجیب گوار غیرت فرخار کہیں چکرو روایت سے معجزہ شوق القمر ظہار ہی۔ چاند کا کہیت کرنا اس چمن میں خود اری ہی۔ ببل خبر سے سبحان الہی اتری  
کی صدا آتی ہی۔ اور مسلسل التردد فی قندلی کی ندا سناتی ہی کہیں طوطی آیت اتم شمع لک سدرک کی تفسیر معانیہ کرتی ہی کہیں قمری حجت ظہر آتزن لٹا کی تقریر  
برائیت کرتی ہی کہیں ارباصات صناعت کا جمن بھولا ہی۔ معجزات نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہی۔

ہی شہت بہشت اس ہی جنان شیر	اگاہ سے چوچھ توین واعظ کو کھانا	جاگے نہ کھجھو بر افیل کے دم سے	اک بھول جو اس باغ سے قند کو سنگا
----------------------------	---------------------------------	--------------------------------	----------------------------------

کہ جسکو واعظ موعظ رموز حقانی۔ ناصح نصایح حدیث و قرآن ضرب النمل مثالان حقایق۔ فقید الہدیل مکثہ شناسان قایق۔ موبد سنت بدعت شکن  
مشید وحدت کثرت فکرن۔ حسان بلاغت سبحان مطلقان سرا مضل بہمت بل۔

پیر روشن ضمیر عبدالحی اور رموز مفسرین ہمام جسکو فی اروقہ دین پناہ کھا مچی دین آنکھ آفتاب سلا اشنای محیط رمز آتہ انکی صحبت میں ہی خدا ملتا	مادی و شکیر عبدالحی انکی ہی ذات پاک میں وہ تمام اطہر پھر تو انکو کہا سمجھا قطب دوران نام راہ ہدا خاص درگاہ و ستر حق اگاہ مجر سے مت چھو کہ کبا ملتا جو کہ انکا عدوی ناہنجار	سب تفاسیر کا وہ مجمع ہی وعظ قرآن شمع اگر وہ کھا محی حسن ہی استفادہ کیا شمع کا شانہ مقام قدس عصر کا اپنے شیخ اکبری خاص سرا حق جو ہی طوف اسنے اللہ سے کیا پیکار	اور احادیث کا وہ مرجع ہی ملاء اعلیٰ درود پر بننے لگے بات پرانے خرقہ تازہ کیا جہر قرب و مہتمم قدس سیرت مصطفیٰ کا مظہر ہی انکی ہی ذات پاک پر مکشوف
--	--	---	---

حبیط اسرار الہی۔ مورد انوار نامتای۔ مخرو صلیب شرف عافین شہنشاہ حفاظ کرام ملک الافاضل علام قافلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ۔ مقدمہ  
الجیش عساکرہ دار و رضہ رسول اللہ۔ سیادت پناہ فضیلت و ستمگاہ حنفی المنہب صوفی المشبہ دیو و مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید  
محی الدین لقب سید عبد اللطیف نام کلاس ملک کرنا ملک میں آبکا وہ جناب آسمان قبار باہی جیسا سند العلماء اولاد لیا حضرت مولانا شاہ عبد الغیر برزندس سرور  
کاہند وستان میں جیسا شاہ صفا کی تقریر میں بان تقریر ویسا حجت کی توصیف میں لسان مستعد الغرض

قطب دوران کا یہ خلیفہ ہی	باب خاص ہو حنیفہ ہی	وعظ قرآن سننے تو انسنے سنے	اور حدیثان سننے تو انسنے سنے
باقیہ میں سے جب لیا قرآن	ہو افسیر غیبی کا سامان	کیسے کیسے میں خبر بیان نہیں	اگر نہ باد پر ہوا میں اور دیکھیں

سبحان اللہ عجیب گوار غیرت فرخار کہیں چکرو روایت سے معجزہ شوق القمر ظہار ہی۔ چاند کا کہیت کرنا اس چمن میں خود اری ہی۔ ببل خبر سے سبحان الہی اتری  
کی صدا آتی ہی۔ اور مسلسل التردد فی قندلی کی ندا سناتی ہی کہیں طوطی آیت اتم شمع لک سدرک کی تفسیر معانیہ کرتی ہی کہیں قمری حجت ظہر آتزن لٹا کی تقریر  
برائیت کرتی ہی کہیں ارباصات صناعت کا جمن بھولا ہی۔ معجزات نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہی۔

اسکال بھی چند سوکان لوگ انکو عزت رکھیں اسکو ہی ملے کیسے ایک دم لکھو کجا بوجو	در سر اسکا لونگ کانکا سک دین مسرہ کیسے کہن در و گھر سے کیسے رنگی عمر لکھے و کجا بوجو	گوئی لکھے جو رلف و طین نزل و صف کران لکٹ شاکا ٹان سر کجا بوجو اسی جی اسکی نصیب	جیسے سو اویر سکمل حاصل و مولوی دوزن کا نوگنل اوسج سحرور حرر جان کر لکھن نصیب
---	---	---	---

مسل کی مطلق میں طبعی ہوی آفاق میں پسند مطیع ہوی المل فرجندہ مال نصف طلبہ العالی کجا بوجو تریا و نصیب سحرور  
رہا عملی ہوی اور سرور اور بحین و متع سے متعلق ہوا۔

## غزل

شاد محفل حیاں ہی بہ اس میں یکر و رنگ ہی آہیں عزت اس میں ہے نیکے پر سے جس سلطان	گل گلزار جو رماں ہی بہ تسج روم حیاں حال ہی بہ کہ نصف مجاہد ہی بہ معر و لب و دسماں ہی بہ عقل جزاں پر وہ سالی بہ	در رخسار سحر کلاں ہی بہ اس میں ی حال چہا معراج اسکی گلاںک میں سزائیں ہیں علاج کس تر عذاب اس کد کجی کو راہ میں	مہر ماں آسماں ہی بہ سلم آج آسماں ہی بہ مربع لاہوت آسماں ہی بہ نادی حادہ حیاں ہی بہ وکر سرور و آسماں ہی بہ
---	--	---	---

مفسر کجا جس ہی عزت اہم و عدل ہی جس اول سستی انوار نبوت کہ لعل اسکی معقل معقل سا در در اسکا سحر اسرار چہ  
مطام لکھ گوی اور کجھ الامور و ملاجی کجا جس دم سپورہ گلزار نبوت کہ شکار درن فاعلاں فاعلاں جس کجھ الامور و ملاجی  
جہاں کجا جس سوم سوم بہا نبوت کہ ماتہ عدلہ حکم سانی اور وصف ہر جہاں لکھی جو درن فاعلاں فاعلاں جس کجھ  
معلوم ہی جس چہاں معروف۔ اختیار نبوت درن فاعلاں فاعلاں کہ جس میں مطیع الطیر سحر سرالبدن غبار و موسوی ملو مار دم ہے

## غزل

دکھتہ سحر حیاں سیر ار حجت مطر حیاں سیر ساکھان سحر عشق سیر پوس روئے مصطفی دار حیاں سیر ی سا حیاں عامہ سیر	وہن اہم و دسر حیاں سیر سحر حجت ار حیاں سیر راداہ سحر حیاں سیر چشم نکا سحر حیاں سیر ار ار حیدر حیاں سیر مس گلزار سحر حیاں سیر ور دشتام و سحر حیاں سیر سال طبع حجت عہم سیر	در کال سحر حیاں سیر کجری یک نظر حیاں سیر مصطفی اہل حرمت و سلام سیر گر کمال اور در دار رات سیر دا مارہ وہا داکہ بہت سیر ما دگا ر حجاب عجب الحی سیر نادی حادہ ہذا اظہر سیر قصہ معر حیاں سیر	کال لعل و گھر حیاں سیر ہست نور الفجر حیاں سیر احر سعد و مہر حیاں سیر حان سمار و مہر حیاں سیر ساید عہدہ گھر حیاں سیر نامہ معنی حیاں سیر سد حیاں سحر حیاں سیر
--	---	--	---

# پہلی اور انوار

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم جتنے مسلمان ہیں ان میں جائز ملک ایک ہزار ہے ترجہ آئے بہ زور اہل اور یہ ہر نامہ قرآن میں اور کلام اسکے سچے ہیں چار تہذیب سے ہو کر یوں ہی مرد تو یقین غایت رحمت کے مگر میں صورت انسان وہ میں یک نعمت غنی دیا ملک دین بہر کل جہان بلکہ تو قرآن میں ای رب کہ بلکہ ملین ہو گئے دور چین ہر ہر سے چار کہی تو میں اسکی زیارت میں تیرا صلہ و سلام مرد بیکر و عمر بافتح رہبر جسے حسین حسن	مطلع انوار کتاب کریم درج ہیں و سب ہی علوی ایک ہزار اسم بھی پیغمبران اور بقرآن معظم یقین آئے جو کہ اسم بہ غوثین اور گنہ کے بھی میں انواع جا سکر یہ نعمت کا بھی کوئی دیوے میں بخش سحر سے نجات عقل دیا جسم دیا جان دیا سب تیری دولت کبری دیا ختم رسل خاتم پیغمبران نام لیا اسکا روف و رحیم ہو گوی امید نہوز چین ہو گویا بھی زندیہ بھی دو روز جہان پر شفاعت بھیج لو کہ اس صبح و شام مورد تقسیم براہیم و نوح ہر دو شہادت کے ضیاء رحیم	جان پہرہ روزہ قرآن ہی چار ہزار اسکے ستارے اور میں ساوی جو کتاب ہیں آئے میں نو کے پر نور یعنی ہی اللہ و رحمان رحیم یعنے گنہ جو جو در روز صحیف اشرف جو تری کتاب گرچہ نہ بخشش کے میں ہر ساز شکر مسلمان بنایا میں ایسی وہ نعمت ہی عظیم حلیل جنس اول ز محبت قدم جسکی اطاعت ہی طاعت تری جون تری رحمت ہی کا بیان اسکی محبت میں بہن کر خدا زیر لوا اسکے میں رکے جا اسکے بھی سب ترستہ احباب حضرت عثمان و عیسیٰ پاک یہ بطن کی اولاد	مژدہ دو رحمت رحمان ہی واسطے ہر حرف کے ای بفر آئے میں ان چاروں کی کلام خلق کے میں علم میں ہیں سب جو تہذیب کی بار اسے انی ظاہر و باطن کے ہو چار بسم اسکا جو معظم ہی باب پر تری رحمت کے میں میر خلعت ایمان پہنایا میں کہ نہیں نعمت کوئی اسکی مدد مسلمہ جناب جو دازد جسکی محبت ہی محبت تری ہو اس امت سے کیا فراد بروی میں اسکے میں کہ حسرت میں اسکے محبت جا محل اتباع و احباب پر لوٹ کے داروں کے ہر دوشل اگر میر کی و امجاد سے	مجلس قرآن ہی بہر خم سا جائے اللہ تعالیٰ کے نام تین تہذیب میں آہن جان اور ہی ایک نام بمل خدا گو یا وے اسمای پر بار جو تہذیب اسکو بخلوں کی بار دینا ہی رحمت سے نہ خوشتر ہم عدم محض تھے سب ہی دود اور کیا ہو آخر ام یعنے میں ایسے کے تہذیب کیا رحمت عالم ہی یقین جسکی ذات تہذیب تری روف رحیم یوں ہی امت میں دود و جات ذکر میں رکھا اسکے مستدام ہم تو تہذیب حریف میں چون خاص جو میں اسکے خلیفہ جا بنت بنی خیر سے ام ایسے ہو دین کے رکھن	اور ہی قرآن مفصل بجا مردی میں دین بزار نام میں سے انجیل میں ہیں سکین نام ہی وہ مخلوق سے بہن چاروں کتابوں میں آئے ہو گئے محفوظ ہے انواع چار پس ہی یہ امید میں بیشتر پس میں رحمت دیا تو وجود خیر ام جو ہی امیر ام جسکے میں تہذیب رسل و انبیا جسکی ہی رحمت بہر کائنات تہذیب بھی روف و رحیم حشر اس امت میں بھی کہ ذکر سے اسکے میں احترام نصرت میں بھی تہذیب و ان امت اسلام کے عہد میں جا اغت ولید عرب و غم جن سے لیازیب پر تہذیب
---	---	--	---	--	---

یوں ہی خیر سار  
صدق میں سے جو  
دین و حال میں  
چاہے اس کے لئے





در سیر شاہ بشر و وزیر تین رسالوں میں لکھا مختصر اس ہی لئے نور سے کماؤنا ایک رسالہ میں لکھا دیر اس لیے غم کیا ہوں مہم میں سے سالار ام کے خدا بہلے غامبر میں فتح العزیز روضہ احباب معالج جان گرچہ بے چاروں میں ہیں مہم ہی مجھے مقصود کہ تحقیق عوام جلد دہر ایک چمن کو بہار اور اسے انوار نبوت لقب میری جو جانتا ہیں سر عیان ذکر میں رکھنا ہی مجھے خطا	آیت رسالہ لکھا بے نظیر کیونکہ وہ علامہ نیکو سیر ذکر وہ اجمال کے لایا جان مستند و معتبر و مختصر کر کے توکل بر خداے کریم جلد بہر بلا دے مراد عا شرح بھی مشکوٰۃ کی ای تائید اور شواہد و مدارج ہی جان ایک مدارج کو بیان در متحرکی ہرگز نہ ترک کام شجر مناجات کو دیکھ سے با کیجے سزاوار تو ای پاک سب میں عیان تھیں نہ گئی اور سے ذکر نبی میں سدا	ہرشت بہشت اسکو سزاوار شہ کے بشارت بھی اور مجزا بوجہ تو اندیشہ تطویل سے نور سے نارطبت شاہ ام اب وہی حال کی تفصیل میں اس میں کتابوں کی جلاؤں اور سیر میں عربی ای ہر چاروں میں عمدہ ہیں کتب دوسرے کتابوں سے بھی سکھ پا دے اگر اس میں توسعہ و ہر گل غم سے کوہ میں رسول نور نبوت کے بیان بجا نور نبوت کے بدل ای کریم پیروی میں اس کے مجھے رکھ	دیوے جزا اسکو کھانا نام اور خضالیس بھی شامل حصا لایا وہ احوال نہ تفصیل سے ذکر وہ نسخے میں کیا ہیں تم شاہ کے احوال کی تطویل میں فارسی میں اور عربی معتد ماہیت اول ہی مہم ہیں ایک ہی تحقیق مدارج ہی میں نے لیا انکی سند لاؤگا کیجئے اصلاح پر ملک عطا اسکی عطا کیجئے رنگ قبول دیجئے اس پہلے چمن کو ضیا کیجئے رواں سبکو بغض عمیم کیجئے شہادت پر مہم اختتام	ایک وہ احوال شہ کائنات اور محبت کا بنی کے بیان اس ہی لئے بعض احبار اس سے بھی سیر بہر نشگان چار چمن چار رسالے لکھوں از فن تفسیر و حدیث و سیر فارسی میں چار کتاب میں بجا باقراگاہ فضیلت مآب اب جو ہی اس ملک میں کئی دے مجھے ہر کام میں باریک مطلع انوار نبوت کا تاب جلد دے انجام اسے مال بندہ احقر کو مہم ہی کارنا ختم دعا کر کے بیان احقر	نور ولادت سے یقین باور پانچ رسالوں میں لکھا ای مہم جبکہ بہت شوق و تمنا کے تشریف تفصیل میں از شوق جان وزن کو ہر یک کے جلد ہی مہم میں کو یہی یاد رکھ ہی جائے کہ میں دچار آئینہ رونا خوب کہا ہی ہیں سخن باخدا کرنا ہوں نہیں اُس ہی بان پرینا نظم میں ہیں چار چمن کے خصوص کیجئے عطا پہلے چمن پر تاب بدر بنا دے یہ مہم نور مال بخشش عطا سے کرب و فراز لکھ چمن نور نبی الورا
--	--	---	---	---	---

نور اول خلقت نور محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وسلم

آئی ہی اس طرح حدیث صحیح کیفیت خلقت نور نبی سب کو روایات کا حاصل بیان لوح و قلم کسی و عرش میں سجدے میں رکھتا تھا کھجوا نور شریف بنوی شادشاہ صالح و صدیق و شہید و نبی عرش برین کرئی لوح و قلم اور ہر اک طبقہ میں رب الورا اسی وہ قدرت کی نظر نیک حصہ دوم سے بنا یا قلم عرض کو اس لوح کے وہ نور بسم اللہ الرحمن الرحیم شق اول کہنے کو رحمن کے	احمد مرسل نے کہا ای فصیح مجل شیعہ ظہور نبی کہ تا ہوں ایجاز سے دیکھو بیان جنت و دوزخ بھی نہیں چھٹی اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق کہ تاتھا تسبیح سے تب تھکوا سارے مسلمان بھی فرشتوں کی ارض و سما جنت و دوزخ ہم خلق کی یک ایک عباد رکھا جلد وہ جو ہر زمین بانی ہوا تیسرے سے لوح بنایا ہم پیدا کیا ارض و سما کمال یہ کیا آغاز قلم ای فہم شق دوم کہنے رحیم کے	روضہ احباب میں ہی باخبر حضرت خلاق جہان جل جلال اور تھے حور و ملک انس و جان اور بنایا ہی خدا سے قدیر جبکہ دے پر و تو کوس بھی ٹکی ہینگے اسی نور سے پیدا ہو شمس و قمر اور نجوم اشکار اور معارج میں سن ای ہا پانی روان تھا وہ بریں مہم در سفید ایک رب العلما حکم کیا پس یہ قلم کتین نام وہ اللہ کا جدم لکھا جمع ہوے ہر دو حکم صمد	ذکر ہی اس طرح کیا مختصر اگے سب عالم کے کے اقبال حق کے سوا کوئی تھا ای مہم واسطے اس نور کے پر و کثیر نور مقدس وہ کئی دم لیا عالم ہستی میں ہویدا ہو کوہ و بیابان و دریا و کجا نقل کیا از شرف مصطفی لمحہ بھی یک جا نہ بنی باقرا جانے اس لوح کو پیدا کیا لوح پہ لکھ عرض کیا وہ زمین ہمیت مولا قلم شوق ہوا گذرے بریں سکے لئے ہفتصد	پہلے یقین سے وہ رب العزیز کہ ہوا پیدا جو پیمبر کافور یعنی بنا تھا نہ بھی آسمان نور نبوت کو نبی کے خدا اور ہر اک پر و میں وہ کردگار پس وہی انقاس پیدا کیا اور کئی اس نور کے حصے کیا ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا حق نے اسی نور سے ہی ملک حصہ دہی بانی کے پھر دین ہر دو کنارے میں جو اس لوح کہا میں کھنڈ لوح پانی درگ اور کئی سال تلک ای پیر ایک روایت ہی بریں مہم
---	--	---	---	---

[illegible]

انور بر سر جیسی جیسی لاکھ برس تک ہو کہ جہان جانہ نقاش ہو کہ مرد ہو کہ جہان مان لگا تابی ہو کہ گریر دیکھا سو وہ پہلو کو دیکھا تو کو دیکھا ترجہ سکا	سورہ طہ صوبہ صوبہ جو برکت اور بنائی اور جو دیکھا اور لہر کو دیکھا جو سب جو موت دیکھا جو پیشہ برکت اور وہ محکم یا نون کو تھی جو قاتل	سورہ طہ برگئے مخلوق جسکا بطون گرد و صورت جان و مین اور قبول ہو کہ وہ عطار جگ میں صاحب شمشیر ہو کہ وہ دنیا رازم کا تب شرعی تعظیم سو جہاں دعویٰ خدا	سورہ طہ پس ہی انوار ایسی شمع اور ملا تہ اُس سرسرف کان جو دیکھا بینی اقدس صلی مبارک دو نو جو دیکھا دو دیکھا بی پشت مبارک جو کہ ورنہ اور جو دیکھا	سورہ طہ حضرت حلق سرخ وہ قند جو کہ مازون صورت نبوی وہ بد جہان وہ بچان دانت کو جان جہان ہو کہ ہر ہو کہ جہان مجتہد عالم زہد و قساعت جان بہرہ	سورہ طہ بہرہ بنایا اور کسی قند پس بر سر رجو کیا مار کو دیکھا دیکھا سو وہ زورن لہر اُس کف راست یشیت یحیی سینہ اشرف شکم مبارک دیکھا کہ
---	---	--	--	--	--

سورہ

لایا روایت پردہ دم پردہ شفا ہر جگہ بکری تھی اور محبت کر تھا بک فرش ہی نور کے شکر کا درگاہ حکم بہت جلد عبادت سجدہ تحت اُسکے	سورہ طہ رازی بھی پردہ اول اور بروت ایسی ہی بکری تھی اور قناعت یونہی ہر گوشتہ دریا اور بنایا حرف کا گدڑا تو ہی جلا سنستہ ہی نور ہی مادہ عالم	سورہ طہ اس میں حق بنایا اور ہدایت سائلک بخشائی حکم کی دکر خدا ہر جگہ نور کے اور بھا الف برکت تو مر ازق شعل عبادت دلا ہی فرض کیا	سورہ طہ عالم علامہ واسطے اُس منزلت اور ہر اک اُسکو ہر اور بھی بکری تھی دکر خدا اُنکے تسرا نور شریف تو ہی مر کیونکہ نور کا پس ہی	سورہ طہ جس میں نور ہر پردہ شفا آیا ہی اور سخاوت نور وہ دکر کیا جنتا معرفت اور شامت کون ہو اب تو بہال اُس ترب یا	سورہ طہ اور جو اُسکے منزلت پردہ شفا جب یہ شکر کی بکری تھی تا کہ سازمین پہلا مقام اُسے ہی کہ ای خوب میش حق کی
--	--	--	--	---	---

سورہ طہ  
جیسی جیسی  
لاکھ برس تک  
ہو کہ جہان  
جانہ نقاش  
ہو کہ مرد  
ہو کہ جہان  
مان لگا تابی  
ہو کہ گریر  
دیکھا سو وہ  
پہلو کو دیکھا  
تو کو دیکھا  
ترجہ سکا





فقیہ کہا اسکو ہی روح الامین مشکت ہے بھی سکا وہ خون خلق کا سب اسکو بنا دیا حکم ہوا خد کے انبار میں بھیرے اطباق سموات پر اور وہی حشر میں ہو کا تین سرش پر ہے اسے لگا دیا اس روشن کو کہہ سہیں کہ تہ کو نین محمد رسول جو کہ ہو عالم عجد ہزار مسئلہ خلقت اکوان پر طالب حوال ہر کہان فلسفی باتوں کا لگا ہی خیال اب بچانے ہوں روایا جو	بوج نہ کہ نور ہست برین اور وہ سنبل سے بھی خوش اور اسے دیو کا نشان اسکو کئی سال تلک غوطہ دینا اور ملائکہ پر بھی کردہ گر سلف افواج ہر مذہب اسکو مقرر فرمایا کیا اسے کیا اسکی منوجہیں خلقت عالم کا ہی اصل اصول اور جو ہونی نوع بشر اشکا جب تو تامل سے کر کا نظر عاشق ابن مشق مدلل ہیت منطق کو بن سچے کہتے ہیں جرات سے ہی ہوں	میں بنا دیا کچھ بھیر گان اور بنا دیا کچھ سبیل حضرت جبریل اب فرما رہا موجب فرمان خدا ہوں بھر دو دراض فلک بھی اب اور وہی تہود ہی فی الامین خلقت آدم تلک ہی باخبر مختلف ایسے ہی روایا نور ہی ابو الارواح بلائی انے ہی مقصود وہی ہوں سو دیکھا مکشوف ہر راز ہوا فخر و مبالات کے جو بن علوم خیر کی تصدیق و تصور نہیں واسے نہ کیا کہ صد بار دوا	میرے ہر بھیر کے یقین استخوان احمد سر کے یقین قال قبل ایسی ہی ترتیب دیا اب کو جب نوسطے دیا وہی اسے جبریل کیجئے ظاہر اسے عالم سب اور وہی مذکور ہی فی الاخرین یونہی تھی اور ان قندیل نور آئے میں بے ترکب ہوں جون ابو الاجساد ہی آدم صنی سب یہ غیبی ہیں ایسے یقین آہ بن اب ایسے ہیں کیا اسی ہی اب ایک جہان کا جو قرأت قرآن میں تدبیریں کیجی جرات ہی لوگوں کی تا	اور رگ کی کتین اسکے بان اسکی عمارت کو بھی تعلیم سے مادہ نور وجود سر یع پھر کے یہ فرمان ہی کیا ہوں اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا بس در روشن کو وہ روبا حق نے جب آدم کو ہی پیدا کیا سار روایات دے دیان ہی وہی اشیا جہان کا سبب ذکر یہ ترتیب سے تفصیل آہ کے علم سر کا ہی شوق بس من معقول میں حیران از من تفسیر وحدت و سر انکو بھی اور ہر خدا نام	جان میں سوا کچھ از غفران میں نے باؤن رو کریم سے جبکہ وہ تیار ہوا بس لطف اس در روشن کو ہی روح الامین طیبت فرخندہ حبیب خدا نور کی قندیل میں بک تبا ایک گرا اسکی پانی بہتا متعلق اس بات یہ میں مکیان ہستی ان کون مکان کا سبب گرچہ ہی دستور بنای ہوا کون یہ باتوں اٹھانے فوق آہ دے معقول سے انجان علم سے خلق کے بھی خبر خیر کی توفیق ہی دیو نام
--	--	---	--	--	--

المعہ عہد و میثاق علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سید من افاق کے رسالت و نصرت و نصرت پر

لکھتا ہی اس طرح موہب و توفیق حکم ہوا شاہ کے تب نور پر حق نے جواب اسکتین یونہی	اور درج میں بھی بڑھ گیا نا کر سے انوار سل پر نظر نور ہی یہ سید کونین کا بولے ہیں ایمان و ہر واسے	آیا ہی اجار میں ای بانفا نور ہی کرتے ہی یک نظر جانو تم انکا محمد ہی نام اسی بھی اور اسکی نبوت اب	نور ہی جبکہ ہی پیدا ہوا وہب گئے بے شبہ و نور ہی وہی خوب مرالاکلام جیسا کہ اس آیت قرآن میں	اور سب ار با رسالت نور عرض کے کرکے ہی رب العفور اسی ہم ایمان لا دینگے ہی وہی ارشاد کیا دیکھیں	نور سے اس کے پانہو وہاب لیا ہر کہیں گاہی نور درجہ نبوت کا یقین پاویں گے
---	---	---	--	--	---

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ

یہ کہہ اے میرے پیغمبر ایسے محبوب ہی خیر البشر جبکہ خدا نے ہم انبیاء عہد کا منعمین یونہی تھا وہ جان	کہتے ہیں عہد رسولکے لین اس میں شریک انکے میں نہیں عہد یہی باب میں ہے کیا کرنا ہی اللہ ہی اسکا بیان
---	---

لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

جو کہ آتا روگنا میں ہم کیا کھو لوگنا ہم تم پر بھی گناہ یہ کہنا میں جو تھیں دیو گناہ فہم بھی اسکا میں کو گناہ
---

أَنْتُمْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

آؤ گنا پھر ایک رسول کیم تم پر بعد عزت شان عظیم یہ وہ مینک ہی محمد رسول جبکہ عالم سے کہ تم قبول شاہ رس خاتم پیغمبران اور وہ پیغمبر آخر زمان
---

مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ

سچ انہیں بتا دیا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہوں روانہیں کر دیو گناہ اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا سچ انہیں بتا دیا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہوں روانہیں کر دیو گناہ اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا	اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا سچ انہیں بتا دیا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہوں روانہیں کر دیو گناہ اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا	اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا سچ انہیں بتا دیا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہوں روانہیں کر دیو گناہ اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا	اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا سچ انہیں بتا دیا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہوں روانہیں کر دیو گناہ اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا
--	---	---	---



دیکھئے اکل و تہ است	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	ایکے برب نی مار کا	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
---------------------	-----------------------	-------------------------	--------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

کوین یہ و کسرت

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

قالہ آخر دم و لحد تم علی ذلکم لایرے

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

قالہ آخر دم

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

قالہ فاشہد و انی انا معکم من الشاہدین

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

نور و دم سرور عالم صل اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسم شریف و عنصر لطیف کے بیان میں

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

جسم شریف کے بیان میں نور و دم سرور عالم صل اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسم شریف و عنصر لطیف کے بیان میں

اوسے اکل و تہ است	ایکے برب نی مار کا	اوسے دیکھئے کسے سناست	رود کھرو دو کھانکے کھار	بوز بھونو دیکھل کلا	دو لکھا اوہو دلکھن	مورگے تہ مکران کلا دس
-------------------	--------------------	-----------------------	-------------------------	---------------------	--------------------	-----------------------

ایک جماعت کو ملک خدا  
یعنی وہ دریا جزیر میں جا  
اصل میں تھا گرچہ دنیا  
خالق متعال دیا تھا یقین  
اسکو بھی ملائکہ میں کون  
اور یہ ہی قول وہی ہے  
اسلئے حق اسکو کیا معنی  
نہی ہی نہیں کی ہر شے کو  
کافل ارضاق و سرافان  
حضرت آدم کو تھا حبس  
حضرت حوا کو ہی پیدا کیا  
ساتھ ترے بسنے کو رب  
پوچھا کہ کیا مہر ہی کہہ دوں  
بس کہا دوں تو بخلدین  
انہ جدا وہ ملعون کیا  
بعد یہ مدت کے زوار جنان  
دیکھنے سے تاکہ وہ نہات  
پوچھا وہ طاووس کی طرح  
سانپ کو طاووس بشارت یہ  
اور بھی رضوان ہی طر سدا  
چاہے کہ تا اسکو کرین جلا  
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہی  
بول کے اس طرح جلا وہ گیا  
حق کی قسم کھا کے کہا وہ نہیں  
میں ہوا بسنے وہ حوا کو حب  
کھانے لکھات وہ قسم ناز  
منع جو فرمایا تھا آدم کو رب  
حضرت آدم کو کہا تب خدا  
میں ہی سمجھا کہ ترے نام

بیمجا و جنات کو دینے نرا  
رہنے لگے لیکہ وہیں آسرا  
علم و جادو میں ڈالیا  
حازنی جنت کی جی اسکین  
سجدہ آدم کا کیا حکم رب  
ارض سامعے بھی ملک کیم  
رحمت حق اسے دور ہوئی  
عام ہی یہ حکم ملا تھا  
اور ملا موت کیا لہذا  
اسکے ہی بھی نہ کوئی ہم  
تھی وہ جوان اور جمید بجا  
مجھ کو تری ہیبت پیدا کیا  
بولے مجھ پر تو یہ درد  
کھا دینو خوش ہو رہو زمین  
چاہا کہ تا دیوے فریب جا  
آیا ہی طاووس نے باہر تو جان  
رغبت طاعت ہو زیادہ  
کھا یا قسم تب لعین بر خدا  
لا کے ملایا اسے ابلیس  
اسکے یہ ابلیس نے اسکو کہا  
انلو تب اس طرح کہا کہ اگر  
رونا یہ پس جلد تلبس ہی  
بات کا یہ انکو خوش کیا  
بولا بھلائی کو تھا یقین  
جھاڑ کے نزدیک گئی آہ تب  
کھا یا قسم حق کی وہ مفاد  
بھول گیا حضرت آدم وہ تب  
کسا میں تجھے منع کیا یہ تھا  
جھوٹی قسم کھا دے کوئی مہر

بس ملائکہ کو جو کونسا  
جہنم سے اسے تھے ملک حائر  
رنہ فرستے گا وہ پاپا تھا  
کرنا تھا طاعت وہ کبھی نہ  
سا ملائکہ حکم و دود  
حکم کیا جبکہ دو عالم کا رب  
قول صحیح ہی بی بے قال قیل  
جعفر صادق سے یقین مینا  
بعد فرستے ہیں ملائکہ نام  
جیسا تھا ایک غلام مجنوں  
دیکھا ہی آدم نے ہونہار جب  
حضرت آدم نے ساجد  
بہرہ درود و کونو پاپا ملا  
جو کہ ہی جنت میں کاشی  
جلد زمین سے وہیں پرواز کر  
بولا لعین اس کے کہ میں تھا ملک  
خلد میں گر مجھ کو تو لیا دھت  
بولا وہ طاووس طاعت نہیں  
سانپ کو ابلیس نے بھلا دیا  
کھول تو منہ پناہ کھلا دیا  
تا تھر کھو اس کے دیکھو آخر  
بولا تھا کہ ہی نے باقین  
بچر کے کہا اس کے وہ بار در  
رد و اس شجرہ گندم کے  
کہنے لگا تب وہ لعین کے آہ  
دھوکا قسم پر وہ بھی بی ہی  
آہ وہ جب اسکو تناول کیا  
حضرت آدم نے کیا عرض  
سر یہ جو آدم کے وہ کیسی

مار کے دور زمین سے بہت  
حق نے رکھا انکو زمین کے ابر  
بلکہ عتلا ملائکہ میں سرس  
کہ لٹک گاہ بخلد برین  
حضرت آدم کو کئے ہیں سجود  
سجدہ کرین حضرت آدم کو  
نظم ہی قرآن کا اسی دلیل  
نفل موجب میں کیا ہی جان  
بعد فرستے ہیں ملائکہ نام  
ذکر میں ناحق کے اسے  
بجی تھی وہ اسکے سر پر  
اسیہ کیا تا تھر کو اپنے دراز  
حق نے وہ دو ٹوکائی  
جاؤ نہ نزدیک تم اسکے مگر  
جا کے وہ اپنا و جنت ابر  
دور عبادت سے تھا ان یک  
تجھ کو سکھا دیو نگا میں تہا  
تا تجھے لجاؤن بخلد برین  
دام میں دسلس کے اپنے لیا  
میتھا وہ ملعون اسینان  
ضمن میں ہیں اسکے سر پر  
جائے یوں درد ہو زمین  
تکو دکھا تا ہوں ان یک شمر  
جاتی تھی حوالے کہیں ناگہان  
کہ میں تھا راہو یقین خیر  
تور کے دو خوشے وہ کھائی  
وہ ابھی متحد میں نہیں تھا گیا  
ای کھلاق وای پاک رب  
مثل پرندیکے وہیں لڑھکا

بھاک جنات زمین کے  
انہیں ہی ابلیس بھی داخل تھا  
اسکو بہرہ روز میں گذر  
پس ملائکہ میں کچھ نہ  
برہن ابلیس لعین نے کیا  
سارے کے سجدہ بکرم خدا  
کیونکہ ملائکہ کو وہ حکم خود  
پیلے جو آدم کو ہی سجدہ کیا  
پس دیا آدم کو وہ رب العلا  
سوتا تھا ایک ذرہ ای با  
پوچھا ہی کون ہی آدم صغی  
لوے ملائکہ خبر دار مان  
خطبہ پرا تاپ ہی سر ک خدا  
آدم و حوا نے بفرمان ب  
عرصہ تہ صبر میں انتظار  
جیسا ہوں باؤن میں  
جس سے نہ بودا ہونہ بجا  
سانپ اب جا کہو نگا  
سانپ کہا کیوں لیاؤن  
سانپ تب غلام کے لایا اند  
روئے لگا کے وہ آدم پاس  
کو یقین مر جائیگے تم سگان  
کھا دیگے اگر اسکو تم ہی نکیا  
تب وہ لعین جھاڑ کے نزدیک  
گر یہ کہوں ش کرین غیر  
بانج دی خوشے وہ آدم کو  
کپڑے جو جنت کے نمے بن گئے  
مجھ کو فریاد یہ ہوئی  
جلد تر پہنچ کے روح الام

بعض بہار و زمین نہ جالے تھا  
ان سے بہت کا دل فاسخ  
یوں ہی گذر پیلے سما کے ابر  
جیکہ تھا ابلیس میں کو دخل  
اس نے مردود وہ ملعون  
لیک نہ ابلیس لعین کیا  
دیکھ تو قرآن ہی مطلق خود  
حضرت جبریل اس ہی بجا  
جنت ماوی میں نقین اپنے جا  
قانون ہی پھل سے تپ سکے  
اسے کہی میں ہوں عورت  
مہر و نکاح پہنے ہی لازم بہا  
پاک کلام اپنے سے ای با  
رہنے لگے جن سے حمت میں  
کھینچا و مان کر کوئی آہ  
دیکھو جو ہیں حق و مان  
اور تو کھجو خلد سے نا بہا  
اسکی وہ تدبیر بھلا کہا کرے  
خلد کے ملائکہ نگہبان ہیں  
خیر و جنت کو سہی حب جبر  
پوچھا کہ کیوں روتا ہے اس  
تم سے یہ جھپٹتا ہے تپ  
جیتے زمین مسل ملائکہ نام  
بس خوش آواز ہو گانے لگا  
تم ہوں ان مرد و مقرر ہو  
اور بیان لذت کا کئی ہی  
اپنے ہی آپ دگر نے لگے  
اور بھی سو گند وہ کھا یا  
اسکی کمر بند کو کھلا دینا



سانپ میں لٹان شیلان میں بولاجھے جھوڑ کے تنہا توڑا بولکے اس طرح وہ غایب خاک اٹھا سر پر وہیں ڈالکر خوف سے روتا تھا بہت بیکار انک سے اسکے بھائی تو جان تین سو روئے مقرر کیجئے	اس کی دشمنی ہی جان لین آدھ جلا جاتا ہی پتھر کو کب دروغ دم آدم کا زیادہ ہوا گریبان و لرزان تھا بچوں اور نہ نظر کرتا تھا برسمان عود و لیسنت بھی منہ لکھتا حضرت آدم نے بہت عجز	حضرت آدم کو مان چھوڑ تب وہ کہا ہم میں ملک با روئے لگا کہنے لگا اسی خدا اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو مسعودی اس طرح کہا اے اور بھی انواع کے خوشو بیاں نور محمد کا وسیلہ کیا	قصہ کیا تھا کاجبر میں جب اور تو ہی بندہ عاصی بجا روح امین میرا نہ پروا کیا خوف سے قہار کے بچاؤ خلق کے گرجے ہوئے سو نام ہو گئے پیدا زمین ہی میں توبہ کیا عفو کی مانگنا دعا	عالم تنہائی پر اپنے وہیں جان لے توبہ ہی کرتے ہیں چھوڑ دیا جھک کر وہ تنہا پہا آہ وہ صد برس لی لیل حضرت آدم کے ہوئے سو نام حضرت حوا کے یقین انک سے توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال	حضرت آدم نے بہت حکم کرے جو کہ خدا سے انام تو ہوسرے حال پر آب ہوا غذرا کا سر رکھ کر زمین نیلا آیاتی اخبار میں کھلے مسکوا لوگ بھی اور گرم مصالح ہو یہ کھل اسکے دیا ولین قال
--	---	---	---	---	---

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اسکو پناہ حضرت آدم نے سہو جب ایک ہوئی تھی ایک ہی زلت پر آدم نے اسکی سن کی ہی کر دی تھی اسکی محبت ہی تمہیں کئے	بخشد یا رحمت احمد سے رب اسکو کیا حق نے ہی جنت سے رویا ہی قہار کے رعد بر بیرونی میں اسکے رب قوی بس ہی تمہیں اسکا وسیلہ احقر نادان بھی ای کی دعا	فکر کرو غور کرو بھائیو تسے بزار اون گنا مان میں دیکھو نہ حسیا کو کتنا حسنا کہو نہ دولت کو نیم فتنہ اسکو جب آدم نے وسیلہ کیا امت احمد کا جو بی گار	حق سے دروغ و خدایا تسہ وہ جنت کی تمنہ و ہرین چشم سے بکھڑو نہ بھلا ہو دور رکھو اپنے کو بدعات حق نے اسے غلعت بخش دیا گر چہ گنا ہو مگر نبین اسکے حد	ایک جو آدم سے وہ زلت تھی توبہ کرو اپنے گنا ہوں اب شرح پیمر پر رہو استوار بیرونی ہر کام میں شاد کی امنی میں ہم تو یقین اسکے بخش مجھ کے بدل ہی محمد	باعث این کریمت رحمت ہوئی رو کر و خیر بدر گاہ رب اسکی محبت میں ہو جانار اسکی محبت کی علامت تھی بخشنے نہ کیوں اسکے دستے رب
---	---	--	---	--	--

معجبہ یا قوت جنت سے نازل ہوئے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

الغرض آدم کو وہ جب سنا اور دمان کر تو نماز و دعا ہند سے تباہ اسکو ملک شرف پہنچا ہی کہنے کی زمین پر فہ اور بین و دور اسکو لے خور کوہ پر عرفات جب چڑھا دو نو بجایا کہین شکر خدا بولا مجا بد نے کر کوئی دوا آدم و حوا نے بفرج و طرب جنتی تھی رحل میں کیت کر شیت کو لیکن وہ جنتی منفرد حضرت آدم نے تباہی صفا پاک ہی عورت میں اسکو گھر یونہی وصیت وہ تھی جاری	خلعت بخشش سے کیا فرما تاکہ ہو مقبول تری التجا ایکے چلا کہہ اشرف طرف دیکھا تباہی کہ وہ جا پرت ایک در شرقی ہی غری در حضرت حوا نے ملی است آ اور دو نو ملے کئے حج ادا اسکی سواری کا زکھتے تھے تا جو کہ سرانذیب میں رہتے تھے اور بھی ایک دختر روشن گہر تھا جو ہی احمد مرسل کا شیت کو اس طرح وصیت کیا یعنے وہ عورت موحہ رہن در ہلہ جد اور رسول خدا	حکم کیا اس کو ہرین تبا اور وہ زلت تری منفقو ہو راہ میں جنت وہ اتر اکین دانہ یا قوت سے ہی ایک گہر ہی وہی کہہ بنو ای اہل دین برسوں نے آدم کو چھٹی ہوئی معفرت حق سے ہو شادمان کہتے ہیں اس وقت برو دین ہو گئے اولاد انکو کثیر رکے سے یک محل کے ای مخر حضرت آدم سے محمد کا نور نور شہنشاہ رسل ای پسر اور محمد زہین از نوح پاک ہی اصحاب وہ نور جان	کہنے کا جا کر تو طواف ادا حج مبارک ترا مبرور ہو ہوئی تھی سرسبز و پاکیزہ زمین بھیجا ہی جنت سے خدا خوب پہلے نمودار ہوا بر زمین جانیو اس روز ہی اگر ملی حکم سے پھر ائے ہر ہند و نا شہر و عمارت بنیں گے کہین جن سے بسی ہی یہ چھتا چھتر بو جھو تبا و دختر حل در شیت پیمر میں کیا تب طہو جو تھا پشانی میں کر طوہ کر نالے انکے تین بوسخا پاک ہی ارحام میں ہر زمان	عرش کے اطراف ملک طرب بھیجا ہی تبا ایک ملک خدا اسکے میان دو قدم راہ بھی خانہ کئے کے وہ مقدار ہی روح امین ان کے آدم کو تب اسکی جذباتی سے تھا آدم کو ہند سے آدم نے پیادہ جا کہہ اقدس کے سوا ای میں نقل ہی اس طرح سن انہیں باندھنا آدم تلخ ای میں اُس ہی سبب پایا تولد وہ نقل وہ تیرے میں کیا ہی شیت بھی فرزند کو پہنچا کر تھا از فضل خدا انتقال	کرتے ہیں کر تو بھی طواف اس طرح تا اسے کہنے کو تبا وے لجا ہوئی تھی طیش و دہش اُس میں قیادیل پر انوار ہی حج کے مناسک میں کھلا با خوش ہو کر دو نو ملے بن ہج کہتے ہیں پالیس کیا حج ادا جنت مادی جو یا تھا جان حک ہو حضرت حوا کو بس یونہی ہو دو دو کیے اسکو نور وہ نادو میں ہر شکر کر توبہ اسکی حفاظت سدا کہتے ہیں ایسا ہی وصیت کیا اسکا گلہ بان تھا صداف و لکھا
---	---	---	---	---	--

ایسی سب باتیں کہ نہ ہوتیں  
ایسی باتیں کہ اور اگر  
نہ ہوتیں تو کون سا  
حکمر کرے تو یہ ہر وہ  
یہ مارد سا سوادہ عرو

<p>الحی علی و علی ولی</p>		<p>کہ کیا سادہ پھر علی</p>		<p>حق سے کہ مراد پڑا بھلی</p>		<p>دور کہ اس سے دیکھا</p>		<p>عرب آدم کے ساتھ</p>		<p>عرب ملک سے ہر ماہ</p>	
<p>پاک کھا کھو کھا کھو</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>آؤ وائل میں سے</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا</p>		<p>کہ کہ اس کا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>		<p>سے سے دیکھا</p>	
<p>سے سے دیکھا</p>		<p>ہاں وہ سب کچھ کھا کھا</p>		<p>حالی کی تاریخ کا&lt;/</p>							

اسلام کا پیغام

یومِ یوم اور معظمِ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گرہ ہوا جس ارابہم بحرِ متل ہو یا بیتانی یا تمعیس کے بھرا رہا ایم  
لاحرہ اور اسمعیل کو کئے ہیں لاکر چھوڑا اور عزمِ طہا ہر ہونا

مصلحت ملت سے کہی گئی	میں سے اسے ہی رائے کیا	اور بعد اس وہ مراد لا کر	حکمران سے کہنے کے بعد	نعل وہ کہہ کر حاضر ہوا	مصلحت ہی جو ہو رسول خدا
شام میں سے کہ گئی تھی	بعد رات میں جلس کریم	ماروہ ہو کر ارکات سے پہلے	میں سے اس نے بعد جلس کریم	والای حب الگ میں سے دودھ	اے کہ فرخ روئے
مصلحت سے مراد لکے گئی تھی	اس کی پہلی - تم کو کار	ملاوہ احکام کو جمع دعا	آخر حوالہ کے حکم سے کہا	ایک رسالہ دہی گوگڑا	ہر دو دن سے کہی ہی اچھا
لاحہ او اس کی سرگرمی	مولیٰ رات میں کہ اس طرح ت	دیکھ کر ہی میں اس کو در	رخک مصلحت وہی دودھ	او بھی مدد دلرا سکھ	عرب سا دھو بھی لالہ
میں وہ رات میں	ساتھ ساتھ دودھ جمع مل	ناگرا کہ اس کی ہی سے دودھ	اور مرثیائی کا نظم دلا	حسن میں غائب سے مدد	میں مجھ پر بھی قصور
آرم جرم محسوس	میں کل سام سے بھی ہم	ساتھ ملے دودھ کو دھوا	سب سو راہم سوار میں	خو کی سارہ دوائے کر	جی رات میں سوئی ہو
حضور دہان دور کو رہا	باقی میں کس کی دعا	ساتھ ملے دودھ کو دھوا	روح کے طوفان میں گم دعا	دائے ادم کے خون نامہ	نہا اور رادار حیا
میں کل سام کو مل دیا	پس وہ ساتھ مصل مرا	دور کو پہنچی تھی کے گنا	آخر حوالہ کو سرور دیا	ساتھ ملے دودھ دھوا	کہہ کچھ دیکھائی کے
اور وہاں میں گئی	آہ میں بھی سامان	چھوڑ کر وہ فریاد پڑا	کہنے لگی میں گئی	پہنچے لگی چٹے وہ	خود سے کہہ بہ عذر
کسو میں مسلمان سے	اور مرثیائی ہی سے ترقا	کسو میں رسول اکلی ماہ	او میں باقی کا نام	آہ میں وہ کا کہیں	نہ میں تھما کر سا کہیں
مکرمی اس ہی سے ترقا	میں نے ہی کہی رات میں	مکرمی دھاکھوئی اس کی	میں نے ہی تھما کر	ساتھ ملے دودھ	میں سے دھام دھوا



سورۃ النور کے سنی و عربی	دو روئے چاہی گئی مکتوب	عجب مولان سے براہیم	سورۃ النور کے سنی و عربی	دو روئے چاہی گئی مکتوب	عجب مولان سے براہیم
<p>رَبَّنَا آتِنَا لَنَا مِنْ دَرَجَتَيْنِ لَوَادٍ غَيْرِ ذِي ذَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْخَرُوفِيِّ بِالْقِيَمَةِ وَالصَّلَاةِ فَاجْعَلْ آفِئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَحْوِي إِلَيْهِمْ وَازْنِمْ</p> <p>مِنْ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّكُمْ يَشْكُرُونَ</p>					
ماجرہ پاک کو حق کہ نہیں	آہ وہ تو شرع جو دیا تھا	پانی بھی درخت و درختی	آہ اسے کام وہاں چھوڑ	دیکھ کچھ سپہ سہاوی	پانی بھی خراب ہوا آخر وہ جب
آہ ذبح اللہ نے نہایت	خضر و یونس میں ہوجزائے	روئے گا لڑنے لگائی بجائے	دیکھ کچھ سپہ سہاوی	دیکھ کے یوں طفل کو خود بولی	جلدی سے جا کہ وہ صفا چربی
ہر طرف وہ کہنے لگی بنی	تا نظر آوے اسے کوئی شہر	یا کہیں پانی کا وہ باؤٹنا	بر نہ کچھ اس کو نظر آیا وہاں	کوہ سے اتری ہی بنی بن	پھر کے ہوئی عرقہ اور پرور
پھر کے لگی دیکھیں ہر سوان	پانی کا پانی نہیں ہرگز نہ	کوہ سے تلکین موائی اتر	پھر کے چربی کوہ صفا کے	چتر تہی تھی پر کوہ پڑس قبی	اپنا جگر بندتا اوے نظر
اتری ہی پس کوہ صفا	دل میں سے خطر رہا مائی	دور رہو لگی میں اگر طفل سے	اسکو دیکھیں لجا گئے	بلطن میں اتری کے یہی خوف	دور سے لاگی ہی دور میں تھا
جبکہ نظر آتا تھا اس کو	کرتی تھی ہر تہ زمین رگدڑ	یوں ہی صفا وہ درخت پلنگار	اتری بھی اس روز چربی	بین صفا وہ یقین جاجا	دور سے میں اس سچی ایمان
اور وہ مر رہی طفل پاس	دیکھتے ہی ہوتی تھی سکواں	بارخیز آئی وہ جب سینہ پاک	آہ اسے پانی قریب لہاک	دیکھ کے یہ کہ کے دین چتر	ساتویں بار آئی جو مردہ ابر
ایک منادوشی سنی جب ندا	تھا یقین آوارہ و حیرل کا	دیکھتی کہا ہی کہ وہ روح جن	بچے کے پاس اپنے کھڑی	مارتا اتری ہی ہی زمین کے ابر	دور تری تب آئی وہ زرد پیر
زیر قدم اسکے وہ دیکھی	پانی کا ایک چشمہ ہی نکلا	روح میں لکھ سے نایب ہوا	اور وہ طاقت سے سنی نہیں	اسے لیر کا نہ تو اندیشہ کر	تیرا لیر اور بھی اس کا بدر
کعبہ اقدس کا گریگے بنا	حشر تلک اسکو کچھ خدا	حشر تلک خلق ہزاروں ہزار	اسکا طواف کے کرن بار بار	سلسلے اس پر لیر کی جا	ہو دیکھا پیغمبر آخر زمان
ختم رسل جہا محمد ہی نام	سار رسولوں کا وہی ہی نام	جب یہ بشارت کوئی باجرہ	پھول مسرت کی چنی ماجرہ	بھرنی ایک تلک پانی پر	بھر کے اٹکے کو گادہ بہت
متی پھر جلد اٹھا کے تھی	جیسے کے اطراف چتر بند	پانی کا ایک حوض ہوا وہ تھا	چشمہ زعفرم ہی وہی مابصوا	قصہ یہ کہتا تھا نبی جیان	کہتا تھا اس طرح وہ شادمان
مادر مذبح وہ اپر ہام	سلف سے رحمت کر الہام	باندھ نہ اطراف چتر ہوا	چھوٹی اس طرح سے ہی گودا	چشمہ زعفرم وہ یقین لاکھام	نہر روان ہوتی زمین تیرا
تو نہ نہ کچھ رکھتی تھی چاہا	حق نے وہ پانی میں اتر دیا	بھوکھ بھی اور پیاس دفع	خامشین ہر دور کے مشدود	اصل میں پانی بھی ہی اٹل	رکھے مزہ شیر تر کا یقین
کرتے تھے پل تھ پانی میں	ماجرہ خاتون بھی فرج خدا	اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں	بس یہی دو دو ہوتے تھے جان	بعد کئی روز کے اسی بانگو	قوم سے جرم کے نکل گئے گڑ
پاسکے مصیبت کوئی آوارہ	آنے نہیں وہ بیابان کو	روبرو کچھ کے نظر جب گئے	دیکھ پرندوں کو آواز گہرا	کہنے لگے دیکھ کے بائیکر	ہو پرندے کا اسی جاگڑ
جس میں ہوا بادی نزع بشر	اور بھی پانی سے اپن سے	ہم تو کئی بار کے یہاں گذر	آدمی پانی نہیں آنا نظر	بھیجے تب یک شخص کو لاخبر	پس وہ کہا اسے تھی دیکھ کر
غریب سے یک حشر ہوا ہی	عورت و یک طفل تین دو	جب وہ حجاب سنی ہی خبر	ماجرہ خاتون سے ملی انکر	چاہے اجازت کر بہن کو	انکو اجازت وہ دینی شادمان
ایک وہ پانی کا یقین اختیار	آپ ہی رکھے نہ درگزر نہ ہار	شرط کو یہ کہ وہ جماعت قبول	سکے خرت سے دما آزد	اور مالی و مالی کو سب	رہنے لگے اپنے وہیں طلب
انے ہی پس مکہ ساری جان	باندھے عمارت کی تہ مان	قوم سے جرم کے خدا کا نوح	سیکھ زبان عربی اس فصیح	پایا فصاحت میں ہی ان کی	فہم و فراست میں ہوا بیدل
<p>لمحہ حکم ہونا حضرت رب العجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے کے بعد علیہ السلام</p>					
اور براہیم نے اسی باوقار	ہر برس ہوا میں یا لکھیا	شام سے خود ہو سو ابراق	آتا تھا کتنی باوقار	چاشت کا کھانا تھا ہوا	شام کو جاتا تھا وہ پھر سو شام
سیر و سالہ ہوا فرزند جب	آیا تھا کئے کو براہیم تب	تھی ہر روز لپچی وہ شب بھون	عالم رویا میں وہ دیکھا ہوا	سو تباہی خود اپنے سر نے پرا	ایک نر نہ تھا معظم کھرا
سو تباہی کچھ گود میں سے فرج	تب وہ فرستے لے کہا یوں کچھ	میں جن ملک صحت یقین لاکھام	لایا ہوں پہلے طرف پیام	اب یہ لیر کو ہی جلس خدا	کیجئے قربان بسبیل خدا
خواب ہوا ہوا جب	انکر و دروین تری عجیب	کہا یہ یقین داختر حیا ہی	یا یہ دعا بازی شیطان ہی	بس یہی فکر میں حیران رہا	اور بہت مضطر و مریاں

جس  
ایسے میں نہ لائی کب  
اولاد وہی ہوا جس میں چاہا  
کسی نے نہ لایا وہاں  
پاس اس کی سب ہوا نہ تھا  
کسی نے نہ لایا وہاں  
دل چاہتے اس کی طرف اور  
وہ اس کو نہیں سے لایا  
اس کے سر سے لایا



بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ تَعَالَى وَاعْتَدِ فِيهِ يَوْمَ لِقَائِكَ

بیت کے میں منہ بہ منہ نہ لایا لگا	اسکی پانی پی بی پو رہا	ادر گئے اپنے لگا کو وہا	بولای فرزند سلام علیک	جھکو دواغ کہ میں نبیوں اب	شر کے دن بھر کے ملاو کیا
بولے پہلے برسا رویا جی	اتک منہ نہ آیا دیو یا جی	دیکھ کے یہ عرض کیا ہی پسر	گر یہ نکر صبر تو کرای پر	حکم میں اب حق کے تو تحمل کر	اسین نہ زہنا زوری کیل
کیونکہ مجھے خوف ہی تھا	ہوون عقوبت میں کہیں نہ	بعد میں عرض کیا ہی خدا	نفس کو میں اپنے کیا ہوں	راضی تھا پر پو ترے کہ ہوں	فیج مر امین بنین کر گز مل
بیتے روایا میں آیا جی	بولادہ ای باب کر مہربان	کھو کہ اس وقت مردوت	تا یہ طاعت مری دیکھے خدا	پہلے تب بند کو کھولا دین	مہندہ کو کیا اسکے سوزن
جشم ایر اپنے جی باند بھر	چاقو دین اسکے رکھا حلق	بول کے تکبیر کو وہ باوب	حلق پہ چاقو چلا یا ہی	وہ نہ روان حلق پہنی جی	حکم ہوا روح امین کو جی
جلد براہیم کے تو پاس جا	چاقو کا منہ پھر دای صفا	آیشت بی سے وہین جبریل	پھیر دیا چاقو ز دست خلیل	زور بہت گر وہ کہنا تھا	پر نہیں گستاخا سر موگلا
کہنے لگا آہ ذبح ای بدر	جلد نہ چاقو کو تو پھر تیز کر	تیز کیا پھر کے اُسے وہ دین	شعلہ آتش سے بنی دوغین	حلق پہلے اسکے چلا خلیل	پھر کے اُسے پھر دیا جبریل
پدر سے فرزند نے تب کیا	نوک اول حلق میں اسکی د	دونہی براہیم کیا بار بار	تب بھی چاقو نہ جسی زہنا	قبضے پر رکھ اسکے وہ زانو	قوت کا مل سے دبا یا بہت
ختم گئی تب جلد وہ چاقو دین	غصے سے پھیکا وہ سب	حق نے وہ چاقو کو دیا تب	صاف وہ یون کہنے لگی امین	کس کر تابی تو اتنا غضب	کہا مری تقصیر ہی باو
قالے تھے آتش میں تیر	کس نے وہ تھک چلائی نہیں	بولائے حکم نہ حق کہ ہوا	ہوئی وہ چاقو سن ای صفا	حکم ہوا جھکو بھی ہفتاد	تانا جلون حلق پر زہنا
بات یہی نہ متیر ہوا	کہا ہی درین بار ضاع	ایک روایت ہی پروردگار	تانبے کا ایک حلقہ بہت آوا	اسکے گلے پر دین ظاہر	اس نے چالو نہ چلی ہی بجا
دوسری روایت ہی گستاخا	لیک میں جلد بھی ملتا تھا	تب پڑا یا زور گاہ رب	راست کیا خواب کے تو اپنے	صاحبِ تفسیر حسینی بیان	نقل کیا ہی زو سبط امین
خواب میں دیکھا تھا خلیل	وچ پسر کو وہ کیا ہی فقط	خون داسکا نہیں تھا بہا	پس ہی میداری میں ظاہر	اسنے وہ حق سے ہی یاد	راست کیا خواب اپنا بجا
حق نے ہمایس بختری سن	بعد کہا اسکے بلا امین	لینے کہا حضرت رب العرا	تیکو نکو کم دیتے بنی وہی جی	اور براہیم سے سرور عیان	تھا یہہ ترا حق کا تین امتحان
جبکہ براہیم دین ابتلا	راست ہی بلان عطا	فصل سے تبا پنے خدا کریم	بولادینا ہ ذبح عظیم	یعنے بدل اسکے پسر خدا	دندہ جنت کو روانہ کیا
نقل ہی میں جوقربان کیا	یہ وہی دندہ تھا جو بھی خدا	کہتے میں جنت کا جو ہی مرفزار	اس میں چل سال چڑھا اٹی	لایا ہی پل میں اُسے جبریل	فدیہ کے خاطر بہ جناب خلیل
پاسنِ ایم کے وہ اگر کھرا	اسکو براہیم نے قربان کیا	روح امین جلد تب ای احمد	ابن براہیم کے کھولا ہی بند	اور کہا چاہے جو تو کر دعا	جلد وہ مقبول کر بکا خدا
اسکا سر پاک زمین پر جی	معد تھا اپنے کیا یہ دعا	شر تک ہو دین مومن	بخش ای رب اسکو بر عیان	حق نے کہا میں کیا ہوں	تری دعا جو ہی سعادتمو

لطیفہ شریف

اُسکے جوفدے کو خدا کریم	بولادینا ہ ذبح عظیم	ذبح عظیم اسکو کہا ہی جوب	اسکے بن عانا لکے کی ب	سار و جومات میں بھر سز	ہی یہی توج یہہ ہر لطیف
بھرا امت کا دیر بے بہا	جعفر صادق نے روایت کیا	پوچھا براہیم نے اسی رب	من کیا ذبح پسر جو مجھے	بولے کہا اسکا ہی جھکو	بولابراہیم کو اس طرح
ہو د جو غیر آخر زمان	ختم رسل سرور کل مردن	تیرے پسر میں ہی یقین کا نور	نسل سے وہ اسکے کر بکا لہو	اس میں اسکا نگہبان	اسکے بدل فدیہ روانہ کیا
سن یہہ براہیم نے جانا ہی	دیکھے وہ تاحمد رسل کو اب	حکم سے تب حق کے چوٹی تبا	جشم براہیم سے رفع حجاب	دیکھا ہی تب سید عالم کو	اسکے بھی درجا عظیم کو وہ
اگر صحابہ کو بھی اسکے نام	جبکہ وہ دیکھا ہی یقین ہی	اسکے تب اتحاد میں شہر بن	ایا نظر اسکو امام حسین	اسکے دراج کو بھی دیکھ	پوچھا یہہ ہی کون گرا ہی گہر
بولے محمد کا نواسا ہی یہہ	حیدر زہر کا دلا سیا ہی	بولابراہیم نے ای کرد کار	مجھکو یہہ فرزند بسر وجہار	میرے کسے کبھی ہی زاید غر	حق نہ کہے کیش کی دستان میں
فدے میں فرزند کے تیر بھول	میں یقین اسکو کیا ہوں	پس فدینا ہ ذبح عظیم	بوجہ عبادت ہی حسین کریم	ذبح عظیم آیا جو قرآن میں	ابن براہیم کا عقد نکاح
رہے براہیم غرض چند روز	بعد ہوا شام کو رونی فرود	شہر میں ملے کے تبا ہی با	قوم وہ جرم کی لپی تھی جوا	قوم کا مردار وہ تب فلاح	شام میں اسحاق نے پیدا ہوا
دختر اظہر سے ہی اپنے کیا	ایسے میں علت بھی کجی	نقل ہی جب چہارہ لہو	ابن براہیم ذبح خدا	حضرت سارہ کے شکم نجا	

جمن اول  
بیت کے میں منہ بہ منہ نہ لایا لگا  
بولے پہلے برسا رویا جی  
کیونکہ مجھے خوف ہی تھا  
بیتے روایا میں آیا جی  
جشم ایر اپنے جی باند بھر  
جلد براہیم کے تو پاس جا  
کہنے لگا آہ ذبح ای بدر  
پدر سے فرزند نے تب کیا  
ختم گئی تب جلد وہ چاقو دین  
قالے تھے آتش میں تیر  
بات یہی نہ متیر ہوا  
دوسری روایت ہی گستاخا  
خواب میں دیکھا تھا خلیل  
حق نے ہمایس بختری سن  
جبکہ براہیم دین ابتلا  
نقل ہی میں جوقربان کیا  
پاسنِ ایم کے وہ اگر کھرا  
اسکا سر پاک زمین پر جی



اور ہوا آب روانہ بنام	دوسرے سال میں عیسا	سارہ سحان کو بھیجے	ج کے لئے آیا ہی نکلا	نقل بی اس وقت فرج خدا	انکی تحف سے فیاض بنا
حضرت سارہ شہت خرمی	شام کو تشریف دے پل گئی	آتا تھا اسحاق نے پھر سر	ج کے لئے مکہ اقدس کو	یکصدوی سال ہوئی غریب	حضرت سارہ کی جلت بی

وفات حضرت ابراہیم خلیل کا اور عہد لیا حضرت اسمعیل سے انحضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام

عروہ سال میں ہی نکلا	جان براہیم کی بی وفات	نقل ہی بورت میکہ میں	پایا تھا آدم سے جو حق علیہ	وفت میں جلت کے کھنچا یا	روبر واپس ہی کھنچا یا
جس میں تھی تسویر عیسیٰ	سبز زبرد کے گھر میں بجا	خانہ آخرین تھی مرقوم جان	صورت پیغمبر آخر زمان	چاروں غلغلی تصاویر	اسکی تھی منقوش غنچہ بار
اور تھے اطراف میں عیسیٰ	صورت انصار و جہا جہا	حکم کیا اپنی وہ اولاد پر	ناوے تصاویر پر کچھ نظر	دیکھ کے معلوم میں رہے	نسل سے اسحاق کے ہرودیک
ایک گھر سوسل انبیا	ہو کر اولاد فرج خدا	دیکھ براہیم بیباکی باوہ	بولاد فرج اللہ کو اس طرح	حکم خدا کی ہوا اس میں	عہد قوی لیون پہنچے
کہ تھی اولاد ہی یگان	جو وہ پیغمبر آخر زمان	نور کو تو اسے حفاظت کر	پاک بی عورت میں سکودہ	پاک ہی عورت کیجے کرج	دور میں دور عیب سناج
عبد بہ فرزند سے وہ جیسا	اسکو وہ تابوت میکہ دیا	بعد یہ میثاق کے وہ باہر	غرم کیا جنت مادی طرف	اسپہ بی پیچی ہمار دم	ہو کر سدا حق مسلمات و سلام
ابن براہیم نے ای بافلا	نقل ہی ثلث سے کیا جگہ	و خراج تھی وہ قدی	اکمل عورت زمان باعوض	اُس سے ہوا ایک برائی	جسکا بلاشبہ ہی قیزار نام
نور شہنشاہ رسل پاک تر	اسکی پشانی میں پناہ لوہ گر	اسکو فرج اللہ نے ای با	نسل براہیم وصیت کیا	نور وہ قیارت سے قبیل قال	بیٹے میں جب سے کیا اتھال
وہ بھی کیا اسکو وصیت دی	یونہی وصیت ہی جاری رہی	تا کہ ہوا نور بی جلوہ گر	عبد مطلب کی پشانی پر	اسکا پسر جو کہ تھا عبد اللہ	والد ذیشان رسول نام
	حضرت سارا دو عالم کا نور	اسکی پشانی پر کیا تھا ظہور	اسکو بھی کہتے ہیں فرج خدا	وجود یہ سکا ہی سنای با	

چشمہ زفرم کو جو ایک ظالم نے بے نشان کر دیا اور عبد المطلب کو اسکے کھونے حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا فرج

ابن براہیم نے ای پاک	جب کہ بہر دنیا سے کیا ہی	مکہ اقدس کی ولایت خدا	اسکی ہی اولاد میں جاری	بعد کئی سال کے پھری حیر	اسکی جیہ اولاد ہوئی ہی
جس کے سے نکل سرسبز	پہو اطراف میں منتشر	قوم وہ جرم کی جو کے میں	بہر حکومت ہی انھیں پر	بعد کئی روز کے ای با وفا	بیٹا جو حاکم کا عمر نام تھا
کہتے ہیں کہ وہ حاکم ہوا	اور براہمنی و ظالم ہوا	کرنے لگا خلق پر جو رستم	آہ کیا ظلم کا بر پا علم	آنے تھے کہے کے ہدایا جو	کرنے لگا صرف وہ خود اپنے
چند قبائل زعفرانی و فانی	کہ کے بلاشبہ سبھی اتفاق	قوم سے جرم کے کے جن ل	بجھا وہ آخر کو نہ پا کر مجال	آہ وہ ظالم نے تبای باخبر	رکن سے کہے کے نکالا حجر
سوں سے تصویر ہر دو بنا	اور بہت اس میں جو اہر	ہدیہ کہے کے لئے اشعار	بھیجا تھا فارس جو سفید یا	اور جواباب تھا کہتے ہیں	سوں روئے اور جو اہر کا ب
کو سے میں زفرم کے پہر بھی	چاہ مبارک وہ دمانا بھی	چاہ وہ تب ہی ہوئی لٹا	کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ جی	شامت این ظلم سے تکیا	آئی دے سب اس میں ہو مبتلا
بعضے ہلاک اس ہی میں ہو	بعضے نکل کے سے جا رہے	قوم سمیت اسکے وہ ظالم کو جب	دور کیا شہر سے کے کے رب	آن کے اولاد فرج خدا	کے کے حکام ہو پھر سدا
ان میں پس چرک پشانی پر	رہتا تھا وہ نور بی جلوہ گر	رہتا تھا سر و دی بل جہا	کرتے تھے شان مان کی قدر	یونہی حکومت ہو جاری رہی	ایک کے بعد ایک کی پاری ہی
چاہ تھی زفرم کی دینے لٹا	اسپہ تھا تھے تان مشرکان	عبد مطلب نے پس ای با	کے کا جس وقت کہ حاکم ہوا	چشمہ زفرم کے وہ اظہار پر	حق کا ارادہ جو ہوا سرسبز
حکم ہوا عبد مطلب کو تب	خواب میں کھو وہ زفرم کو	اسکی علامت کے تین ہونے کر	کھونے پر اسکے ہی باندہ کر	کہتے ہیں اس سے پہر دو بنا	چاہ وہ دونوں کے ہی تھی مینا
منع کے اسکو قریش کے ب	کرنے لگے اس سے جد الہ ب	عبد مطلب کا پسر ای ہام	ایک تھا اس وقت جو حاکم بنا	پر کی تانید وہ کرنے لگا	دیکھ اسے پھر بہت خوش ہوا
نذر کیا حق سے ای رب خلیل	نکلے اگر چشمہ زفرم خلیل	اور اگر ہو مجھے دس سر	فرج کر دن ایک تر نام پر	جو کہ براہیم یقین جہا	بیٹے کو کچھ نام پر قربان کیا
نذر یہ مقبول کیا خدا	پس قریشوں پر غلبہ	تھوڑی دین کہتے ہیں کھو	نکلے ہر دن اور وہ سب	اور بھی کھو ہی وہ جب با	چشمہ ہی زفرم کا وہ ظاہر ہوا
عبد مطلب نے ہوا اس سے شاد	خلق میں ہوئی اسکی فضیلت	جیکہ خدا دس پسر اسکو دیا	کہے کے نزدیک یکاات جا	سوتا تھا نخب اب میں کی	نذر تری بہر خدا کروفا
بھولا تھا وہ نذر کو اپنے گھر	فرج کیا ایک غنم جلد تر	اور مساکین کو کھلا یا طعام	دیکھا ہی پھر بار دو گونا	حکم ہوا اُس سے برا فرج کر	پس اتھا فرج کیا ایک بقر





اسکو وہ مجلس میں ہوا اور وہاں جس کا خواہر در فک کے پاس	سینا وہ جب کجا کعبہ تہاج نقل ہی پس روز دوم بلہ اس	بول کے اسطرح ہوا وہ رہا اسکے وہ خاتون میں باقرا	اسکا جواب کہ کون بعد از نور بنی سید عالی وقار	ابن مومن الدک میں تہار رکھا آمنہ پاک سے بلہ افتخار	اسکو یہ بعد از دست خوا اور امی شب میں ہوا ہی تھا
	اب مجھے ترویج کی حاجت نہیں	تھانہ مقصود وہی بالیقین	آہ تہ نور کیا انتقال	بولی ہی عبداللہ کو ام قتال	

### حکایت عورت شامیہ

شام میں تھی ایک نونہ شان و تجل سے بہت لیلا	وہ بھی یقین کر کے متناہی کرتی تھی عبداللہ کی وجہ	علم و فراست میں تری کا باندی غلام اور بہت سکا	فرین کہانت میں تری عظیم گھوڑے پہلی نونہ تھی بیک	اشہر و ذی حشمت فی مال و نور وادی کہ میں تھی تری بول	شام میں تھی ایک نونہ شان و تجل سے بہت لیلا
آیا اسی وقت میں از پر میر اور سر منہ پہنچا کر دین	آگے گئی اسکے وہ اقدام کر سکے کہا اسکو وہ حال جناب	نور بنی شافع روز نشور کرتی ہوں میں نذر قیمت تر	اسکی پشانی پہنچتا ہی نور کر تو قبول اپنے نکاح میں	دیکھی تھی وہ دور وہ با امید کہنے لگی غر سے یوں امین	آیا اسی وقت میں از پر میر اور سر منہ پہنچا کر دین
دوسر دن اسکا ہوا ہی نکاح دیکھی نہیں آہ جین پر وہ نور	اور بیکہ ہو کے اجازت لیا بولا مرا گل ہی ہوا ہی نکاح	پدر اس ن کا کیا عرض حال جیسے یہ جو ترے کیا تھا ظہور	نقل ہی پس بعد نکاح دوا پوچھی ہی عبداللہ کہاں ہی	آمنہ خاتون سے ای با فلاح آہ نہیں چرخ برین پر وہ نور	دوسر دن اسکا ہوا ہی نکاح دیکھی نہیں آہ جین پر وہ نور
بولی کہ مقصود کیا تھو سے اسکے تین ہو گئی سب حلیل	ہو و یقین تری سے عجک و پیر جگر درین خانہ طیف توانہ	نور ہی مقصود مرا تھا وہی ارض و سما کوں مکان کا دی	بولی نکاح میں جو کچھ ہی تھی علت غائی ہی جہا نکا وہی	آہ میں غافل رہی گل رات جسکا دو عالم میں نہ تھی گل	بولی کہ مقصود کیا تھو سے اسکے تین ہو گئی سب حلیل
خط فلک خطبہ توانست نقل ہی جس بن ہوا ہی تھا	اس ہی تفسیر میں ہی صبح و شام درو اس شب ہی سو گیا	تا بلب گور یہ حیرت رہی رشتہ لاریت سو خوریا	اب مجھے عقد کی حیا رہی آمنہ خاتون کا ای بندہ صا	گوی زمین خرم جو کائنات نقل ہی جس بن ہوا ہی تھا	خط فلک خطبہ توانست نقل ہی جس بن ہوا ہی تھا

### نور جہا م حضرت کے گل شریف کے بیان میں

حاصل ہی سید و الاتبار ملک میں ملکوت میں تھی	لیس رغایب میں ہی باقرا یوں دسے اماک کجا خدا	لیس رنایب ہی ہی بوجہ اور یہ بشارت مکتبہ کر	اول تب جمعہ کی ماہ جب کہ سبھی عالم کو منور کر	حاصل ہی سید و الاتبار ملک میں ملکوت میں تھی	
حکم ہوا خازن حبیب کو تب مرکز این خاک سے تا عین پاک	کھول دین جہات ابواب عرش معلیٰ بھی تا فرش خاک	خلق کو عالم کو سگار تمام نور بنی سرور اہل ہدا	اور و جہات سنوار تمام شرق سے تا غرب و دیہہ	حکم ہوا خازن حبیب کو تب مرکز این خاک سے تا عین پاک	
صلیب عبداللہ کے اب و قفا آج کی شب کی آمنہ فاضل	در بطن آمنہ یا باقرا سرور عالم سے ہوئی حاملہ	اب ہی بہت اسکا زمانہ فر اور بلا متبہ سراج زمانہ	ہی وہ بلا شبہ خدا کا حبیب ہو و زمین کا وہ امین یگان	صلیب عبداللہ کے اب و قفا آج کی شب کی آمنہ فاضل	
مصدر خیرات و کرامات در گہر خلاق کا این حبیب	چشمہ فیض ہمہ برکات ہی ہو تا ہی اب جلوه فراتر سب	اور وہی منبع اسرار ہی کیون نکرین فخر و مکین	اور وہی مطلع انوار ہی کیون ہو سرور زمین و زمان	مصدر خیرات و کرامات در گہر خلاق کا این حبیب	
صبح کو اس کے تبار یقین اور بہت وجہ میں تھا جبریل	اونہ پہ گئے سارے روز نور فرح و مسرت سے بن چل	تحت سلا جہنم بھی تھی یقین کعبہ اقدس یہ کیا نصیب	تحت ہی اہل کائنات تھا وہ ایک علم مہربانی لاکوہ شب	صبح کو اس کے تبار یقین اور بہت وجہ میں تھا جبریل	
شہر بیابان میں کچھ شجر ہر شجرستان میں شجر لایا با	فرح و مسرت سے بن چل ہو گئے لاغر تھے سبھی جانور	نقل ہی کئی سال خطیم ہو گئی سر سبز بیابان تمام	فضل سے اللہ کے بارش ہوئی ہر گل گلزار بھی خندان	شہر بیابان میں کچھ شجر ہر شجرستان میں شجر لایا با	
فرح سے اس کا سارے شجر میرے اس کا کہ یہ کیا	نام رکھے تھے سین فرح و نور جب ہی ایجاد جہا کجا	منبر ہر گل پہ ہر یک عند جو تھے مساکین تو نگر ہو	ارزان ہوا حد زیادہ اناج عرشہ مہی میں کجا جب	فرح سے اس کا سارے شجر میرے اس کا کہ یہ کیا	
		عالم کو ان کو کہاں تھا نور			



<p>ابرہہ پر دیکھتے ہیں کہ یہ کون سا آدمی ہے جو فوج عظیم ابرہہ پر حکم کیا ہے یہی جسٹہ گیا جلد زمین کے ابر جسٹہ گیا فوجی جہازوں عبد مطلب نے ادھر دل لگا کر بس اسی انسانیت کا کبر تھے وہ گنہگار بعد بخود آئی ہی بس قبر کی یہ فوج بیتھ لگا اسکے پرندہ بھی ایک سکے نجاتی نے یہ حیران ہوا جبکہ ہونی فوج پر سپہ سالار عبد مطلب تھے کبھی میں آ کرنے سلاطین لگے انکا پاس مست سالار تلک بھی تھیں خیل کے سور میں خدا جہان تیرے بھی ہوئے عدونا لگا مرد عالم کی ولادت ہوئی یہ کار جو دہشتی پاکیزہ تر چینے انہی زمین پیدا ہوا</p>	<p>سید حبیب ہی نخست ہوئے میں طاقت جنگ کی کیم جلد و فیلو کو سوار میں کبھی طرف ڈال دیا اپنا سر بند ہے سچے سچے ہاتھیاں نہر نہی کا تھا امیدار بھی ابا بیل کے فوج میں کتیر رہ کر تاثیر تھی اُس میں خود بل میں ہی بود ہوئی فوج بھاگتا تھا اور بھی ابرہہ کو کھم بولا پرندہ وہ کہاں ہی تھا پاسے قریش انکا بھی قتل انکا دعا بیٹھ رہا تب ہوا دو لیں بہت کتھے اُنے ہرا دیکھے میں اصحاب بہت ہی امین قصہ ہر قرآن کیا ہی بیان انکو بھی کر دیوینگے خوار زار سار کھلائیں کو بشارت ہوئی اسکو فضیلت ہی سب یا باجم وحی بھی اس میں بھی خدا دوسرے نسخے میں اگر چاہے رہا</p>	<p>جلد زمین کبھی کے وہ میں ہم نو اب اس امر میں چاہیں کبھی طرف انکو جلاوا بھی اسکو سر کتھے بہت فیضان ابرہہ پر دیکھ کے حیران ہوا ایسے میں یک اور ہوا جلوہ گر کہتے ہیں و آئے لگے حوی حق سار دے آتھے زور ہاتھوں فیل جو محمود تھا ای باصفا پہنچا ہی جب جاکش کو وہ خر ایک پرندہ ہی تھا اسکے ساتھ تھے جو قریشوں میں ہاں دار لاش نہ ناپاک کبھی گئے کبھی عزت بھی ہوئی ہی یاد قصہ ہر ہی جو کہ عجیب عرب اسم اشارہ ہی پہلی اہل دین واقعے کے بعد پہلی اہل فروز انگے طلوع ہوئے کے شرف آفتاب اکثر اوقات منہ نام دار اس ہی تھان تو ہی باادب</p>	<p>کبھی پر رکھتا تھا کیا بہر دعا گھر ہی تڑا تو ہی بجا اسکین اور اُسے جلد و خندا بھی لیکے جا گئے سے بلا بیان کشف میں اس کی گمان ہوا گھر لیا کتھے کتنے سر ارے لگے سار دے لنگر کو حق ہے عجیب انکو دیا ساز فضل سے مولا کو ہی یک بجا اور نجاتی کو دیا یہ خبر اسکو بتایا یہ تھا اپنا ہاتھ اسکا سبب ہی ہی ہوتا بار سار عرب شکر آہی کئے حق کو سب اس ہو اعدا شہ کی ولادت ہوئی قریب کبھی کی چاہیں سنا گئے لعین کہہ رکھے تھے پناہ ابر پاچہ وز پایا ولادت شہ عالمیاب سیر کے دن ہوتا تھا جا روز پیر کا روز ہی ہمیں سب</p>	<p>گھر ہی یہ بہ شہ تر آئی خدا عمر سے ناری پر لگے دعا فیل جو محمود تھا ای باادب گرچہ بہت مار سے آئین اسکو ادھر فوج کا چال تھا عبد مطلب نے کہا اسکو دیکھ اپنے دو چون میں دو لنگر ڈالتے تھے ایک لنگر رلو ابرہہ پر دیکھ شہی لعین اور وہ ابھی گھوڑے اتر تھا پس پرندہ نے ہی الا لنگر العرضہ فوج جو غارت ہوئی حادثہ یہ جب کہ ہوا دچہا اور کنگر جو تھے بعد بخود حق کے برکات ہیں یہ کنگر انکو تو یوں خواہے ہم قریب پیر کے دن صبح کو ہی اہل ازا یونہی شہی قت میں سب دنیا پوچھے صحابہ جب اسکا سبب شہ کی ولادت کا مقصد سال لاؤ لکھا تفصیل ہی باادب</p>	<p>تو ہی گنجان ہی سکا سدا و مان سے نکل کوہ ابریک گیا فوج کے آگے بن گئے اسکو تب تب بھی ہزار ہا پر نہیں سار دے اشرار چن چل تھا فتح کی اب ہوئی ابرہہ نیک چونچ میں بھی ایک لنگر ہی پر بیت سے مانتھی کہ وہ ہوا تھا سو جشن بھاگے لاکا وہیں سر پر پرندہ وہ تھرتھا ہی تھا مر گیا مردود وہ سر چوٹ کر کے میں مرد و کئی و بد بو تھی پاسے قریش اس سے بہت شرم کے میں موجود تھے ای اہل سود داخل ار خاص ہی پہلیمان جب ہی معظم ہی ہمارا حبیب تھی مہ مولد کی وہ بارہویں پاسے ولادت میں بہ حکم خدا انکو یہ رشتہ و کتا شاہ تب قصہ معراج تلک ای میان</p>
<p>شکر ہی از فضل خدا ہے نام بیتین ہر نسخے کے بھی کھڑا</p>	<p>پایا رسالہ ہی پہلے بختنام ہم قصہ سولہ امین زور و شمار اس میں ہوا جو خط</p>	<p>جو کہ تھا آغاز بمثل ہلال چار چہن سے ہی پہلے چارچمن عفو کرے اسکو بلطف و عطا اپنے پیغمبر پر صبح و شام</p>	<p>بد رہنا ہی اسے ذوالجلال نت اسے شاداب دیکھ دو المنز نورمہ و جہر رہے جب تلک یہی ہے اس احقر سے صلہ و سلام</p>	<p>در تب آدمہ یہ بد رہیر اسکو کہ فضل سے اپنے قول نور یہ نسخے کا ہے تلک</p>	<p>کا مل انوار ہوا بے نظیر اور کرے مقبول جناب ہول</p>

۷۷-۷۰  
۶۱۶



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

—

آسدي لسم الله الرحمن

التحريم المطلق الى الاحكام

花柳聖藥

[illegible]

اور مرزا علی گڑھ کے ملک  
 ہی کی، گنگا کو مارا دیا  
 لطف سے بہکوا مال  
 حشر کا شکر کروں فرما  
 ایک شب ہی کا دست کسر  
 مباح ہو اس کو کہ مرزا ملک  
 دوا سوکھ سلطان زاد  
 صبح میں ایک مقرر کسر  
 ایکے اوروں کے احوال ملک  
 غلبہ دہو کو کوئی حق نیم  
 حشر کا صبح گزرا کیا ظلم  
 حشر دہی دعتہ میں  
 سارے ہی دواؤں کی انص  
 حشر کو جس کا ظلم میں دوا  
 حق میں دہی صبح  
 علی گڑھ رہا جسکی

کے سمون حج کو انعام  
 حرام کے کاسکری دار  
 شرف تمام کو جس  
 سب سے مکہ مضر سے  
 کو کاکو، اظہاف کا  
 یوحنا کو جس کے  
 دوسرے جو اپنے  
 مدد کے سر کی  
 نامہ  
 اور تمام کا  
 ہاں جس کے  
 صادی ہی کا  
 نصن طریقی  
 نہ کہ اگر  
 ہوا دھوکوں  
 سہاں ہی

اس کو گروس کہتے ہیں اس کا دھرم  
 لوگ اس سے سہرا ہوا شمار  
 اس کا اسلام بھی محکم  
 ہے دھرم اور ازلے و سوا  
 سب احمد مارا دھرم  
 ہم یہ اسکا اپنے پستان  
 دھرم کا کہتے ہیں  
 اور اس کے معنی ہیں  
 ملک صالح و دولت کا  
 دھرم جو کایا ملہ جو  
 ہمارا دھرم کا طہر ہے  
 جس سے کہ اس کا  
 دھرم ہے اس کے  
 اس کا دھرم ہے  
 اس کا دھرم ہے

[illegible]

عالم غریب کا ورما  
 روح کی اس ہی بھی نثر  
 حسن موعود میں حوا  
 ہفت سادہ می رنگ  
 ورے اسکے جاں کی  
 مارگلے مولیٰ زار اس  
 مردہ گواہ کج شکرم  
 اسکا عمارت راجہ  
 نگر ہے گئے کجاہ  
 سرحد کا صاوی گھو  
 کجاہ تاج شالہ  
 حق کو اس ہی مدد  
 حق سوا اس کے  
 جسکے جس راجہ  
 کر جس اسکی  
 حیرت سے کجاہ



ایک سب عزت و تہی لب و لہجہ	ایکے امتیاز و احساس اور	حاصل دوا کے وزیر عظم	یسے شیخین اور اکرم	ایک سرور کا انیس طانی	حق کہا جس کو نبی کا نانی
نارین سرور عالم فریق	بیتہ نوکر کرم صدیق	دوسرا فاروق معظم عادل	وحی تھی نطق جیکے نازل	دین اسلام کو کھتا انیت	کفر و اسلام میں ذلالت فرقت
اور تحقیق معظم سے کے	ہر دو دانا و رسول اللہ کے	ایک قوام قرآن کریم	دوسرا حازن عرفان عظیم	اک سے جاری بن یوسف	اور دوسرے فیوض عرفان
بہر دو نو میں کے درمیان	باقی نا حشر بن بال تحقیق	اک حلیم اہل حیا و مظلوم	اور دوسری درستی ہر علو	بیتے عثمان بن ذوالورین	زوج بنتیں رسول التقلین
اور علی شیر خدا ہی خادم	رضی اللہ تعالیٰ عنہم	اور بر حضرت زہرا ستول	نصفہ تھی کہا جس کو رسول	اور خاقان کے بن جو زمین	نور حسین پیر حسن
ہیں دوسرا جو انان بہت	زب کھنڈہ ایوان بہت	مرح گو چنان خاص اوار	بس کو بن کا کوئی بیچار	جکے اولاد مقدس ہیں یقین	ہوے اقطاب عجب غلیظ

### مع جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہا حضرت محبوب جدا	دوسرا طالب ہیں مطلوب خدا	رہے جو اسکو بدایت میں ہو	دوسرا دیون کا نہا ہی او	ایسے دیو کا نہیں غل و	نامہ میں اسکے ہی بخت تھار
خواب یاں اسکے ہی بدر کما	اولیا دوسرا تاروں کے نال	اسم قادر کا ظہور کامل	ذات اقدس ہیں شاخے خار	تھا وجود اسکا یقین ترک	فضل میں اسکا ہو کر پور کما
	فینس سے جسے جہان ہی رہور	شرقی سے غریب جس کا طہور	نائبان اسکے احمی ہیں باقی	جام ارتداد کے اسکے ساقی	

### منقبت قدوة العارفين بن الواصلين مولانا و مرشدنا مولوی حافظ حاجی حضرت سید عبداللطیف محی الدین قادری مدظلہ العالی

خاص کر شیخ مراد مظہر	شیخ فیاض ہی در ترویج	شہر و دیور سے لے تا بزم	مستغنی اسکے ہیں کیا علم	ہر جگہ اسکے فیوض مارشا	شرک الحاد کی تو سے بنیاد
علم ظاہر میں در تقی فاضل	علم باطن بن محقق کامل	عالم و حافظ قرآن کریم	عارف و سالک فرنا عظیم	جرح عرفان کا ہی بدر میر	ملک و جہان کا ہی شیخ کبیر
بالیقین جس کا مقدس سینہ	ہی حقائق کا عجب گنجینہ	عارف عصری الیادین	خوشہ چین جسکے ہیں عرفان	پاک بازانان خاک وینہ	جرعہ پرورد زم پاک پانی
خواب میں اسکے بنی آریات	اسکے سینے کو لگا اپنا ماتھ	دیکے ایک صد کی تسکین	بولا لا باس ملک یا ولدی	اس تسلی کے مبارک آثار	مال و اتار ہو کھا ہر بار
اور در سینے میں بھی دیا بین	اسکو بخشا ہی خطاب دلیری	ہی سے ملک فداخت عینا	ستا ہی قبر میں ہی مستغنی	کہا سخاوت کا کردل سکے	وہ ہی زمین پوشیدہ بہان
بزد و بخشش میں باہر دوشی	نہیں اکر کو ہی اسپرشی	گرچہ ہی اس میں شیک فیتہ	پر ہی ہمت میں امیر و شامیر	اکرم امین کریم ابن کریم	گلشن ترسیاوت کا نسیم
ایک لب میں وہ جینی زبیر	اور حسنی ہی زسو مادر	باصفا عبد لطیف اسکا	محی دین ہی ثقیب ہمام	بولحسن والدہ محمد اسکا	محی دین غلب زمین اسکا
دیر گاہ اسکو رکھے رہنا	جہندی اسکے مرید و گونا	سبب تنظیم اس سالہ واجب التحظیم کا		ہم کو حق دیو طفیل نبوی	سیر باغ پیر مصطفوی
خلعت نوری کا مذکور	اور ارماس حمل بھی پور	پہلے نشے میں کیا میں ارتقا	جسکا انوار نبوت ہی نام	اب میں لکھا ہو ولادت کا بیان	شاہ کی وحی دوسا کا بیان
اس سالے کا یقین باکرام	جان گلزار نبوت ہی نام	باب در فضل و فوائد مقام	گل و گلستا و عجب ہیں نام	ای مخرقاتی و مالک یکتا	ذات اقدس تری پے ہمتا
رب ہر اک جسم کا جان کوی	باغبان باغ جہان ہی توی	بارتس فضل کو برسا یکبار	دے یہ گلزار کو جا وید ہار	اسکو سبز رکھ الیا ہزار	کہ کہہ دو دیکھ نہ اسباب
اور یہ گلزار کے ہر جوتیا	کر چاک انکے منور انظار	جیب دامن کو انکے یار	غنی و گل سے تو اسکے بھار	رنگ و بو اسے قبولیت کی	ہر گل و غنچے کو درخت کی
اور کر اسکو بدر گاہ رسوا	متحیف اسکا معجل مقبول	یار باس شہ کی رسا کے بدل	اسکے گلزار نبوت کے بدل	دے مراد امری سر و عیان	مستغنی ہر توبہ کر آسان
		احقر اختم دعا کر اس تھار	کر یہاں تو بنائے گلزار		

### غنی جناب سالک آداب کا احوال صحیح تر ہے اور سننے کے آداب اور اسکے فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفل ذکر نبی کے آداب	اور کچھ اسکی فضیلت و ثواب	پہلے لکھا ہوں بطور محفل	تا کہ بن پر و جوان عمل	ذکر میلاد کی ہی جو محفل	اس میں ہو میں فرشتے نازل
ہی صحیح ایک خبر میں آیا	کہ شہر کون و مکان فرمایا	صالحین کا یقین ذکر جہان	رحمتیں حق کی اتارے ہیں	صالحین کی ہو بہ جہاں کر کیا	کہا ہنود ذکر نبی کے برکات
ہو جہان ذکر حدیث میلاد	کیوں نہ ہو رحمت حق حد زبا	شیخ دین مطلب نان علامہ	شہ ولی اللہ علیہ الرحمہ	جو محدث و محقق تھار	وقت میں اپنے شہر و بکنا



نور احمد و ربیعہ حبیبہ	ایسے آئینہ بے پلست	اور میں دازمی ایک تہا	آر کوئی تیر تک ات کہا	شرق سے غرب تک پور	نام کے اسب نظر سے قصو
دیکھو مثال کوین کہانی	مزد سہ حرب یک نہیں	یو چھار سہ بین کوئی	ایک تھاکو کبان سکواب	کما میں لگیا مغرب کے طرف	ان مکانات میں جن میں ترف
نور یک نور ہوا بھر سید	بائیں ہاتھ کوئی تین تھ	لیکھا تھی اسے بل کہا	کہا شرق کی طرف تھی تیاں	سب مکانات معظم کے اور	لیکے گذار ہوں سے میں تھ
اسکو تھلا یا براہیم کو میں	خوش ہوا دیکھ کے وہ سیکیز	اور یک ایسے وہ سینہ نہ	خیر در کات و جہان کی دما	اور اس طرح کہتی ہی شفا	کر مے دہین تھی یہ سبسا
جبکہ مسعود ہوا ستارہ جہاں	میر نے تصدیق سے لائی پالا	حضرت آمد دینی ہی خبر	جبکہ پایا ہی ولادت سرد	ہاتھ ایسا ہی زمین پر رکھا	اور سر ہانپا کیا سوسے سما
انکلی کھلے کی آقا تھادہ	انکلیان دوسرے کی تھادہ	جو تھانے انکو تھادہ	دودا تھانے انکو تھادہ	اور کئے کی طرف ای آگھ	حق تعالیٰ کو کیا وہ سجدہ
اور ہوا یاد وہ جب تیاں جہاں	نور میر سے ہوا ایک تابان	اسمیں دیکھی میں غار استم	اور نور کے مکانات نام	ضم سے ہی بل کے پھر لایا	شہر وہ شام سے ہی جان تھ
فتح سے بل کے ہی دہر لکھ	کہ سوی وقت عمر کی بنا	بعد یک ابر سفید آکے وہ	لیکھا اس شہ عالم کتیں	اور یک غیب تبا کی دما	کہ اسے مشرق و مغرب میں
ہر غنی کی جو ولادت کی ہی	اسیاد پہنچا و ماشاں علا	اور پنا ملت جنتی کا لباس	اسکو لجاو براہیم کے پاس	کر دو ریائوں پہ اسکو ظاہر	بجریان تاکہ ہوں اسے مار
بحر یوں میں نشین شاہ کا نام	بسکہ مشہور ہی تھی ہی نام	یہی ہی ترک مٹانے والا	ساتھ عالم سے تائید خدا	اور یک لکھ گیا جبکہ گذر	لاسے بھر سہ کی میں نظر
صوف پہنا سے تھے اسکو جلا	اور بچا تھے حریر ایک ہرا	کیلیاں تھ تھ تھ اسکے تین	کوئی یوں کہنے لگا ہی تھ	ایک کیلی یہ نبوت کی ہی	دوسری کیلی یہ نصرت کی
خضر باو کی تری کیلی	کیلیاں تینوں لیا ہی تھ	ابریک ایسے میں آیا دیگر	ابرا دل سے برا اور نور	اس سرد و نک سی میں تین	ظہر اور گھوڑے کے علی زمین
لیکھا شاہ کو یہ ابر ہی آ	اور اس طرح کوئی کہتا تھا	اسکو لجاو با طرف زمین	اور ظاہر کر دو حوں یقین	بحر اخلاق رسولوں میں	جلد تر غوط اُسے دیواب
اولا ابر وہ اجلا آکے	سہ کو غایب جو کیا تھا جہ	اور میر لانے کو عرصہ جولا	دوسرا عرصہ پر اسے تھارا	بعد اس شاہ کو بھر لائے ہیں	یاس میر اُسے دکھلا ہیں
ایک بچیدہ حریری پارہ	دست ظہر میں وہ سرد تھ	قطرہ آب زلال بہتر	تھے ٹپکنے کئی میں سپہ نظر	پھر دے بویہ نہ موجود تھ	لایا ہی ساری جاپانے ہاتھ
حکم سے حق کے یقین ساجھاں	آوے اس شاہ کے زیر فرمان	بعد از ان نے ہیں تھ تھ	چہر سے نور شان سے دقل	ایک چھا گل خنیا رو کی	بوسے مسک اسے بہت تھی
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دھرا	خوش نماطش زمرہ کا ہرا	گوشتے چار اسکو تھے ہر گز نہ	تھا لگا دے سفید یک خوشتر	بوسے دینا کے یہ جہنم تھ	بیچے جاہے جو ای پاک تھا
طشت میں ہاتھ رکھا شاہ	غیب میں تھی تب پہنچا	کہ مقرر یہی کعبہ لیا	ہم کئے قلمہ اسکو اسکا	نیر آیا تھا جو مرد خیر	ہاتھ میں اسکے لپٹا تھا حرا
ایک خاتم جو تھ اس میں نور	وہ نکالا زحریر بدکور	طشت لایا تھا فقر دھرا	شہ کو اس طشت میں تھلا	اور وہ رو کی چھا گل تھ	اسے تہ ڈالنے لاکے تھ
سات بار اسکتین غسل	اور دے بوسہ سرد ہا پر	غسل کے بعد خیر تا خیر	اس شہ دین کو پیشہ بہ حریر	اور جو لایا تھا حریر اسکو تھ	ایک گھری اپنے پر وین گھا
یوں کہا حضرت عبا بن کار	تھا وہ داروغہ خبت رضوا	نور اس شاہ کو پھر وہ فاخر	لایا ہی اسے یروے باہر	اور کیا کان میں اس کے تین	کچھ مجھے وہ نہیں معلوم ہوں
بوسہ سے اسکی تبا ہی تھی	کہا ہو تھکوتا رت ای تھی	کہ یقین علم رسول کا تمام	ہیں عطا تھکوکے باکرام	اب ترے علم شجاعت علم	کئے عزت سے نصیب ای اکرم
کیلیاں بھی تھے نصرت کے تھ	اور دونیں تیری ہمیت دلے	دکر تیرا حسنیہ کا ای رسول	دلیں تبا کے ہو بہت نور	گر جہ وہ تھکوند کیا ہو کھی	خوف تیرا کرے عیبت میں بھی
بی بی کوئی کوئی دھرتیا	سب اپرا سکے رکھا اناب	جیو کہہ کیے کو کہو تر اپنے	مہر والعت سے کھلا آؤا	کہ کوئی شی وہ اُسے دتھا	شاہ غنبت سے اسے لیتھا
کرتا انکلی سے اتارہ تھ	یہنے کر تھاتھار یادہ وہ طلب	وہ کہا تھکوتا تارت ہوا	نیک اخلاق دے تھکوتا	روغن اسکے سرد چتر تھ	اور اسے سرمہ لگا تھانہ کا
جہ تھالے اسے نایب ہوا	در دو غم اسکا بہت تھکوتا	میں کی آہ اکیلی ہوں میان	اب گئے اسے لوگ کہاں	تھی اسی درد و الم میں تھ	پھر اسے لا وہیں میر پاس
ماہ سے اسکی تھی چتریں	مٹا کی اس تبتائی تھی تھک	لیکھا تھا جو اسے تب وہ کہا	سب میں پر سے ظاہر میں کہا	لیکھا تھا اُسے نزد آدم	ایسے سینے سے لگایا وہ ہم
اور دعا اسکو وہ برکت کی کر	لولا ہو تھکوتا تارت ای ہر	میری اولاد کا سرد رہی تو	سب سولونکا بھی افسری تو	آمد کہتی ہی بھر تھ کتیں	دسے مر گود میں بولا وہیں
مزد ہو تھکوتا ای مقبول	پکڑا ہی گردہ و تھی کو تواب	جسے پکڑ گیا بھی تیرا دامن	اور بجایا لایا تیرا فرمان	وہ ترے ساتھ ہی ہو تھکوتا	اور جہاد لگیا جنت مسرور



پوچھ کیا نام رکھا باکرہ	دہ کہا اسکا محمد بی نام	بولے کیا میں تری می خندم	کوی محمد سے نہیں جا موسوم	کیا سبب اسکا رکھا تو نہیں	یوں جواب انکو دیا تیرا ہوا
میں نے جا باکرہ سے یہ مولود	مالیتین رض ملک میں محمد	امنے سے بھی کہا ناغیب	اکہ بی نام رکھے وہ بے یب		

### شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہ عالم کو پلائی ہی	امنہ سات ہی دن کی	سات دن بعد تو دینا د	بولہب کی وہ کینز آزاد	چاروہ روز کے بعد ہی پلائی	تھی پیمبر کی حلیمہ دانی
ہوا جس رات میں سرد	بولہب پاس تو بیٹے جا	یوں کہی آمنہ خاتون کے گھر	ہوا فرزند تو لد خوستر	بولہب اس بہت جوشاد	کر دیا اسکو اسیدم آزاد
حکم آزاد کیا جیسا سکودیا	اپنے انگلیوں سے اسارہ کیا	یوں روایت ہی عباسی	بولہب جیکہ ہوا بے ایمان	اسکو میں خواب میں لکھا ان	پوچھا کیا حال ہی تیرا کہ اب
وہ کہا آتش و دوزخ میں	مجھ کو رکھا ہی غدا بونہ خدا	مان مگر میری جیسا دے شب	مجھ کو تحفیف ہی دہ رچ و شب	ہی سبب اسکا کہ سارا پدا	پیر کی شب کو ہوا جب پیدا
دی تو بیٹے مجھے اکے جبر	اسکو آزاد کیا میں خود تر	اور آزاد کیا جب میں نے	کیا انگلیوں سے اسارہ اپنے	اس مرت کے عوض مجھ کو	پیر کی شب کو کرے ہی سرد
	اور دو انگلیوں سے ای گپانی	مجھ کو ہوتا ہی میرا بانی	اور وہ کرنا ہی کرتین سیرا	دور ہوتا ہی کرتے تپنا	

ماہ مبارک ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر الہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح رہنے کی جواز و استحباب کے دلیلیں جو محدثین کبار و ائمہ نامدار صحیح حدیثوں سے قیاس کر کے ثابت کئے ہیں

صاحب حسن حصین بن النعمان	کہ ہی جزیرے جو مشہور تھیں	عرف تعریف میں لکھا انی	بولہب ایسا تھا کافر بدکار	آئی ہی جسکی بدی قرآن	یعنے در سورہ بت ایجان
شاہ عالم کی ولادت کی خوشی	ویسے کافر کو بھی جب نفع دیا	جو موجد ہی سلمان نیر	امتی اس شدہ دین گایا	جب کرے اسکی ولادت کا	مال بھی خرچے محب مقدور
کیا جزا اسکی نہ دیو گیا کریم	پس جزا اسکی ہی جات نعیم	ناصر الدین دمشق بھی بجا	دعوت صابی میں ایسا ہی	اور ایسا ہی بہت اہل کمال	اس خبر سے ہر کئے اندلا
اور سرد کی ولادت کی خوشی	گرچہ لازم ہی سمجھ ہر دم بھی	خاص ماہ ربیع الاول	بالنعین ہی رولای اکمل	کہ احادیث صحیحہ سے قیاس	کئے ثابت علما بیوسواس
صاحب ترح بخاری ہی پیر	عسقلانی جو محدث ہی شہیر	اس نعین کے روا ہونے پر	یہ صحیحین کی لایا ہی خبر	کہ دینے کے طرف جی تیر	لایا ہی سرد عالم تشریف
تب یہ ہوا دن جو دینے تھے	دیکھا عاشور کا روزہ کسے	انے یو چھا ہی روز یکا	دے یہودوں کی عارض	آج فرعون تنقی کو میلا	قہر سے نیل میں ہی غرق
اور موسیٰ کو کیا یا ربیم	پس رکھین کہ روزہ بینہ	شاہ عالم نے کہا با موسیٰ	ہم اسی تر سے زیادہ ہرینکا	پس میں آپ نے روزہ کھا	اور امت کو بھی سب حکم کیا
عسقلانی رہا نہ کہتا ہی	کہ وہ موسیٰ جو ہی روز یکا	نہیں ہر سال میں آتا ہی میر	بلکہ اس روز کا آتا ہی نظیر	جبکہ در روز نظیر وہ تہ دن	شکر یہ روزہ رکھا آپ نعین
اس سے معلوم ہوا یہ ہی نعیم	کہ کسی روز خداوند کریم	کسی بندے کتین کی نعمت	دیوے یا دفع کرے کت	جبکہ اس روز کا آدینکا نظیر	تو وہی شکر کرے خود ای
ہوا جس روز ظہور حضرت	کو کسی اس سے بری ہونمت	پس اسی دن وہ کرے کام	ہوا داجس یقین شکر خدا	تاکہ وہ قصہ موسیٰ کے	ہو بلاشبہ برابر یہ بات
اور پردا نہیں یہ بھی سمجھو	کہ کسی دن وہ جینے میں ہو	بلکہ وسعت ہی برس یوں	کرے مولد کی خوشی فری	خیر و برکات جو اسمیں ہو	چاہئے حق عمل سے پاؤ
سمجھ بہت باجی اسکر خدا	ہو د انواع عبادت سے ادا	جیسے سجدہ ہی نماز اور صبا	اور صدق باجی طعام طعام	اور پر ہنا بھی درود و قرآن	اور احادیث و سیر کا بیان
اور الحاج امام والا	دیکھے نخر مدخل میں لکھا	کہ کسی شخص نے حضرت آ	پیر کی دن کی فضیلت پوچھا	شاہ عالم نے جواب اسکو دیا	کہ میں اس روز ہوا ہوں پیدا
پس شرف روز ولادت کا	شامل ماہ ولادت بھی ہی جان	حوں مصیبت کے درگاہ میں	کرت طاعت و خیرات کرنا	اس نے میں بھی یس مس	ویسے ہی نیک عمل کاو بجا
اور ہی سلم بن کہ از ساہ غر	پیر کے روز یکا یو چھے ہرین	شہ کہا میں ہوا اسدن پیدا	وحی حق جو پر اسید بھی	اور حدیث آئی تہ بااجلا	اس طرح حکم کیا ہی بہ جلال
روزہ مت چھوڑ تو دوسرا	کیونکہ اسدن ہی تولد میرا	دیکھے پیر کے دن شاہ عبا	رکھتا تھا روزہ بشکر میلا	اور صبا کو بھی یہ حکم کیا	اصل میلا دکان تو اسلا
نہیں ہر ہفتے میں آتا ہی خیر	بلکہ اس روز کا آتا ہی نظیر	کہ قیاس اسہی خبر سے علما	وہ تعین بھی مہر مولد کا	کئے ثابت بھی لکھے حق ہی	اسکی تحریر پہ ای ہر خدا
نورین صدی کہ مجر دوا م	سچ و علامہ سید علی امام	حسن مقصد میں تو دیکھ کئے	یہ حق سے یہ خبر نقل کیا	کہ نبی بعد نبوت کے ادا	کیا تہ عقیقہ اپنا

امام زکری کا شمار سال اعمال میں ہے

امام زکری کا شمار سال اعمال میں ہے

امام زکری کا شمار سال اعمال میں ہے





اور جو میں سرورِ دین امیر  
خانہ گون کے جو جمع ہو گئے  
بعض اصحابِ اہلِ کلمہ کے آگے  
آگے بعثت کے بھی تھے بعض  
یہ حدیث اُنی انھیں سے دریا  
کیونکہ وہ شاہ نے یوں  
جب حدیث الہی صحیح یہ  
جو کہ جہنگ تنگ اُفتان  
مع سامان ستر ایک ہزار  
منتقل اسکو دین کرنے لگا  
انے معلوم یہ ہوتا ہی معلوم  
اور بے شرع ہیں سین تین  
کینچے اس طرح سے اللہ کا نام  
اور الفاظ ہونے معلوم  
گر صحیح شعر بھی اس طرح ہے  
اور مجلس سنوار آیا  
اور اکرام مہ مولد کا  
کاوی پیر و جوان عبد عزیز  
مجلس اقدس میلادِ نبی  
یعنی ہر سال تبرک و محفل  
اور اخلاق و فضائل کا کیا  
اور منامات کہ در اندر  
لا یجوز ہوتے اگر ایسے کام  
اب وہی شہ کی رضا کا کیا  
رکے خاتونِ بہت عز و قوا  
یو چھالگوں سے ہو علم گین زیاد  
الغرض اسے بہ بخت فیروز

معتد کیسے نہرواں کے خوب  
 امتار امو کو تاجی دریاب  
 کیسے رو بہا صحیح دیکھے  
 خواب ایسے ہو حضرت کہیں  
 کہ یقین نمون صالح کا خواب  
 کہ مجھے خواب میں جسے دیکھا  
 بھری کہا تب کی جا بھی جانی  
 جب کیا قصد سالار چہا  
 اور ہفتا درمگ رہوار  
 اور اس طرح کیا حق سے دعا  
 فرج مولد ہی بنی کی مقبول  
 نام اس شعر کا مولد کہیں  
 جسکا معنا ہو یقین استفہام  
 غیر آواز ہنو کچھ مفہوم  
 کہ کہیں راگ کے حد کو پہنچے  
 کہ ہو لوگو کو تماشے کی جا  
 نیک اعمال سے ہی لاو کجا  
 عارف و قطب ان عبد عزیز  
 خواجہ خلق محمد عربی  
 ہوتے ہیں میر بہاں کی کل  
 ہو د سالار دو عالم کا عیا  
 جو کہ دیکھے ہیں صحابہ اس روز  
 میں کہی اسبہ نکرا اقدام  
 جو تھا آغار میں لکھتا بہان  
 مال درود دیتی تھی اسکو بار  
 اسکے کباباقی میں کوئی ادلا  
 دودھ سرور کو دیتی تھی روز

معجوبی حضرت عباسؓ کا  
 اگے ہجرت کے وہ خواب  
 جرتھے منے میں اگر چاہے  
 عالم خواب میں دیکھے حسیا  
 جبیل و شخرو زبوت سے لفظ  
 جانیو جھکوی دیکھا وہ نقین  
 اور چنوں کو روہ رسول  
 جو مجاہد تھے مساکین و فقیر  
 دس ہزار اور بھی دنیا روہ  
 اسی خدا راضی تھے وہ عثمان  
 ایک ہی شرط وہ مجلس میں  
 نہ توی مولد سرور کا بیان  
 یہ توی کفر نہیں اسمین  
 راگ کا شوق ہی کو سیرا  
 پر ہنسنا نہیں اسکا  
 زریب زینت میں ہوشعل  
 صدقہ و طاعت و طعام  
 ایک مکتوب ہدایت سلوا  
 فسق و بدعت سے ہیگیا  
 درمہ پاک ربیع الاول  
 اور محرم میں بروز عاشور  
 در دو غم روح نبی کا دفر  
 اب ہوا حاصل مکتوب آخر  
 وہ فوہ جو میسر کتین  
 اور سرور بھی نعت کی نظر  
 تاکرے لطف و کرم انہ وہی  
 پھر علیہ نے بلکہ آئی

سے بند ہی وہ بلا لگا کر بچا  
 ہوا کیسی ہی مبشر تحقیق  
 انکے خوابوں کا بیان آویگا  
 ہوتا بیداری میں ظاہر و با  
 ایک حصہ ہی شبہ اس میں نہیں  
 اس میں کچھ شبہ نہیں تبہ میں  
 جو کیا تا توں سے زبرد بالا  
 مدد الکی کئے اہل تبہ میں  
 سامنے سرور دین کے والا  
 میں بھی ان ہی ہوں نیکوں اس  
 کام بے ترعہ ہو دے زہار  
 نہ تو اخلاق مطہر کا بیان  
 اس سے مومن کو خدا کی پہنہ  
 لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا  
 گرچہ قرآن ہو پھر شری کیا  
 اصل مقصود نہ تو کہیں  
 وعظ و تذکرہ و درود اور سلام  
 اندر میں باب بوجہ مرغوب  
 ہی بلاریں وہ جائزے پاک  
 بزم میلاد رسول اکس  
 دوسری بزم ہی اس میں مذکور  
 بالیقین جس کے کہ ہو ظاہر  
 اور لکھے وہی بہت فاضل  
 سات دن وہ بیانی بھی کیا  
 اسپر رکھتا تھا بہت سادہ سحر  
 نوے اب کوئی نہیں باقی  
 شاہ عالم کی ہوئی ہی دلی

دیکھئے ایسے اسمذاتِ ان  
 عالمکے تھی جو یہی حضرت کی  
 دیکھئے خوابِ برابرِ غمِ خلیل  
 اور احادیث بہت اچھی  
 اور حضرت کو جو دیکھا کجا  
 کیونکہ شیطان کہ نہیں بہت طاقت  
 بہت نشانِ میگِ سمجھِ فرحت کی  
 خاص عثمان غنی ای فخر  
 شاہِ خوش کے بہت دینا  
 اور درستی نامی ای فنا  
 کے بے علم خوشتر ہیں آہ  
 اسکو اس طرح چہنے ہیں  
 کرتے ہیں نامِ نبی میں ہر  
 رہنے سننے میں کہاں رہے  
 مانِ صبحِ شعر کا رہنا محار  
 اصل مقصود یہی ہی حال  
 فخرِ علمِ حدیث و تفسیر  
 ایک سائل کو لکھا جو کجا  
 کچر بہنِ اسمین قبا کا خل  
 جس میں تذکیرِ احادیث و  
 ہوو اخبارِ شہادت بے مین  
 آتے ہیں شرحِ دیبا اندر جب  
 اور یہ مطلب کے دلائل میں  
 جب فدیہ کے مکان آتی تھی  
 جنگِ خیبر سے پھر جب مڑ  
 اور باسلامِ ثویہ ایجان  
 دودہ وہ شہ کو پلائی کجا

خواب کا بدرگے اگے کبھی  
 اور یوسف کا بھی مقبل  
 حق میں روبا صیغہ کے معنی  
 سچ ہی حضرت ہی کیجاتا  
 کہ مری یوسے متالی صورت  
 اور علامت ہی قبولیت کی  
 جلد تر لاکے کیا ہی حاضر  
 اپنے دودست مبارک اپنی  
 اور کئے خواب میں ایسے لکھا  
 لکھے اشار غلط خاطر خواہ  
 راگ گاتے ہیں دم گویا ہی  
 کہ کئے ہوتے ہیں اسکے مکتے  
 بلکہ ہی جرم و گن ہو گناہ  
 پر ہنوراگ کا اسین انداز  
 کہ ہو معلوم ہی کا احوال  
 فرد علامہ و فیاض کبیر  
 اس میں اس طرح لکھا ہی باب  
 اور میراجھی اسی پر ہی گل  
 معجزات اور شمایل خوشتر  
 جو کہ وار و ہن نشان حسین  
 ہوتی ہزار کو ہی رقت تب  
 طول ہوئے کہوں گر تحریر  
 غزو انعام بہت بانی تھی  
 تب نہ موت تویر کی خبر  
 محقق آئے روایا میحان  
 دیکھہ آغاز من کرنا ہو ہیا

ان ارباحات و غمیات کا بیان جو حضرت کے ایام رضاغت میں ظالم ہوئے

شہر کے مین ہوا گرم تھی۔

مکے والوں کی یہ غارتخی

کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے

دایٹون کے تھے حوالے کرتے

اگر وظایف کے لئے قرآن

معتدل انکی ہوا تھی خوشتر

اشعار اگر کسی نے  
میں نے کہا تو بے ہمتی  
فان میں تو بے ہمتی



شہ لولاک رسول فرزند	کون ہی دیکھنے مجر سوار	لطف سے اب مجھے سنان	کہ دیا آج خداوند کریم	یہ بے غصہ تیرے وہ کر کے کہا	شب خدا اسکو کیا ہی ہوگا
اور حالات غریب فرزند	دیکھتی تھی میں عجیب ہر روز	ہوئی مرے گھر تیری آنکھ	جیکہ پہنچی ہوں غن کو باکر	سبز و سناٹا بونی تھی میں	چراغ میں تری تھی چھتین
غیب سے پاک ہی رہتا ہر روز	تیرے دشواری بھی تھی مشکو	فرش میں پے تیرے کہ اندا	اور نہ کرتا تھا کبھی بول دراز	اس سے کرتا تھا سخن ماہ فلک	اسکا گہوارہ ہاتھ تھے ملک
ہوتا تھا بھر متحلا بکسر	اور اس شاہ کو بوسہ دینا	اسہ ہوتا تھا ہمیشہ نڈل	فردیک مہر کے مانند کمال	جلد آتا تھا غضب میں روز	کیر از انوسے سرکتا تھا اگر
ایک بار دیکھا مندا آیت	ایک دن گود میں تھا میر جب	غیب ہونے نظر بھرتے	اور گریبان میں بنی کے جانتے	غیب آتے تھے اسہر ہر روز	اور دو اہلے برزخے فرزند
مگر اعجاز و کرامت کی تھی	وہ ترقی نہیں عادت کی تھی	دوسرے بچوں کے نہیں مانند تھی	اور ترقی وہ تہ عالم کی	بہادران اپنے منہ سے سنا تھا	شہ کو آئینہ کیا ایک بکرا
تب لگا چلنے پکڑ کر دو بار	اسے جب گریہ مینے بہا	تب کھڑے رہے لگا ہی میں	ہوا وہ ماہ کا جب ترندین	رنگینے لگا ہی چون کے ست	ہوا دودھ کا وہ جیٹ کی جھٹ
ہر طرف دورے لگا ہی	اور ہوا سا مینے کا حب	ہر طرف ہوتا تھا تیرے دور	ہوا چھ ماہ کا جب وہ چلا	تب لگا چلنے کو دیو دروا	جیکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
تب کہا لا الہ الا اللہ	جیکہ آغاز کیا بات وہ تہ	تب فصاحت لگا کرنے بات	ہوا نون مر کا وہ جب ایک منٹ	تب کلام اسکا تھکتے تھے	وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب
اتنے لیتا تھا کناہ ہر آن	اور حو کھیلے رہتے طعلا	کھیل بڑی میں ہوتا تھا تول	اور جب چلنے لگا وہ مقبول	کہتا بس اللہ بھی ہر کام پر پتا	اور اللہ سے کھولا ہی بان
نام ہی حکا دلائل دریا	شیخ الہافا سم تھی کی کتا	باتے جوشہ سے رشتا میں بڑا	میں بہت ایسے عجائب سنا	کبھی خاطر نہ کیا ہی پیدا	اور کہتا تھا یقین ہم کو خدا
اتنے ہی ایک دن یہ بھی عیا	کہ تیرے حو میں فوت کے تہ	ایک دن کہنے لگا یوں عیا	کہ روایت ہی بنی کے ایک	خود محنت کا تو ہی راوی تہ	اس سے لایا ہی معاج میں مگر
منع کرتا تھا مجھے ماہ نے تب	قصہ رونے کا میں کہتے تھا	ہم دونوں کرتے تھیں باہم تہ	سناہ عالم نے کہا تباہی غم	چاند آتا تھا بلاتا تھا جہر	جب گہوارے میں تھی سرور
اگر کہے اشک سے تیرے میں	کہہا قطرہ بھی ایک یقین	قصہ رونے کا کیا میں جب	اور ہی مروی کہ کہا تہا و غم	اسکا آواز میں سناتا تھا زود	نزد گہوارہ وہ کرتا تھا خود
ایک قطرہ بھی گرسے گریے	یا بنی حاتم مبارک ترے	چاند اس طرح کرے بولا	دوسرے بار میں روزہ چلا	جاگتی بیچے زمین کے وہ ب	جنتی سبزی کہ زمین پر تہا
سجدہ کو معلوم ہوئی کیوں یہاں	کہا عباس العجب کے سات	قصہ رونے کا نہ لایا میں اور	کر کے امت پر شفقت فی الفو	اس میں سے نہ اگیگی زینا	اور کوئی سبزی تکی ہوتا تھا
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ	جو کہ لکھتا تھا میں اسکا آواز	لوح محفوظ پر اسوقت قلم	ہی قسم حق کلمات کی ای عم	کہا عباس سے اس طرح تھی	عمر حالانکہ چیل روز کی تھی
کہا فرزندے ای بکر کریم	کہا کہوں اس سے عجب تھی غم	بھر کے ارنا دیکھا شاہ جہاں	سکے عباس ہوا یہ حیران	جہر وہ حق کو وہ سنتا تھا زود	عرش کے پاس جو کہتے تھے
غیر تیری نہیں مانا بھی تھی	کوئی طفل میں نبوت اپنی	انبیا یک لک جو میں ہزار	کہ وہ پیدا ہو گیا ہی دوار	دست قدرت میں ہی ہوا	شہ کہا اسکی قسم میری جان
جان بے شبہ ہی تب میں تھا	پیر کی تب جو ہوا میں پیدا	وہ کہا مان تو کیا شاہ رشا	کہا کہوں اس عجب اور یاد	یعنی میں جانا ہوں ان فضل	دوسرے تیرے برابر زادہ
انکی تسبیح کا سب اجر صحیح	حسرت کہ جو کہ کر کے دل	غیر حق جانے نہ کوئی میں کہنے	ان پارتوں پر ملک اپنے	سات اطباق سماں پیدا	کر دیا سات پہاڑ نہ کو خدا
	رحمت حق کا وہ با و مقصود	بھجیگا صدق سے یہ تجھ سے	کہ مجھے یاد کر گیا وہ جب	دیو سے اس بندہ مومن تہ	

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

حضرت سیدنا نام کا احوال نظام یعنی دودہ چھپالی کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کہ چھپالی نظام	میں وہ دودہ چھپالی ہی تھا	کہ حلیمہ سے ہی سن میں منتول	ہوئی دو سال کی جب عمر کو	چار سال سے وہ آتا تھا نظرا	دودہ اس عمر میں چھپالی چھپا کر
آمنہ پاس سے لائی میں	اس سے انعام بہت بانی میں	جو عجائب کہیں دیکھی اس سے	اور برکات تر گھر میں ہو	کئی تفصیل سے لکھا بیان	آمنہ شہ ہوئی بڑا دان
میں برکات کو کہیں میں نظر	تھی جو ان سے جو اسکے منظر	کئی تب ایک بہانہ ایسا	کہ ہی سکے کی تری گرم ہوا	مصلحت جانی ہوا یہ ہیں	چند روز اور رہے میرا آب
جیکہ اس طرح میں عرض تھی	آمنہ پاس وہ مقبول ہوا	الغرض اس سے میں خست لکیر	لائی اس شاہ کو چھپا کر	پھر عجائب و غریب لیا	نظر آنے میں لگے دینار
کیا کہوں حال ترقی امی	کر دیا ہکو غنی رب غنی	نقل ہی عمری سے خوشحال	مفضل سے حق کے میں سال	چار دین سال ملک لکھ لکھ	سحق کئے صدر مار کتن

<p>میرزا حسن کی طرف ملو اور          او سرور کو شام پہنچو          اور نون عرض عیسیٰ کے          کرو اور رات کا مانی ملے          چھپکے سے اسکو ہی گئے لال          کرتے طرار عیسیٰ سے          کہہ چنگے حزب کو اچھا          سامنے لڑو کہ وہی جلال          اسی سے وہ نصیر ہیں جو          اس اٹھ لکے دھربار کو          ایک تنگ ہی سر کمان          کھنڈی ہی کا نصیر شہنشاہ          حکم دیکھی ہی ملے روایت          لے ملو وہی ہی سرور</p>	<p>سا دین کے ہی سرور کو          کہہ رات کو لے سرور          سہکانا کہو جس عینک          نص لکھا کہ وہ سرور کہا          محاورہ خاندان صفور          سکھانے کو خود جو سرور          العروس حسن کو سرور          پس بہت سے ہی نصیر          اسی طرح گل میں سرور          قصہ ہر سے کہہ حلال          آگے آؤ گا وہ سرور          دل میں ہوا آئے سرور          العروس ہی سے حال          آمدہ اسکو ہی مل دور</p>	<p>خاکار کے سے چوٹے کو          کسی شخص ہی وہ روایاں          اس میں جان سے سرور          نامہ و سوس کو سرور          عمر چوٹے وہ ملکہ لے          جہاں پر ہی چوٹے کی          نظر لائی وہی سرور          اور سے ہی ملو کو سرور          اور سے سے لکھ لکے لگی          ناخدا سار نگاہی سرور          شمع کے صدمہ سرور          چارہ رسول کی نصیر          طغلی میں ہی کسلا رہا          سرور کا حال کی کس خاک</p>	<p>وسمہ دوش کو اس سرور          ایک دوش کو دھارا          خاک عینک کے سے سرور          اس سے دل سے کاچ          آپا رہے ہی دلو کو سرور          تنگ سرور سے ہی          سرور تاک سے سرور          روئے او دوش سے سرور          دیکھو سے سے سرور          حال سے سے سرور          چارہ نصیر سے سرور          سے عروس کے سرور          اس کو سے سرور          آسمان سرور ہی ناصر</p>	<p>دودھ عینک دوش سرور          سکل کر کے سرور          دل کا سے ہی سرور          سے سرور ہی سرور          دوش سرور ہی سرور          اس کی کو سرور          سرور کا سرور          دودھ کا سرور          رنگ ہی سرور          نصیر ہی سرور          اس کے سرور          لوی نصیر ہی سرور          کھنڈی ہی سرور          سے کو سے سرور</p>
---	---	--	--	--

مظاہر

نعلی صوبہ سرکار	آلہ علیہ سے نکلے گی	معر و دانے کی کارستانی	سیر کوں سے ادا کر گئی	سب ادا کیسکو کو کریم	یکسر لکھنوی جاسم
درخان علیہ کی	عصاف آئے درخان علیہ	اسکو ادر کو، یکے ای نام	کے اچھا ستھ صوبہ سرکار	اور عبد اللہ علیہ کو کریم	جوسی مشری کی کاشہ
آقا نامی ران علیہ	کر کھانا صوبہ سرکار	اور اس کے کی رعایا کو کر	نام سہا ہے ای نام	سب علیہ کی علیہ کو	اسے آگاہ سب پر بند

دوسرا گل جہاں میں بیجا دیسے حلیمہ کے اس سید اللہ اس کو آب کے والدہ ماجدہ کے یاس اور حسرتِ اُمّیہ کی رحلت اور عبد المطلب کے کھالٹ اور عبد المطلب کی رحلت اور ابوطالب کی کھالٹ محمود و صیت عبد المطلب کے

[illegible]

سارے اس میں جی "جھٹکال

یہ ساری باتیں وہ لکھیں  
 یونہی مذکور و ابنا بھتر  
 اس جفا سے مکہ لانی  
 حب ہوا سات برس کا مگر  
 تہا کہ اسے جفا کا نہ ہے  
 تہا کہ اسے جفا سے نہ  
 متوہل بین تباہی نام و  
 تی بن دیو تھے عرطوں  
 سخت لے رحم بنی بزدل  
 ماب میں سرور دین کے اپنی  
 وہ کہا ان کہ قولا ای بد  
 دے سرور دین کے بوسے  
 دفن جوں میں کئے اسکو  
 دیکھا تھادہ عجیب ہر روز  
 شاہ یک روز تھا جلن بین  
 بیٹے یک انے ملک جبریل  
 زر کے کلپٹ میں لانا تھا  
 چکر دل کو مے میں ملک  
 تہ کہابت سے شفقت اکثر  
 اقتضا حق کی کئی حکمت  
 بارہویں سال میں ای کی  
 اس میں رہتا تھاجر اراہب  
 ہو کے اس تہا کا مشاقی لغا  
 سودگی خستہ نبوت اسیر  
 پس باقدام شریف سرور  
 پس کیا شہ کے چچا سے اظہار  
 ابوطالب سے یہ سن خوف کیا  
 جاہلیت میں ہوا تھادہ حال  
 جب تہجدت کو مین کے نکلا

میں نے لایا ہوں بہ طور خیر  
 کہ ہونی والدہ بیغمتر  
 اس کے بعد باس سے پہچانی  
 خط کے میں برات اکثر  
 حق سے مانگنا ہی دعا وہ تہا  
 آہ رویا ہی بہت ہو مضطر  
 کہ کھانوں میں مروج سرور  
 دیکھے تہا تہ کی توان پس  
 کیون تمہیں کا تو ہو کا کلر  
 لطف سے کر کے وہیت لیسار  
 حق تعالیٰ نے گواہ بنی اسپر  
 ذائقہ اس کے لیا خوشنوسے  
 مقبرہ تب وہی کے کا تھا  
 خرق عادات بنی سے روز  
 آئے دوم دروان جلدین  
 اور دوسرا تعین میکانیں  
 دوسرا مان دیو تھاتھا  
 جوں وہ بولا تھاکہ ای بیکی  
 خلق پر پانا ہوں دل کے اندر  
 کہ یقین رنگ غضب اور شہوت  
 شاہ کو لیکے ابوطالب ستا  
 جو تھادہ تہ وہ تہ کا طالب  
 صومے چ وہ آرہتا تھا  
 سب رسولوں کی بی بی کر  
 بوسہ دے کہنے لگا ہونو شتر  
 شام تک اسکو نہ لیا زہنا  
 مال بھرے میں ہی اپنا بچا  
 ہی معارج میں محصل چل  
 سرور دین کبھی ہرگز لیا

الغرض حضرت خاتون بہا  
 تھا بہت سرور عالم دگر  
 اسکو جب محمد طلب دیکھا  
 لوگ سب محمد طلب کہے  
 میں سے سرور عالم کے حرا  
 حویس و اولاد ہو جمع نام  
 اب میں جتا ہوں کہ ان میں  
 لیکر کہ اسکو میرے اب تجویں  
 یونہی اب نہ کہے چایان جا  
 اسکو تہ کی کفالت بخشا  
 پس بیکر تہا نہ کی کا بہات  
 نہ کی ہی سچ تھی تہا نہ  
 میں چچا تہ کا لگا ابوطالب  
 جب ہوتا کہ تین گیارہ سال  
 شاہ نے بولا مثال انکی کہیں  
 مگر کہ وہ دو لوتے ایسا  
 ایک دوسرے کہا دل کو چیر  
 خشک تھا ایک سفوف لکے کا  
 حکمت اس طرح صدر کی ہی پر

کئی ابوا میں سی روز دوا  
 کہ ہوا آہ بنیم اور لیسر  
 رونے لگا ہی گلے اسے لگا  
 کہ دعا میرہ کے خاطر کہے  
 نہ ہی رشتا بہت برسا یا  
 یوں لگا دے کرنے وہ کلا  
 کون ہوا اسکا سر کبھی نہیں  
 نادول جاکہ بیوں لگا کہیں  
 کہ میں اسکی کفالت دیکے  
 مائے گنج سعادت خست  
 ابوطالب کے دیا تھانہ پانچ  
 دار دنیا سے سدھا طمان  
 دل دیا اس سے لگا ابوطالب  
 بھی ہوا تنق صدر احمی تھال  
 خوب رو میں کہے دیکھا ہی نہیں  
 کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا  
 دور کر غل و حسد کو ای خبر  
 دل پر چھیر کے مے یا کہنا  
 یوں ہی تغیر غریزی اور

بارہویں سال کا حال

فاطمہ سات تجارت کے لئے  
 وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر  
 دیکھا جب فائدہ ابوطالب  
 اور جب ہر تہوت دیکھا  
 اس پیر کی نبوت لگ بھگ  
 کیونکہ سب قوم یہود و مردود  
 اور بیکر سے لیا ہی رحمت  
 طول ہی وہ نہ فرود القیم  
 میں دیکھ سے بنی کے کر

عازم شام ہوا کئے سے  
 دور آخر کا جو ہی بیغمتر  
 جلد آتہ سے ملا وہ راجہ  
 اپہر دور کے بہت بڑ دیا  
 پھیل گئی شرق سے لے عرب  
 دشمن سخت ہیں اسکے بے  
 کیا کہے کہ وہ میں سے رحمت  
 اس لئے میں نہ لکھا ہوا ہی نیم  
 شفقت اسکو باہی لسا

کہتے ہیں کہ بہت جفا  
 ام ایس جو تھی اسکے ہوا  
 اسے الطاف بہت دہر تھانہ  
 و قش ایک جو کوہ بڑا  
 حب ہوا تھہر بیکر وہ حبیب  
 عمر ہونی میری حد میں پس  
 بولہب لیر کلاں کھات  
 یوں کہہ عبد طلب در حال  
 ابوطالب کے سوادہ دانا  
 ابوطالب سے کہا دین ملو  
 اور لگا کہنے کہ ہو کر شادان  
 اتم اچن نے کہی شہ کران  
 دل سے اس کو بہت چھٹا  
 اس جان می حاکم ای لیسر  
 عطر سے اس تھی زاید تھانہ  
 بعد اران جبر میں دیر تک  
 خون بہتہ کو نوکر دل دور  
 پس بیکر میرا لگو تھادہ کہے  
 کہ جب ایام بلوغیت کے  
 جو جوانی کے یوازم میں غرور  
 کو نے اور بیکر کے درمیان بچا  
 کہ سفر آوے یہاں تک بیکار  
 کہ کہ سرور کے نشانیاں نظر  
 اور کہا شادی دیتا ہوں  
 اور بے تہہ یہ سرور کا دین  
 حوین جانا ہوں و جاہلکے  
 جو دہویں سال میں لائی  
 ہفتہ سالہ ہوا جتہ بخیر  
 اس سفر میں مکی کرنا تھو

اسکے نوحہ میں رہے تھانہ  
 اسکو دیتی تھی نسلی ہر گاہ  
 اسکی دلجوئی بہت کرنا تھا  
 اسے تہ عبد طلب نے جڑا  
 موت ہوئی عبد طلب کی قرب  
 دل میں کھینچنے نہ باقی ہو  
 یوں کیا مرن کر ای میر غر  
 گر جہر تھی تجھ کو مال و مالا  
 نہ کیو ہی ماس کا  
 کہ دھایا کو مے کر تو قبول  
 کہ ہی اب موت سیر پر اسان  
 جیجے تھا اسکے جباریکہ روا  
 خدمت اسکی وہ بجا اپنا  
 یوں روایت یہ دیتے ہیں  
 اور بہت پاک اتھا انہاں  
 خوں نہ نکلا ہوا کچھ بھی لم  
 کر اسے ہر شفقت سے پر  
 جا تہ ب فرج و سلاستہ رہے  
 تہا کو مین کے نزدیک ہو  
 تا ہوا ب قلب مبارک دوا  
 صومہ ایک تھامسہو تہا  
 پس یہ اسلے وہ ای ہتیر  
 نولایہ ہونو گنا سچ بیغمتر  
 کہ ہی توحی کا رسول برحق  
 ہو و چکا ناسخ ادیان یقین  
 چاہیے اسکی ہلاکت لیسر  
 حرب جبار ہوا تھام عرب  
 سب جی اس تہہ عالم کا زہر  
 بسا بہن سرور عالم سے لکھو

وفات ابی اسحاق  
 وفات عبد المطلب  
 وفات ابی اسحاق  
 وفات عبد المطلب





مصدق سے کھڑا دیکھا پس مع لہجہ برکھڑا قبر پر اپنے خدیجہ خندانہ دیکھتا توں یہ ہولی چدر لٹا دست پاگ پاتا رکھا انہی بالیقیں جرم کی دل اندر عقل و دانا لی جی و عظم یروہ خاتون قبولی نہار من کہی دبی جاؤں ابھی اور خاتون کا چچا جو تھا عمر تین جاے تھے نفیس ای بسیار مال لو بکوا ہی تھا وہ بجا قیمتی تھان بہت سی مساز الغرض شاہ نے باعث جاہ مہر خاتون کا با صدا اجمال اور خیرات کئی مال زیاد برقاکب مال اس شاہ کو کام تب سے سر سے عرب تانیر سب قبائل میں بڑے سیلا مستحق اسپہ ہوسب باہم شخص ہر ایک قبیلے کے حکم سرور کا کئے سب قبول حب کے سنا تھا آواز نبی آؤ تیس جس تک بقیل دو وزان زمین بوجھو	مرغ جان جسم سے پروا کر جنس کو چہ شام سے جی کہے بیٹھی جی سات لے چہرہ معتقد تہ کہ ہولی چہرہ جلد اٹھ چلتے لگے راہ تجھی اس کا ہی وہی میغمبر مال و زر رکھتی تھی وجود و کرم دل تھا بیاہ پہ کما ای بار اسکو استباہ لے آؤں ابھی ابن عمر و قہ بھی فوکل پسر مول بر ایک کایں صد نیار دفع منت کے لئے یوں کہا کردی شہ کے لئے پانڈا ز خویش یار و کو لے اپنے ہمار چار سوز کے سندھیں مثال ساکر برو و کو کئی نبی آزاد دو جہان جسکے دل جان سلام کعبۃ اللہ کی کئے ہن تعمیر بہت اس وقت میں آیا ہی تھا کہ محمد ہو ہمارے میں حکم اکے چادر کو وہ پرتے رشیک سگ یں آپ لگا یا ہی بول یہ کوئی شخص نہ دستا تھا کھو تھار فتنہ نکالیں سرافیل ایک بوکر عمر ہی دوم	یہ چہرہ جانی کی زوہ تہرین نفع اکا بھی یادہ دو چند تاہ عالم پر تری کی نظر الغرض ان کی بی کے حضور اور کرامات جو دیکھے تھے چاہی تا اسکے کاح میں ان اور تھا اسکو تر احسن حال دیکھی جب میں نبوت کی نشاں یس میں شاہ کی خدمت میں گئی ہو کے تزویج خدیجہ کے ولی الف دینا بھی لایا خوشحال اور خدیجہ بھی بھیجی ہی تب کئی بلقی بھر کے جو اہر خوتہ رونی فرود ہوا جب ای بار سب قبائل کے رئیس امرا اور وہ مال و متاع اپنا ذات میں جسکی جی استغنائی تاہ دیں بھی مثل ابرہیم ناکہ آپس میں اھیں کسبار جو کرے حکم کریں بے قبول یا سن ہوار کے دلاؤں اٹھا عایت عقل مر شہ کے بقیل تیس میں سے تا چالیس یوں کہا شاہ کہ خلاق حمد چھہ جسے زہوت آگے	کفن دفن کیا اکو دیں یائے کئے میں ہو نبوت سایہ بان بر خا اسکے پر میسر او ہر نیمہ سرور راہ میں شہ کے کئے وثب بان میں ہی اول بہ ساد باؤں زن تھی عصر میں کوئی اسکے تب ہونی اسکے کاح کی نشاں اور ترغیب نکاح اکو دی شہ کو بوا میں باعث دلی بولانی عید طلبی یہ مال بادشاہانہ لباس لکھا دے کی اپنی کنیزوں کی بات کئے خدام نے طبقہ کو نشا تہنیت ہر دو طرف لاجبا اند سرور کے کئی وہ لطرب مال دنیا سے جی بے پروائی کام میں اسکے تھا داصلی بینی نبی نبوت جنگ پکار یس کیا حکم یہاں کے بول سب قبائل بھی دلائے گوا بولے عطا ہر قصہ ہی دلیل دستے تھے شاہ کو انھیں چار روز راسے کیا مری خواب ہو تے تھے نبی کو بستے	تا نور شام کو جسٹ گیا نبی روایت کہ سرور ہوار دو ملک آتے ہوئے تھے ہوئے دو اونٹ بہت تھے قصہ اسکا بھی بوجھ کسر نقل کرتی ہی نفیسہ میں کئی امرا و سلاطین فی نام عزم دل میر سے تب بولی ابو طالب نے اد ہر کا عمر تب ابو بکر کیا ہی حاضر تھا دیا تیرے نکاح کے خاطر بادشاہانہ لوازم تھے بہت لاوے تشریف یہاں تھے خطبہ عقد تر نامہ رسول ور خدیجہ بھی تکلف تمام تاہو شاہ یہ اپنا حسن اور جب عمر مساک اسکی حجر ابرہہ کو لگانے وہ تھا ہر قبیلے کا یہی تھا دعوی کہ تری ایک بچا دین چادر سب قبائل اسکا کریں بھرتی عمر بچیس سے شہ کے ای بار کیا رہو میں اس سے تانہ تیس آسمان کے ہیں دو فرای حلیل دیکھتا خواب میں بچے جیسا	میں سے سر کے بہت نصیب وار دیکھ کر مواجب لار سایہ سرور او پر ڈالے ہو راہ میں ایک جگہ پر تھیں گئے سنہ خاتون ہوی بس منظر کہ جہ بچہ تھی نجیب الطرفین کئے تزویج کا اسکے میغام راز مجھ سے یہ نہان کھولی وہ ہوا وائی نکل ای ہدم واسطے تہ کے لباس فاخر یہاں وہ لیکے رسول فاخر گھر گئیں اپنے سنوار ہی عزت دار کو دلو یہ قدم اور بعد و قہ نے پرتا ہی قبول اہل مکہ کی کئی دعوت عام آب ممنون سے اسکی بجان تیس میں بچ برس کی ہوئی کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا سنگ یوار میں ہم دیوں لگا اور رکھیں اس میں مبارک حجر پس بر دیوار لگا دلوں میں ہر جس جالیں سنگ سے تکرار ساتھ اس شاہ کے جبرائیل ایک جبرائیل و گراسرافیل دستا بیداری میں اکو دیا
--	--	---	---	--	---

### زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

اور نبوت کے مبارک آثار ذکر اور فکر میں بہتا شغل ہو کے پھر کے میں روئی افروز	جبکہ نزدیک ہو یا اکرام دکرب گاہ کچھ فکر بدل حارہ پاک میں یہ کیگ روز	صحبت خلق خوش آتی تھی تھا کچھو اگر سبحان اللہ تو تہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ	حق سے خلوت ہی اٹھائی تھی اور کچھ لا الہ الا اللہ پھر اسی عار کو جانا وہ ستاہ	غار میں کوہ حرا کے ندیں مہر میں عزت کچھو یک ماہ نام وہی خلوت کے دویں بروز	جا کے تب ہو لگا گوشہ نشین کرم بھی کرتا تھا کچھو چند باہم تھا لب آب اُسر جہ فرود
---	---	--	--	---	---



نبوت سے پہلا سال

الباقین کا ایمان لانا

اور وہ کثرت میں کھائی پانی اور الغرض تمام ملک کو یقین پس لحاظ اسکو دے مانی وہ عرض بی بی نے کئی سال اور مہاموں کی دہائی سدا	جبریل کو امام امی و ساز دستہ یعنی صورت جبریل میں رزہ پس جبکہ وہ موقوف خوف و اندیشہ نہ کیجے رہنا اور محتاجوں کی نائید جا کر کرے خیر ہی تر خالق اور انجیل سے اسی نیک سیر وہ تھا جبریل جہا یا تجھ پاس جس سبب چھوڑ گیا تو ایسا طر جلد و رونے کیا ہی حلت	پیر کا روز تھا وہ امی کمال اور روزانہ تہا بہت جسم تر پوچھی بی بی نے یہ کیا تھا اور کیونکہ رحمت کے صفائی خدا اور ایسے ہی صفات ظاہر نہ کوئیں اسنے وہ ہر اہل دین میں سی یہ تھا وہ اہل کمال سب رسولوں پر وہی تھا کائنات تک میں اگر جو کچھ اسکو علمائے گئے در محاب	دوسری تھی زبرج الاول گھر کو لیں اپنے وہ لا لائے تہا یہ تعصیل سے وہاں حال ذات میں تیری کیا ہی پیدا ذات والا میں تیر ظاہر یاس در قدیم نفع لے گئی اسے خاتون یہ کہی سبب اجل وحی مولا سے وہی لانا تھا نصرت و یاری تجھے دیو گنا اسکو دیکھا ہی میر در خوا	ایک روایت ہے تھی وہ سب اور خدیجہ کو کہا امی باجوش اور کہا خوف ہی اب محکومین جون ضعیفوں کے ابر رحم جہا رحم جو خلق خدا پر لادے جو تھا بی بی کا چجر اعجازی پوچھا سرور بھی رفتہ رفتہ تو میری حد کا تحقیق دست و میسانی پر وہ نہا پس کر سزا پس حمت کر نہ لاد کہیں کھار گان محنت اٹ میں لکھا ہوں	اور یسوعون کے لئے خدیجہ کو کہتا ہوں مجھے با لا پوش مابلاک ہوؤں یہ ہر حد سے کسے اور خواتینوں سے سلوک احسان رحمت اس پر بھی حد افراط و اسکو علمائے میں ہی سب کئیائی و لا تفصیل سے نہ حال وہ میں دین مان گیا ہوں شہد و دیات کو حمت خوشتر تھا وہ حمت میں بہت بافر کر سکھاتا ہی وہ نہ کو فرات لائے جو نہ پر صحار ایمان
--	---	---	--	---	--

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک طلعت سالہ سارہ وہ سابق کی مومنہ پہلی ولیہ ہی وہ	شہ کو پہنایا خدا با عرت سیدہ النفس و آفاق کی ہی اور ہی پہلی صحابیہ وہ مرتبہ بی بی کا پس عند اللہ	کر خدیجہ نے ہی سب تقدیر کہا لکھوں اسکے مقادیر جس سے پیدا ہوئی زہرا ہے ہووے کس جسے میں جان اللہ	پانی ایمان کی ادل نکیرم کہا کہ ہوں اسکے کرنا علیل بس یہی مسکی فضیلت دلیل تا ابد اسبہ سلام و رحون حق تعالیٰ سے ہو ہر اہل مال	کسا ترف اسکو دیا ہی اور پہلی زوج ہی وہی شکی ایک دن تہا سے حشر ہا حق تعالیٰ سے ہو ہر اہل مال	کوئی نہ اس امر میں اسکا ہر پہلی بوجہ حبیب اللہ کی اکھا حق سے وہ خاتون کو سام
--	--	--	---	---	--

امیر المؤمنین حضرت مرقی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا تہ علی قحط کے میں پڑا تھا یکبار اسکے ایک ایک پر کو کیو باقی جتنے ہو جسے لیو اب پس علی شہ کے سچا فرزند اسی علی تھا کہ بھی اس طرف	لایا ایمان بر تقدیر دلی بولا عباس کو تب یوں سالار خرچ تا اسکا یقین کم ہووے کیا عباس نے جعفر کو طلب تھا دل و جان نہایت خور میں بلانا ہوں تو لے اس طرف	شاہ مبعوث ہوا میرے رو ابو طالب کو عیال و اطفال حکم سرور کا قبول عباس اور لیا ہی وہ علی کو موزر دیکھا یک روز کہ پرستے ہیں ناز ہی حد ایک نہیں اسکو نرک	لایا مسکمل کو وہ ایمان فیزر ہیں بہت وہ نہیں کھائی ہیں کہے جا کے ابو طالب سیر حق جس کے دلی کو موزر مصطفیٰ اور خدیجہ پر نیاز جھکو اسکا ہی ہی جان تو تھیک	ہی روایت کر وہ تھا اس کر ابو طالب نے سالی ہی تری سالی عم ابو طالب نے کہا نہ دوسر پر درس کر لے اسکو بل پوچھا سرور یہ کیا ہی فرما بس یہ سننے ہی نہی سے کر	ابو طالب کو صاحب تھے کثیر چاہتے اسکی مدد کرنا ہم کر عقیل ایک کو چھوڑ دے کچھ یا کر تربت بر ہی تھا اسکے مال سادہ بولا کہ یہ ہی دین خدا ہو ایمان شرف امی بار
--	--	--	--	---	---

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد از ان زید نے لایا ایمان تہنیت واسطے خاتون کی کر کے آزاد میں اسکو رسول جبرہ جبکہ سنہا یہ آخر	مثنیٰ پر شاہ جہان لے گئی اسکے مکا کو شریف کیا فرزند ی میں اپنے مقبول کہ ہی نزدیک رسول ظافر	اسکا قصہ ہی ہی سنائی ہم وہ خدیجہ سے کہا ہو خوشد باپ زید کا حارث جو یقین جلد خدمت میں نہی کے آیا	تھا بھتیجا جو خدیجہ کا حکیم لے غلام مان جو ہو تھو کو لند تھا حدائی میں بکر نگین جبکہ فرزند کو اسنے پایا	جب تجارت کو گیا تھا وہاں زید کو حضرت خاتون نے لائی اپنے بیٹے کو وہ معلوم سدا اپنے سینے سے لگا لکھتیں	تمام سے لایا تھا وہ خدیجہ غلام نہا عالم کے سے مدد کی وہوند ہتا آہ بہت بخت نا ہوسے دیکے لگا رد کس
---	--	---	---	--	--

بہارِ نبوت



سب پیغمبرین وہاں سے پہلے ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا	ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا	ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا	ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا	ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا	ملکہ جابلقا کے ہاتھ میں کہا کہ وہ کہاں سے آیا
--	--	--	--	--	--

چوتھا سال نبوت سے چوتھے سال کے احوال میں اظہار دعوت انحضرت کی آیات مہیات قرآن مجید کے

فَاَصْدَعْ بِالْقَوْلِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمَتْرُكِينَ إِنَّا كُنْهْنَاكَ الْمُسْتَفْزِينَ سَادَسَ جَوْجُجُكُمُ كَمُ هُوَ اَوَّلُ دَرِيَانِ مَكْرُوكِ وَالْوَحْشُ مِمَّنْ يَنْتَظِرُونَ مِنْكُمْ أَنْ تَنْصَحُوا لَهُمْ	کمز سے جن حب نبوت سال بیجا ایت یہ خدا تعالیٰ	کمز سے جن حب نبوت سال بیجا ایت یہ خدا تعالیٰ	کمز سے جن حب نبوت سال بیجا ایت یہ خدا تعالیٰ	کمز سے جن حب نبوت سال بیجا ایت یہ خدا تعالیٰ	کمز سے جن حب نبوت سال بیجا ایت یہ خدا تعالیٰ
--	---	---	---	---	---

اور مارتا ہی سوامنا اللہ کو اور اسکے پیچھے نبی اسی کو جو یقین کرنا ہی اللہ پر اور اسکے سب کلام پر اور اسکے تابع ہونا یہ راہ پاؤ

بولہب کا فرطون بدکار اور جب آیت اُتار کا کا فران سننے سے ہنس الغرض شاہ کی دعوت پائی کہتے ہیں جمع پرست اندیش یون لگے کہنے تو ہی پر عرب عقل و اخلاق میں ہی پر عرب کفر اور شرک ہی رکھنا ہی نام ہم کو اس بات کا ہی بیخ و بوم انکی فریاد کہ پرہ ہینار جد و کہہ کر چکے دے بھ شہ کے ہمسائین تھے جو کفار طارق اس طرح کہا ہی پر عرب بولہب شاہ کے پیچھے تھے اور ان شاہ اس بات سے ہوتا تھا مال رکن کار کے وہ مس لی گئے دوسرے اس طواف اللہ ہی	جب یہ بیت کو سنای ہی پائے شاہ عالم پہ ہولی ہی نازل بت پرستی سے نہیں توڑتے جب علامہ کھانے کفار یک جماعت زریں ان فریش عمر و دمانی میں ہی پر عرب سب فضائل میں ہی پر عرب اور جو کلو بھی ہی دینا دشنام کر بغیضت تو اسے ای کر ہنیں سرور کے کیا گوش گذار نا کر سے ترک وہ سرور کی مدد دستے اقام کے رنج و آزار میں تھا بازار عرب میں روز بھیکتا تھا وہ چھر بے ایمان اور دعوت میں ہی پر عرب جب لگا کر نے طواف کعبہ نا سزا انکی وہی سنے جی بس یہ سننے ہی درازان نام	یون لگے کہنے وہ بے شرم و جفا جمع کو خوش و افارک نام بولہب و وزن اسکی کار ہو گئے دشمن جاں اس کے نام عتبہ و مشیبہ و جہل لعین ہم ہیں ہر کام میں تر متقاد پرینا دین وہ یک لایا ہی کہتا ہی ایک جہانگاہی خدا ابو طالب نے صاحب ای پائے دیکھے کفار نے پھر انی مسان ابو طالب نے دے ای اکرم	کہ بھینچا میرا دیوانہ ہوا کیا شہ دعوت دین اسلام شاہ کو دینے لگے بس آزار اور صیحا کہ بھی اسکے وہ یام مشرکان اور بہت بیدین اب ہی لاسے میں ہم جاد قوم سے اپنی وہ بازایا ہی طاعت اسکی ہی کر دل سے انکی ہی پرہ سرانی ناچار شاہ دعوت سے نہیں آیا باز نہیں جھوڑا ہی عانت کوئی	مت کر دیات کوئی اسکی قبول حق کی توحید سنا یا ان کو تب مذمت میں یقین کے خدا ابو طالب کی حمایت مگر منفق کہ سبھی پر سوس کہ بھینچے نے تیرا ہی آگاہ باب داد و دین کے ہمار دین تین سو سا خدا کو چھوڑو آتش فتنہ بھینچانے کو مگر ابو طالب کے مکان پھر کا فران شہ کو تانے لاگے رات کو شاہ گذرنے کی جا	بات یہ سننے ہوتا وہ طول اور دو رخ سے درایا انکو شاہ پر سورہ بت بھیجا کچھ نہ کر سکتے تھے ورنہ سر اٹے غصے سے ابو طالب پاس یہ محمد سر عبد اللہ سب ہمار یہ قدیم آئین کو سر سبز ان سے عقیدہ توڑو انکو بھیجا ہی تنقی و دیگر شاہ عالم کی شکایت لائے دکھتیں اسکے دکھانے لاگے دائے لاسے بہت و کچرا بولہب لا الہ الا اللہ بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق آیا ایسے میں وہ سالار نام ہوے آثار کر امت خاہر فرج بگردن سا گردن ملکوتین لاگے کرنے کو تعلق سے کلام
---	---	---	--	---	---

روایت

شاہ ملک سے چلا جاتا تھا پاؤ نکو شاہ کے گئے تھے پھر اور کفار صنادید قریش تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے یون کہا انکو کہ ای جمع قریش	اور لوگوں کو یہ فرماتا تھا اور کہتا تھا یہی وہ ابتر جمع کہے میں تھے یکدن پریش نا سزا شاہ کو کہنے لاگے کفر کا ترک کر دیہ بدیش	ایہا اناس نبوت مگر کہ محمد کی نہ کیجو تعبدین تھے شکایت میں ہی سرور نام شہ کے پیشانی بتیابی ہر مگر قبولو گے زعم میرا دین لاگے کرنے کو تعلق سے کلام
---	--	--

روایت





کہنے صلح نبی سے کفار نکلیں ساتھ ایک بہت کچھ کافران کے کہ جرم ہیں طارقہ نام جو تھا ایک امیر جب نباشی نے پڑا تھا خیال تب نباشی نے عمر کو چھوڑا وہ گرد ملک میں میرا کر لیکے حضرت سب ایسی ہوتی بس یہ سننے ہی نباشی پڑا بولیو کیا ہی تمہارا احوال کھلتے تھے بھی جو اہم بسیار بامانت و دیانت موصوف لائے ہم سب بلا شک ایمان جب نباشی نے سنا یہ احوال	آنے کے کو بہر سکر ای بار تھے وہ اسی کے اور وہ کجا اکتس غم میں لان لینے بھٹے جلد جاس سے بے تاجر ستے ہی نام محمد بے قیل کون سادین ہی اب کہ کجا جب پناہ میری لئے ہوں کجا بادشاہ سب آیا خود کجا رعہ حبیب میں پڑا کجا تب کہا جعفر فرزند خصال اور بہت ایسے ہی تھے بل طوار سب گما لون میں نہایت محرو اسکے محکوم ہو ازل و جان بولا جعفر سے کراہی با اجلا جب اس آیت پڑہ پھنچا ای بار ستوق احمد سے ہوا بس مضطر یہ بھی پایا ہی اور مشکو نور رہو خوش حال عمر ملک اب جس سب دہا جگر کجا	صلح کی خبر سے تھے جو کجا وہ ہا جگر کجا جعفر نور ایس نباشی کو ہا یا بسیار اور وساطت اسکے ای بار دل میں سمجھا ہی پین کجا سن نباشی سے عمر دولا تب غیر دریافت انہیں کیوں ٹول اور نباشی کو نہیں سجد کیا وہین فی الفور اٹھا کر تقدیم ای ٹنگ م ہماری یکسر ایسے افضال و عنایت خدا حق کے ہی طاعت تو جید پر اس لئے لوگ ہوسا کر دشمن کہ میری تمہارے جو کتاب فکری و اشرفی و قرنی عبنا	تھی حقیقت میں غلط وہ کجا یوں کرتا ہی وایت ای بار اور امیر و کون بھی اسکے ای بار جانباشی سے بے دہ بکار کہی ہی ختم رسل ہی واللہ کہ نہیں انکو مقرر مذہب بلکہ انکو بھی بلا کر وچھوٹ یو حجاب اسکا سب ٹول اور علم بھی کئے سب قطم جاہلیت میں پڑی تھی تہر یک پیر کو کیا ہی پیدا وہ بلاتا ہی بھوکو آشہر ہو بس نے لگے رنج و محن آئی ہی پرچہ تو سنو ناکر شتا	یسن فرمان رسول مختار جبکہ ہم جاکے جسٹم پیچھے عمر بن عاص و عمار کجا تھے لائے سودہ سب پہنچا الغرض اول احوال کو سب تب نباشی نے کہا اسکو تیز اپنے علما کو کیا جمع تمام غیر حق ہم کرین سجد کھی سب ہا جگر کو با کرام ہتھا بت پرستی میں ہی خاص بسکہ ممتاز ہی وہ قوم ہیں حکم کرتا ہی ناز و نگو تر ہو جو رہم اسکا نہ سہو اللہ تب فصاحت بہت کجا رونے لگا ہی نباشی لیا	یسن کے دوسری ہجرت نبی عیش و بہت و مال ہتھے دیکھے بھیجے جسٹم کو بد اور احوال سب انظار کئے اہل ہجرت کے اس سے طلب جسکا معلوم نہ ہر مذہب میں ایس صحابہ کو بلا ما وہ تمام یوں کیا حکم ہمارا ہی نبی اسطرح حضرت جعفر سے کہا اور مردار بھی کھاتے تمام از رو نہ صرف نسب اور سب صلہ رحمی بھی قرابت کرا لئے اس ملک میں اب گناہ لاگائی ہو رہے مہر مہر پہنے
تھک سے ریتن بولی کی تر یا یا موسیٰ جو مشکوئے نور بولا جعفر کو نباشی بطرب کہ نباشی سے کہو نگا یکبات	راست یہ بات ہی بیشک تبہ بولا جعفر کو یہ تو خوشحال	آفرین تم یہ بوی جمع عرب بولا جعفر کو یہ تو خوشحال	اور میری تمہارے کجا تبہ ملک میں میرے ہیں کجا مال	پس نباشی نے کہا بے کرا کر دیا انکے ہا یا واپس عمر بن عاص نے جب اٹھ کھلا باب میں حضرت عیسیٰ کجا	ہی وہ واللہ رسول مختار ہر کے تر مند اٹھے وہ ناکس رہ میں یوں غصے سے کہنے لگا بھی محال ہیں تمہارے کجا

اٰمَنَّا بِالْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ الْقَوْلِ الْاَلِیْ مَرْيَمَ وَرُوحَ مِنْهُ فَجِیْ عِیْسٰی مَرْیَمَ کا بیٹا رسول ہی اللہ کا اور کلام اللہ کا

نقل ہی جمع ہوا اسکے علما کہے کیا نباشی سے آ بحث کرو تو وہیں جعفر سے انکو جعفر نے کہا سب قوم	راست یہ بات ہی بیشک تبہ بولا جعفر کو یہ تو خوشحال	آفرین تم یہ بوی جمع عرب بولا جعفر کو یہ تو خوشحال	اور میری تمہارے کجا تبہ ملک میں میرے ہیں کجا مال	میں سے دسا ہوں گاہی نبی ای بشارت دیا عیسیٰ جسکی
قل یا اهل الكتاب تعالوا الى كلمته سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا ينجي بعضنا بعضا ان بابا من دون الله	بحث کرو تو وہیں جعفر سے انکو جعفر نے کہا سب قوم	بولا جعفر کو یہ تو خوشحال	ملک میں میرے ہیں کجا مال	ای بشارت دیا عیسیٰ جسکی

کہی کتاب والا ایک سب ہی بات یہ ہماری اور تمہاری درمیان کی کو نہ کی مگر اللہ کو اور شریک نہ تھوڑا دین اسکا کسی چیز کو اور کرین عیسیٰ ایک ایک ب سو ہے اللہ کے  
فان تولوا فقولوا اشهدنا وابانا مسلمون يا اهل الكتاب حجاجون في ابن اديهم وما انزلت التورين ولا انجيل الا من بعدنا فاعلوا الصالحات



اس واسطے میں اتنا زہم نہ ہے تجھ پر فراں کو کہ تو محنت میں رہے مگر نصیب کے واسطے حکومت رہی ہے۔ راہی اس شخص کا ہے۔ ہوائی زمین اور آسمان اور مٹی وہ تو ہے جس کی

عَلَى الْغُرُبِ اسْتَوَى لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى

نحت کے اوپر قائم ہوا ایسی کچھ آسمان اور زمین میں ہی اور ان دونوں کے چ اور نیچے پہلی زمیں کے

عمر بن حفر نے کیا اسی سال	ہیں یہ کہ میں تاج پور	تیس سو سات ہیں کچھ میں	ایک ملت حکم نہ چلتا تھا	اور لو کہتا ہی کہ درار میں تھا	جو ہی سب میر محمد کا ہی تھا
نہ کہاں کہ بنی بانی	بلکہ یہ اس سے زیادہ بیاں	تب ہی حفر کے بواول کوتر	عرصہ یوں کرنے لگا ہی خیر	نکھر میں ج کرون دل مٹان	اور صباں لاؤں ترے پیران

گلدستہ بیان میں نرول چہار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے اہل اکابر کے

تراہ کے پاس ایسی درخشا تیرے اعدا کو دبا دیو گنا میرا عرض کیا اسی ہنتر اور جو تھے لے کیا عرض میں شہ کہا حکم یہی ہی میرا ہیں رسالت سے مروی ہے	نقل ہی جا رہا ملک کو بھیجا ایک ہی دم میں کھینکھا گنا میں موکل ہوں یقین سوچ میں موکل ہوں بہار دن یقین بولو آئیں میں کرتا ہوں اسلئے اسے نہیں دیا	ایک نے عرض کیا اسی دیکھ دوسرا عرض کیا اسی ہنتر حکم کہہ دو تو فوراً کھینک حکم کہہ دو بہار ایک لاؤں میں دعا کرنے لگا ائی باب حسب فرمان ملک کو یقین	میں سے دریا یہ موکل ہو گیا میں موکل ہوں یقین پار سر یہ کھار کے لاؤں نزدیک سر یہ کھار کے اسکو دلاؤں دور کہ حلق سے تو فہر وعدا عجز سے کہتے تھے آمین آمین	تو ابھی فوج کا طوفان لاؤں قوم سے عادی کے کردیوں نہ معرکہ ہو گیا ہر میں کہ ترا حکم کا لاؤں سب ہر انھیں آفت و رحمت دیکھ مرحبا مرحبا ای بھر کرم	حکم تیرا اگر میں پاؤں تیرے اعدا کو اگر ہوا رسا تاسراں بھوت کے ایک یقین حکم یہ کہو دیا ہی وہ رب قوم کو میری ہدایت دیکھ بس شے کہنے کو مانا و احم	ایک نے عرض کیا اسی دیکھ دوسرا عرض کیا اسی ہنتر حکم کہہ دو تو فوراً کھینک حکم کہہ دو بہار ایک لاؤں میں دعا کرنے لگا ائی باب حسب فرمان ملک کو یقین	میں سے دریا یہ موکل ہو گیا میں موکل ہوں یقین پار سر یہ کھار کے لاؤں نزدیک سر یہ کھار کے اسکو دلاؤں دور کہ حلق سے تو فہر وعدا عجز سے کہتے تھے آمین آمین	تو ابھی فوج کا طوفان لاؤں قوم سے عادی کے کردیوں نہ معرکہ ہو گیا ہر میں کہ ترا حکم کا لاؤں سب ہر انھیں آفت و رحمت دیکھ مرحبا مرحبا ای بھر کرم	حکم تیرا اگر میں پاؤں تیرے اعدا کو اگر ہوا رسا تاسراں بھوت کے ایک یقین حکم یہ کہو دیا ہی وہ رب قوم کو میری ہدایت دیکھ بس شے کہنے کو مانا و احم
--	---	---	---	---	---	---	---	---	---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ الشَّفَسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

رحمن نے سکھایا قرآن پایا آدمی کو میر سکھایا اسکو بات سوچ اور جانے کو ایک حساب بنی پیدا اور حمجاز اور درخت لگے ہیں سجدہ

یہ سب محکمہ ہی حکومتی	عقل کرتی ہی دولت ہے	کہ یقین جمائے شجر بہ سارے	غیر حق کو نہ کریں سجدہ یقین	میں نے تاکہ مشہد کا پیر
	دین کو اس سے بڑا دینت دین	ہوگا روز وہ کفار دین		

کلمہ ستم بیان میں خطبہ پڑھنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا تو حید رب الوحید کا اور رنج دنیا کفار عنید کا اس صدیق رشید کو

مقل ہی اسکے ہی ایک لکھ کے	غرض صدیق کیا پوش سے	کہ مسلمان بن قریب طالب	ہم کر مین کو ظاہری زکر	بولو بوکر کو بیہ سکے بنی	انکو پورا بہن قوت ہی انجی
پر بوجہ ہو کے وہ لے تہا کرتا	کعبہ اللہ میں آیا خوش حالت	میں پڑا خطبہ عز و فصیح	اُس میں بھی دعوت اسلام صریح	کافران سننے ہی منہ کیبا	سب گئے انکے بعد بقی تبا
پہرہ پاک پہنا کار سے	توہ اُس روز یہاں نکلا	بینی پاک سے تابشانی	سوج یکسان ہی ہوا گئی لانی	سنگہ میں گدگدانا سے تم	آ حشر آسکو زاعدا لیم
لے گئے اسکو اٹھا کر اس دم	موت کے عہد قریب ہی اک دم	شام تک یونہی پڑا تھا دوش	آخر روز میں جب پایا ہوش	تھی یہی بات وہ اول جربا	کہ ہی کیا حال رسول اللہ کا
میرزاں مہریدر کہہ تاں اپنے	یوں گئے اسکو ملاحت کرنے	جبکہ خاطر تو تھا یا بیہ الم	مارتا ہی تو ابھی اسکادوم	اسکی تب مانے لے اُنی کھانا	تاکھلاؤ تو کہا وہ دانا
سب ملک نہ کا نہ معلوم ہو	ناکرون کھانے کا ہرگز خیال	یہ وہ دریافت کنی ہی جا کر	بولی بوکر سے پھر یوں کہ	دور ارقم میں شہنشاہ عرب	خیریت سے ہی تو کھا کھانا
میں نے مادر سے کہا تب صدیق	کہ مین یہ نہ در کیا ہوں کھتق	دیکھوں جب نہ نہی کے اقدام	ناکرون نفس یقین آن طعام	دن گذر چیک وہ آئی تبا	اسکو کھاندون پہنچا لکھتا



اب دما بیری کیا حق نہ قولہ	یون کی عرض کر چنگل رسو	شہ کی خدمت میں لائے	بے جبریل امین آیا	ایسا ایسے میں بن یکے	نہی غرض میں شاہ ہوا
صفت صفا بے لبرائی تم	کہ کھرے ہو دین کی اربیت	حکم اس طرح فرشتوں کو دیا	حق تیری طرف کو مقبول کیا	جب تو لنگاہی جو دم کو	دین اسلام کی ایک نہ لنگ
ہنے بھیجے جو انور کو ایک	کیے نظارہ نم ای اہل ملک	اس طرح حکم کیا رب انام	آسمانوں کے فرشتوں کو نام	تاہم کریم کریم اسکو تار	میرین تو زمین طبق برنوار
ظفر و اطراف تو اسب کہتے ہو	ای ملک سے غریب سے	دیون الرشید کی تین دلاوی	ناکریں میں تیس کی باری	سید عالم و آدم کے پاس	اسپتہ محبوب مکریم کے پاس
تو بلا اسکو کر اب استقبال	ہنے بھیجے میں اسے جو خحال	شرف ایمان کا پناہی عمر	یابی دیکھ تو آتا ہی عمر	پاس احمد کے آتے لیبار	اس جو انور دکنس رہ دیو
کر گری دست عمر سے زوا	ایسے قوت دبا پای بار	تا تو کو اسکے کمر اندر قال	آکے سرور نے دین استقبال	آیا ایسے میں عمر درپہی	تھا اسی بات میں جبریل امین
اور لگے دینے مبارک دلی	سب لگے کرنے سرور دنا	اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر	شاہ خوش ہو کہتا تکبیر	پس پر نام لکھ شہادت دینا	سر جھکا اپنا عمر با آواز
لات و عمری کی پرت کفار	پس عمر عرض کیا ایسا لار	زینش ہو اہل سماوی کر	بولا جبریل ز ایمان عمر	ہو فاروق سے پورے چاکر	تھے جو اصحاب بنی امیاء لیر
دو اونچ ب میں تھا حمزہ خیر	شاہ کے سید طرف تھا خیر	کعبہ اللہ کو چاہے خیر	میں اسی روز بنی کو لے خیر	بندگی حاکمی کریم ہم نہا	آشکارا ہی وہ کوئے عینا
کر کے حلات و کفار اید	حضرت حمزہ علی اور عمر	دیکھ کفار ہو سب حیرا	آئے کہنے کو بصد عت شان	رے مانتھو بن علم تھے تار	اور عمر چپے تھا آگے کرار
انگو مین فی الابی اسکے انگلی	چوبے سینے پہ بصد خد ملی	اسکو فاروق کر کر اری	انکا سردار جو تھا ناہنجار	داد مروی شجاعت کی در	غیر انکی جماعت کو کئے
ظہر سجد میں گر ار اشیر	لے صحابہ کی جماعت کو ب	چھوڑ کہنے کو پورے فرار	جلد آ اسکو چھڑاے کفار	تب کیا شور بہت کافر	ویدے حد سے گریے جبار
لے گیا کہنے کے اندر خوشی	شاہ کہا مان پھر اسکا تا	چاہے کہا جانا درون کعبہ	پس عمر عرض کیا ہی شہ	جو ہوا دین مقدس کا ظہر	ہی وہی اول روزا ہی نور
حق نے آیت کو بھیجی	گر ہے جلد بان نہ ہے	جلد عمر سجدہ کر داسکو بھی	ای تباں آیا ہی بہت کانی	بولا اس طرح عمر انکو عیان	کعبہ اللہ میں تب جو تباں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اہل تفسیر کہے ہیں رکھ یاد	تا بعد از دین ہی فاروق	جب لایا ہی عمر نے ایمان	دین اسلام کی عت شکست	دین اسلام کیا عت شکست	کافران ہو گئے سارے عاجز	قوت ظلم نہ پائے ہرگز
---------------------------	------------------------	-------------------------	----------------------	-----------------------	-------------------------	----------------------

ساتواں سال نبوت ۱۱ سال کے احوال میں قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرور عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت معہ صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اشرار کعبہ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لنگاے تھے غیب سے ایک کیرا ومان آنا اور کھا جانا اس مضمون بدکا اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرت کا

ساتویں سال کین قیام	دیکھے جب بوقت دین اسلام	دن بدن سرور دین کی	اور اصحاب کی اسکی کثرت	اور عشق انکو ہی شجر کی نگہ	راحت و عشرت و فحش کی جگہ
ابو طالب کی حمایت ہی اگر	بنی ہاشم کی انتہائی ادھر	دو جوان مرد شجیعان عرب	یعنے حمزہ و عمر پاک نسب	بھی مسلمان ہو اذول وجا	جن سے اسلام کو ہی روز
اور سرور کی نبوت کی خبر	جو طرف پانی ہی بہر اکثر	بر قبیلہ میں عرب کے ہر جا	دین اسلام کا پایا جرجا	سارے کفار لگے جلنے کو	ما تھ حسرت سے بھی ملنے کو
باندھ کر سارے عداوت میں	ابو طالب کہے یون اگر	کر یے دو کام کر تو یک کام	یہی مقصود ہمارا ہی تمام	کہ بھیتے کو ترے ہلو کو	قتل کر دیونگے بے شبہ اسے
یا تو کر منع اسے جلد بھی	نا خدا یون کو ہمارے کبھی	بد نہ بولے بھی امانت ذکر	بت پرستوں کی شاعت نہ کر	یہ سخن گر نہ کر گیارہ قول	ہوگا مانتو نے ہمارے مقبول
پس یہ کہو سو تھے رب شاک	ناصان جلد کہے اسکا جوا	ابو طالب جو ناقص کی بات	فکر اور غم میں ترا کر سہا	بہن سرور کو دھین بولایا	بات کفار کی وہ سنوایا
پر لگا کہنے کو ای نور العین	دعوت حق ہی حق ہی ہر	پر میں کفار شقاوت محو	یر جہالت میں ہر ایت دو	دستس جان ہو ہیں ہر	فکر میں اسکی ہی ل بھر
رحم کر اپنے توجان پر ہر	اور یہ بود کے اطفاف کر	انکے معبودوں کی مٹ کو تین	فتنہ برپا کر میں تاکو گہر	یون جواب اسکا دیا شاہ	ای چچ میں جو یہ کر تا ہوں گام

کفار سے ملنے والی  
اور ختم ہونے والی  
جہان اسلام





# دعوت کرنا حضرت کا کفار کو

۴۷

## ابو طالب کی رحمت

اللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطِّعْ اَرْحَامَنَا وَانْجِلْ مَا بَحْرَمَ عَلَيْنَا				
پس فرستے ہوئے کفار قریش	کیا جو جہل و قریب بدکس	عہد شکنی یہ نہیں چاہی	لیکہ جا ہی جی جاعت سری	توڑے عہد چاہی ہی نہ
پس وہی لوگ جو سب بھٹا	آئے میں جلد میں جانب غار	معدت کر کے بہت کچھ غار	لائے میں غار سے سب کو بار	سال دسواں ہو جبکہ شروع
گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قریش فل لیا تب نازل ہونا سورہ روم کا کہ یضیع نین میں میاں غالب ہو نیلے اور مسرور ہونا				
مسلمانوں کا اس خبر سے				
اور اسی سال میں روم	جب جی جنگ جہل کی یوم	فارسی لے ہو غالب یار	یہ جہر سے عرب کے کفار	یوں لگے کہ بہت ہو تو خوار
فارسی لے تو ہیں اہل کتب	ہو گئے جنگ میں غالب شباب	روم دہلے کتب کی بکسر	اور میں تم بھی کتابی شہر	اور ہیں ہم میں کتابی دیکھو
اَلَمْ عَلَيَّتِ الرُّومُ فِيْ اَذْنٰی الْاَكْثَرِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْنَا سَبْعَ سَبْعِيْنَ				
یعنی فرما یا خدا سے وہ سب	فارسی اگر یہ ہو اب غالب	اگے دس سال کے یضیع سین	طاق بر زمین ہی بے یقیں	رومیان ہو دیگے غالب
ولا کفار کتب یوں جا کے	دیر سے نا ہو تو تھار تھند	اگے دس سال کے سینک لاند	روم کو فارس یہ ہو مدد	سکے اس بات کو مدد دانی
اس سے افرار کیا تب صدیق	کہ اگر مات نہ ہو یہ تحقیق	سو تنزای ائی کو دیوے	درہ سوا دت ایں سے کبوتر	تب ہو ہر طرف دھماکا
روم کی فتح کی ائی خبر	لیا صدیق نے وہ سو ستر	حب الی جنگ احد میں یار	ہو کے مقتول گیا تھانی الفا	دار ناں سکے دے سو ستر
کہ بے ادب کو تو کر دھیرت	کر دیا تب تصدق خود نا	جان صدیق کا تو وہ افر	تھا اہل بعدی ہر خرم قار	اور در واد حرب ہو سو س
عقد فارس میں واقع ہو گئے				
ابو طالب کی حلت				
اور اسی سال میں ی باغرت	ابو طالب نے کیا ہی حلت	فارسی سے سکھ کے بوزدہ کر	ات چہنے ہی را د اں کس	موت کے وقت میں سب کچھ
وہ نئی حد مطلب کو تام	بنی ماتم کو بھی ای یک انجام	شاہ کی حفظ و حمایت کے لئے	اسکے امداد و اعانت کے لئے	کیا تاکید و وصیت کیا
اس طرح کہنے لگا ای مردم	بات یہ یاد رکھو میری تم	کہ محمد کو یقین رب کریم	دیو یگا جان تو تم شاہ عظیم	بادشاہان و امیراں علما
شرق سے غرب تلک یزید	ہو دیگا اسکی رسالت کو ظہور	ہو سعادت دو جگہ ہمدون	یک جہاں اسکی یہ خلق کو کر	سرکشی اس سے کرے جو پرتن
تکو کر تا ہوں و صحبت میں	مت کر داس سے بدی اور خفا	پاؤنگے اسکی اطاعت اس	دیکھ گئے اسکی عداوت سے جس	گو یا اگھو سے یقین اپنے بھی
تم نے جب دیکھ گئے وہ حالت	تب مری یاد کر گئے یہ بہت	بنی ردا بیت کہ رسول اکرم	بھیجہ کر اسکے سرانے امد	اس طرح کہنے کو لاگا ای جی
کیا بچیں میں کفالت میری	اور جوانی میں حمایت میری	شاہد کر اب مجھے ازیک کلمہ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰہ	نا کروں تیری شفاعت ای عم
ابو طالب نے کہا ائی	حیر خواہ ہی تو میرا تر و جار	کہا کروں خوف ہی اب بھی	سز نش خلق کر نیگے یہ کچھ	موت سے در کے چھا تیرا
خوف گر یہ نہیں رکھتا اللہ	کہہ کے البتہ وہ کلمہ ہی شاہ	چشم کو ترے میں کو تار دین	اور خوش تیرا یقین کو تار	شاہ یہ ہیں کے اٹھائی نگیں
مغفرت تیری خدا سے جا ہوں	جب تلک منع کے نا جاؤں	ابن اسحاق سے سن ہی جانی	اس طرح ایک روایت آئی	دیکھا جو قوت جناب عیسیٰ
دم آخر وہ ہلا تا تھا لب	سن کے عباس کیا شاہ سے تب	ای بنی بھائی مرا یہ وہ اللہ	تو کہا تھا سوچتا ہی کلمہ	اہل سنت کے یہاں یار تین
کہ مراض میں روایا در	اور مخالف ہیں دلائل اکثر	بنی ازا بھلہ علی فرمایا	کہ میں ہر دور یہ جاعض کیا	یار رسول اللہ جی لے ترا
سکے یہہ روئے لگا سینہ	اور یہ حکم کیا ای حیدر	عسل دے اسکتی کفن میں	اور کہہ دفن اسے جلد تو	یار رسول اللہ وہ شکر مئی

سچ ہے اس بار بار  
دیکھو اس کے بار بار  
جو کلمہ ہے اس بار بار

سچ ہے اس بار بار  
دیکھو اس کے بار بار  
جو کلمہ ہے اس بار بار



اچھے انسانی کے طرف سے ایسا دختران چار ہر دور و لحواہ منتہی ہی دنی توں سے جان حسرت تک جتنے ہوئے ان کے حان تو ان پہ خصیہ ایسا شاہ و دیکھ انکو بوجہ معنوم بولہ صدیق کہ تھامین بھی جو کہ چاہے سو کہے ہی مختار عائشہ کہتی ہی وہ شاہ و عبا اس سے ازواج جوان بہتر یوں دعا کرنے لگی میں ابی لانی اول وہ مر پر ایمان اور دیا مجھ کو اسی اول	بولہ ہی حضرت خاتون کو سلام ایک قاسم ہی دوم عابد بیکہ عظمیٰ پہ خصیہ ایسا جس قدر انکو جزا حق سے ملے مال و زر رکھتی تھی خاتون بات خاتون کو ہوئی معلوم ایسی انبار تیری تھی وہ عبا شر کی سب نقد قی یا جبکہ کرتا تھا بہت اسکو یاد اب تو بختا ہی تیرے حق اور جاوے گئے تیرے ہی سے غضب کافران جبکہ تھے سب عیا کر بہت فضل و کرم عباد	پانچواں یہ کہ جسے تک کہی دختران زینب رقیہ ہی کا ان تو ان کو دیار تانام اس قدر راجہ و ثوابا ہی تیار بہر خیر مستندی خاتون و عبا تب قریشوں کو بلائی تھی متخص تھا اسکے جو ایک تھ دسواں یہ کہ ہی کہی عبا آئی سو کن کی مجھے بس غرت آہ جرات یہ کہی من سے جب عہد کرتی ہوں کہ اندہ کہی اور وہ میری کنی ہی نصیب عائشہ کہہ ابی از شاہ عرب بیکہ بھی یاد نہ کی بے تعلیم	ایک دم شدہ کہ نہ از رہہ کنی ام کلثوم و جناب زہرا دولت سبقت دین اسلام اسکے بانی کو ملے بے تکرار خج کر تھی عقی بہت وہ بی اور خزانے کو کھلائی تھی دوسری جانب میں آتا تھا نظر بار ما اسکے بھی اور وہ تان عرض سرور کی کجرات آیا سرور نے نہایت غضب ناکردن ذکر خیر بہرہ بدی لوگ تکذیب کے جب تحقیق میں ہی اسکے فضائل یہ نام اسکا نہ لئی بے مکرم	یہ ہی چھٹواں کہ ہی کو اولاد ساتواں شدہ کہ ہی ختنہ اولاد ہی خرنیک چن ایسا ساز اجرامت کا بھی بس جتنا قحط کے میں پڑا تھا کیا اور دولتی تری یک بنا بولی پس ہو گواہ تھے بھی حق میں کرتا تھا بہت اسکے یا بنی وہ توضیف ہوگی دیکھ وہ غصہ ہوئی میں پس کہا حق کی قسم شاہ و عبا اور دنی مال مجھے وہ اکثر عزت و قدر و بزرگی اسکی	بطن سے اسکے چہرے میں سلسلہ انکے لب رکھ یاد اولاد جو کرے گا آغاز ہو دلی بی کو ملیگا اتنا خلق تھے سچ و الم میں سہا تھے نہ سرخ کے ہی سب دیا ہی یہ سب مال خدا ملک ذکر خیر کا بہت کرتا تھا یا دفرمانا ہی تو اسکو ابھی اور بخود ہو گئی تھی اس ان اس سے بہتر نہیں پایا میں لوگ محروم کئے جب بیکہ بالبیقین مل میں رحمت کی
--	--	---	--	--	---

ظلم کفار و ریش کا اور تشریف فرمانا حضرت کا طرف طایف کے اور ظالم کرنا دعوت اسلام کا اور ظالم طایف کے کفار بد انجام کا

نقل ہی جبکہ مو ابوطالب جب لگا کرنے وہ سرور کی مشفق ہو کے نامی کفار ایک جیسا تھا بدعت مشول مشل توں کے و کرنے غوا اس مصیبت میں رسول والا	بولہ ب شہ کی طرف ہوتا کافران کے بہت مکر و حسد پھر گئے شاہ کو دینے آزاد یر نہ کفار کے کوئی قبول بھینکے لاگے بہت رنگ اس مصیبت میں رسول والا	بولہ سرور سے کہ وقت ہوتا اسکو پو کہ کہا پیغمبر اس قدر راہ ہوا جو رجھا جمع ہو دیاں کے بھی سار کفار آہ پا اسکے ہو خون آلود کئی دعا درگہ حق میں چلایا	کام میں اپنے سدا رہ مشول ہی مقرر عبد مطلب کا سقر کہ ہی کے میں تب رہ رہکا دسے سرور کو بہت کچھ آزار زید تھا شاہ بہرہ زود یک دعا یہ بھی ہی سے غفر	ابوطالب کے ہی مانند بجا پس یہ سنتے ہی ہی سے بلا تب کیا شاہ بطایف رطل تھا چلا راہ ایک دن سرور زید کے سر کو بہت زخم لگے ہی بہت کے ضعف کو یقین	میں مردگار رہو گناہ ترا ساتھ کفار کے وہ جا کے ملا کئی قبائل میں کیا جادو پتھہ تب اسکے لگے وہ بہتر اور بہت خون بہا ہی اس سے
---	--	---	---	--	--

اللَّهُمَّ اسْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي وَقَلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عِنْدَ الْخُلُقَيْنِ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَأَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعِفِينَ وَرَبِّي إِلَى مَنْ يَكْلِفُنِي إِلَى عَدُوٍّ يَبْغِي وَيَمْلِكُهُ أَمْرُهُ أَنْ لَا يَكُنْ لَكَ فِي عَضْبٍ فَلَا أَبَالِي وَلَكِنْ عَافَيْتَكَ أَوْ سَعَى لِي أَعُوذُ بِسُورِ وَجْهِكَ الَّذِي اسْتَرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَّمَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يَنْزِلَ فِي عَضْبِكَ وَيَجْعَلَ عَلَى سَخَطِكَ لَكَ الْعَثْبُ حَتَّى تَرْضَى وَكَأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

یہ دعا وہ کیا جب رسول ظلم کر ہو میری انھیں انکے اصحاب شاہ کھدا رہ میں یک بغ پر اگر پہنچا	ہو گئی درگہ حق میں قبول دو طرف کے کہ جود و جہل ایسے اولاد کر گیا سدا باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا	بھیجا تب ایک ملک کو اولاد انکو تکراروں ابھی میں لاکر دے عباد کر میں لایا خشک آہ آثار پریشانی کے	جو مسوئل ہی بہاروں کے اوپر دشمنان تیرے مرگے کی کر ناکرین اس سے کیو و شرک اور علامت وہ حیرانی کے	وہ کیا عرض کر ہی خیر و را بولہ شاہ بینین چیتا ہوین الغرض شاہ بعد سچ و الم چہرہ پاک پر دیکھ سکے مگر	حکم سے حق کے ہونے ترا بلکہ امید یہ کھتا ہوں میں جلا طایف سے بہرہ جہد لاستے کچھ رحمت قرابت اسیر
---	---	--	--	---	---

یہ دعا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے خلاف پڑھنے کے لیے بتائی تھی۔ اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی ہے کہ آپ کے دشمنوں کو شکست دے اور آپ کو فتح عطا فرمائے۔



اور لوگوں کا طعام اورین	میں جیتا تھا ہستی	وہ لوگوں کے لئے جیتا تھا	بدسلوکی تھی میری غفلت	کہا تیری جوانی میری	اور سنیں ہی تھی کہ
عرس پس کرنے لگا ہی تھی	استدھار کھوکھلا مٹ	توہ کرنے کے لئے میں آیا	تری خدمت سے سدا دیا	روح سے تین ملاقات کیا	کئی مسجد میں ہی ساتھ لگا
ماتھے پر آنکھ کر اول توہ	تا بہ یک سال رہا در سجدہ	صبحت دوست یمنوب بود	بھی کیا مجھ کو میرے معبود	اور موسیٰ سے ملاقات کیا	اور نوریت کو اس سیک
اور تجلیات و سلام موسیٰ	میں کہا سون بختا بختی	اور مہیسی تھی جلتا و سلام	تیری خدمت میں کہا غرض	تجھ سے اب عرس کی توبہ	اور امید ہی دہر یا ہون
کہ قوای شاہ زقرآن کریم	مجھ کو اب کئے کچھ کچھ تعلیم	اسکو سکھایا رسول اکرم	سورہ واقعہ اور سورہ عم	مرسا او بھی التمس و فلق	ناس و غلام سکھایا الفلق
		اور کہا مجھ کو اگر کچھ حاجت	ہو تو مجھ پاس تو بھر آجت		

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سید کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیات

اور جنات بہت لوگوں	بیت سے اسکے پہرہ آواز ہوا	یہاں محمد نے ہوا پیغمبر	یہ از انجلیک سید ابن عمر	یوں روایت ہے یہ دنیا خبر	جاہلیت میں یقین بابرا	نذر یک ست گامگاہا ہوا
پاس میں سے اسے فرج کیا	اور جنات فلک پر جانا	کہ بنی عبد مطلب حداد	جب سنا باب مراد آواز	ایک پیغمبر کو کیا ہی پیدا	کر دیا من و حرام اتنے ٹھیک	نہر اور فرج تہوان کے ریک
اور ممنوع ہو اس سے زنا	نکلے صدیق کہا نام شہر				آیا کئے کو یہ کرنے تحقیق	جا کے پہنچا بہ نہ بصدیق
نکلے صدیق کہا نام شہر	نقل کر تائی زباب ای کرم				اسپہ بھیجی ہی خدا نے قرآن	لاؤ جلد تم اسیر ایاں
بت کے نزدیک میں سونائید	یک بیک مجھ کو کجا درجہ				روز و شب ملک عرب کی خبا	مجھ کو پہنچا نا تھا وہ لایا
سہرے میں ہی دعوت اسکی	بسکہ سچی ہی بنوہ کنی				یعنے نکلا ہی محمد مرسل	اسکو قرآن دیا عزوجل
ایسے میں کئے کہ کوئی آیا	کیفیت سرور عالم کی کہا				جب یہ آواز سنا ہون اظہر	قوم کو اپنی دیا اس خبر
سرگزشت ایسا کیا عرض تھا	اور سہوت میں ہا ہا سلام				اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوا	آکے پہنچا بہ حضور سالار
اور اسی سال سودہ حاجہ	اپنی ترویج کیا شاہ جہا				یہ روایا ہوے جو مذکور	میں بہ تفسیر غزینی مطور
اور اسی سال طفیل ابن عمر	دوس کی قوم کا تھا جو ہر				اور اسی سال یافور و فلاح	عالیہ سے بھی کیا ایسا کلام
اسکو حب ہوتا تھا مسجد کعبہ	اس لئے رکھتا تھا رومی کا نذر				کہ نزل شہ سے نہ ان کا کلام	اسکی جادو کا چہرہ تجھ نہ
یک تری اس سے حلاوت پایا	جلد میں شاہ پہ ایمان آیا				شہ نے تب پر بہا تھا قرآن	کان میں میر تیرا کچھ آواز
شہ دعا دیکے کیا ہی نصرت	جب چلا سو وطن باعزت				معجزہ ساتھ مرگے ہون ان	دیکھ تا قوم بھی لاوا جان
التجارت سے بھی میں لایا	نورہ فچی میں میر آیا				میں ذرا قوم مری کچھ کئے	کہیں آتش کا لگان لاوے
باب حیران ہو سب کا چہرہ	تب کہا میں نے مسلمان ہوا				یدرج گھر میں ملا ہی پہلے	میں کہا دور ہو تو میر سے
غسل کر پاک پہر اکبر سے	ہوا ایمان شرف پہلے				تب کہا باب تیرا جو میں	نہیں بھی کرنا ہون تو ان ملکوتیہ
بعد کئی روز کے جا چہرہ ہا	یوں کیا عرض کہ ای خبر لائے				اور قبیلے کو کیا جب دعوت	مخوڑے ایمان کی پالی دوت
کہ دعا کی ہدایت خاطر	یوں کیا حکم مجھے وہ فخر				کہ ملاکت کے لئے انکی دعا	بد دعا پر نہ کیا شاہ ہدا
تب سر سامنے تھی اسی گھر	مردوں لاکھ تھے ایمان آیا				جب ہوا جا میں خبر کے روز	شہ کی خدمت سے سدا آواز
					انک میں انک جلا با نصرت	بھیر رہیہ کو کیا ہون رخصت

سوالات یہودہ کرنا کفار قریش کا جناب سالماہ میں ان شرف و اہل قرآن کا خدمت میں کافور کے

اور اسی سال صنادید قریش	جمع ہو گئے میں کعبہ کیش	یوں کئے عرض کہ اسی شاہ نام	تو جو دیتا ہی تو نہ دنا	کہہ سے کرتا ہی ہوتو سوا	اس سے مقصود ہی کیا ہوا
-------------------------	-------------------------	----------------------------	-------------------------	-------------------------	------------------------

مال در چاہے اگر دودار	لے وی مال در دھرم	مسلطہ نا اگر ای گاہ	منعم ہم کر میں چنگوٹا	گری خای کتے کھلائی	لاکھ تپے سہم ہر د
نور سلطان پتہ دو گ	ول میں بندہ دھرم سک	سکنا مال عبادہ سار	میں رہتا ہوں سا بی	میں سے سرور خدا	ی خدا لاویں گھر دھرم
زور میں مکر و دغا آخر	حق چاہا مکر کو حاکم	سکے پہرے کے گھوٹے	کہ اگر حق کا قوی پتہ	خشے مان کے دوس کو دھرم	میں میں نا کر دغا
مانکے ایک تھانے ایک	سامی وی دور میں سر	ناکھے دوسے چوڑا کھنڈ	مال در دغا و دھار	اور دھے چکر پڑے رہی	دو تھار سے سہ سہ
سہ سہی تھکے سہ سہ	سے سے لاویں سر سواں	دلے سہوکت سہ سلام	لوں چھسا کو دھار	ہم چاہے سہ سہ	حکمی قدرت میں سہ
سہ سہ نے گڑھا	کہ عیاں تل میں کھلا	رہے حکم میں اور	اسی مکر کو کڑی ہے	ی ہی مکر کو کھجیم	گڑھا سواں دھار
ولیں میں سہ سہ لاویں	ہم راہیاں سہ سہ لاویں	لو کر حق سے سہ سہ	سہ دھار سے لوں کھلا	حق ہی مکر رہی سہ	چاہے سہ سہ
	سہ سہ سہی سہ سہ	سہ سہ دھریں سہ سہ	سہ سہ سہ سہ	سہ سہ سہ سہ	

[illegible]

اولیٰ اسرار سے حب جاوے گا	چہ کہ وہ جس میں گستاو	حسرم کہان کہ جس کا جاوے	سری مانا کی جی کہ جاوے	دلی ماہ میں گستاو
ناموس ہو سب محبا	سکو روک کہ چو آغا کیر	خستہ روا کہ کلا ہی	اسکا مہر ہوگا دوجا	سری جی سہرہ عزت محبا
فرصت جہان سے شاد کجا	عالمی روا کہ کلا دلائی	ودہ سے کہ کلا کوسی	حاجہ جو چہ شاد کلائی	لولا خاقان کہ کلائی
خاکہ پر سے ہر کہ کلا	من جی جہت سے شاد کلا	فرصت تراز میں محبا کلا	مسمیٰ لاس کی کہ کلا	سے محبا کی کہ کلا

أمرأت الذي كثر بأمايا وقال لا وبين ما أو وكذا أظله العيب أم المحدثين من عهد

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ يَأْخُذُكَ عَنْهَا مَعْدُونَ

راہم حکماء کا طائر	ملک تاج کی گانہ ماحر	قصہ رسم و اسعد شہر	لاٹا کے کورہ طوں شر	ساہ صاحب رحیم کا ساہا	گل سونے کے وہ ساہا
طوں در کیک عمل	اوں دہ قصہ کراتا ناں	حصہ تاس تو ایسے کات	غیر واسطے کے کہ تاس	کی گری قصص کا دود	اوسلہاں شمشاد دود
	رحمہا دود و ترہا	سہ ترہا غفران غم	ست آفات مہر کوس	لاٹا رحل امین رروں	

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي كَفَرُوا بِهَا لَعَنَ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَهَا لَا يَفْلَحْ لَهُمْ شَيْءٌ مِمَّا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ

عَلَيْهِ أَيْتَاؤُنِي مُسْكِرًا كَأَنِّي فِي أَدْبُسِهِ وَفِي أَدْبُسِهِ وَعَدَدُ آبِ الْيَمْرِ

روند اس منور و ملا	اس طرح کہ اس کا گری	کہ گری میں سر مجھ پر	اور مسرور و طاف اس پر	بہت محبت ہی تھی اس وقت و صرا	کہ یہ عزت اس کا نام و با
--------------------	---------------------	----------------------	-----------------------	------------------------------	--------------------------

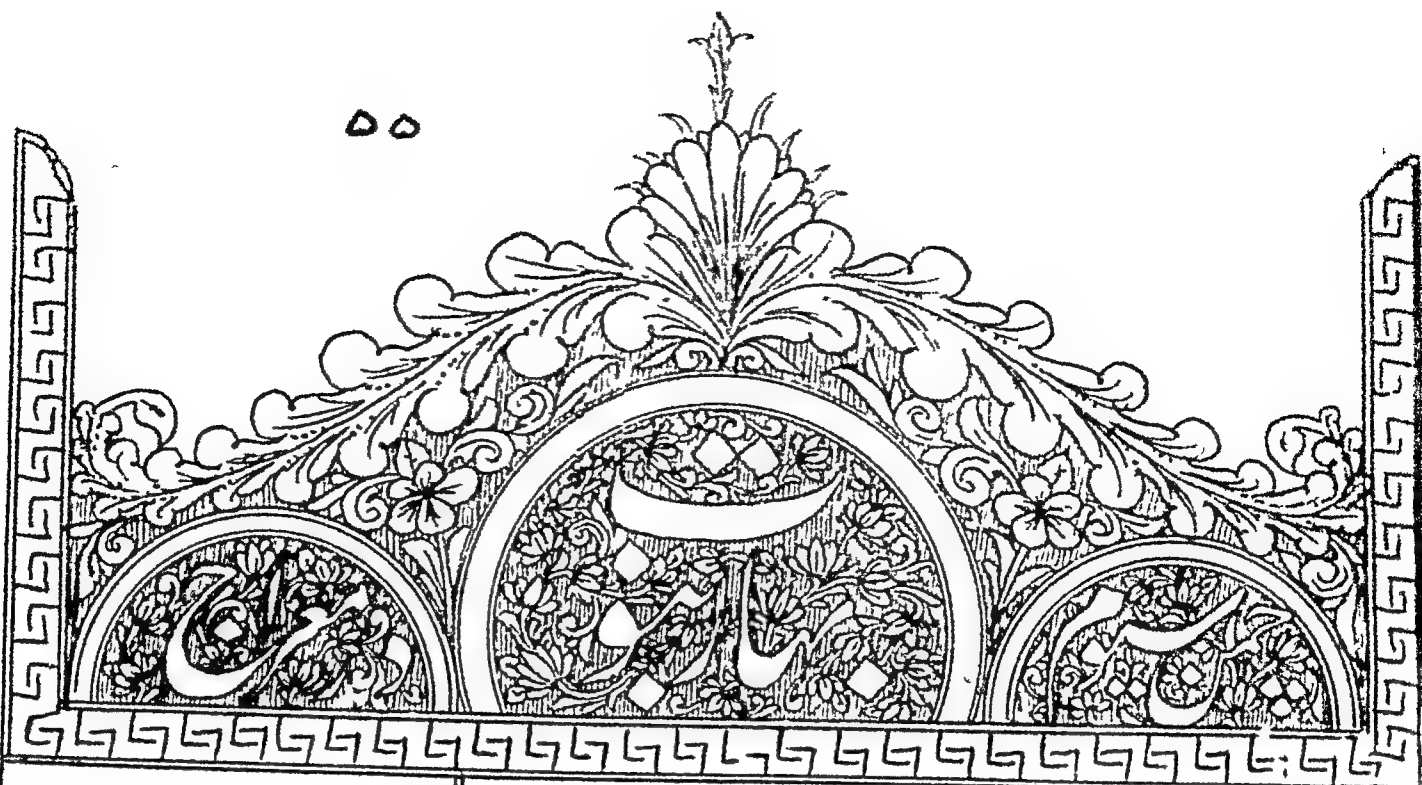


اور طالب کا ہوتا تھا ایک تیسرے  
آدھ کیون اسپر پیچر غلطی  
جیکہ قرآن کو وہ مردود نہیں  
یوں کیا ہی دو بدلیہ تیسرے  
پس ہمت میں وہ ملوک کذا  
آیت پاک کہین ہم بھیجا  
وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْفَرِيقَيْنِ عَظِيمِ  
بِمَضْمُونِ قَوْمٍ بَعْضُ دَرْجَاتِ ط  
تو کہتا ہی کہ مردود نہ کو خدا  
حشر کے درو اٹھا دیکھا جلا  
شہ کیا مان کہ تیرے سب جہا  
جیکہ لکھا دین ہی ان سب کو خدا  
اور ابی ابن حلف کا فردون  
جیکہ آجہ آمدن گرد ہو یوں  
حان اس گرد میں پھر کو یوں  
مار بوسیدہ اٹھا کے طعون  
جیکہ بنا تھا گرد گرد ہو  
جمع کر کھڑے سارا چرا  
اور وہ ستاہ جہاں کہتا  
لاونیکے اسکے اندر جان لگایا  
تساں آیات کتبیں بھیجی  
اور ابی ابن حلف کا فردون  
جیکہ آجہ آمدن گرد ہو یوں  
حان اس گرد میں پھر کو یوں  
مار بوسیدہ اٹھا کے طعون  
جیکہ بنا تھا گرد گرد ہو  
جمع کر کھڑے سارا چرا  
اور وہ ستاہ جہاں کہتا  
لاونیکے اسکے اندر جان لگایا  
تساں آیات کتبیں بھیجی

اور طالب کا ہوتا تھا ایک تیسرے	آدھ کیون اسپر پیچر غلطی	جیکہ قرآن کو وہ مردود نہیں	یوں کیا ہی دو بدلیہ تیسرے	پس ہمت میں وہ ملوک کذا	آیت پاک کہین ہم بھیجا
وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْفَرِيقَيْنِ عَظِيمِ					
بِمَضْمُونِ قَوْمٍ بَعْضُ دَرْجَاتِ ط	اور ابی ابن حلف کا فردون	مار بوسیدہ اٹھا کے طعون	جیکہ بنا تھا گرد گرد ہو	اور وہ ستاہ جہاں کہتا	
تو کہتا ہی کہ مردود نہ کو خدا	حشر کے درو اٹھا دیکھا جلا	حان اس گرد میں پھر کو یوں	جمع کر کھڑے سارا چرا	لاونیکے اسکے اندر جان لگایا	
شہ کیا مان کہ تیرے سب جہا	جیکہ لکھا دین ہی ان سب کو خدا	نار درونج میں یقین بھیجا	حسب فرمان رسول اعدا	تساں آیات کتبیں بھیجی	
اَوَلَمْ يُولَدْ اِنْسَانًا اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ وَفَرَّبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يَحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي	اُنسما ما اول مرة وهو بكل خلق عليم	اُنکے عقبہ نے سفر سے لکھا	کہا اسباب صیانت تیار	جیکہ سرور کو بھی ملوایا	ستاہ اس طرح اسے فرمایا
کہ جب تک نہ تیرے توبہ کیا	تب یزنا لکھ کر حکم قبول	ایسے گھر تاکہ قدم لاو رسول	جب ابی اس حلف ماہ بخار	دوست عقبہ کا بر اٹھا ای بار	
سکھ رہے تھے وہیں نہ ہوتا	یو چھاپے سے وہ مردود یوں	دیں امانی کو کیا ترک کیوں	وہ کہا میں نہیں جھوڑا رہتا	پر ہی سرور سے مجھے یاس حواری	
میری مجلس میں آنا اسکا	اس لئے کلمہ کہا ہوں تجو	مجھ کو اس بات میں کچھ تو خدا	یونہی عقبہ نے منایا بسا	پر نہ مانا ہی وہ طعون زہنا	
بے ادب ہو بہت وہ محقق	یعنی عقبہ کو کہنا ہی وہ معین	دوستی اگر میری آج تو یقین	بر و رہنا کے جا تو کیا	عقوبت و حلف چلے آس تھا	
آہ عقبہ نے کیا اس کو قبول	سن وہ کافر کا کہا یہ کافر	جیکہ تھو کا ہی رکھ اسکی خاطر	وہیں از حکم خدا سے قہار	عقوبت ہو جاوے دو شعلہ نار	
دو نور خسار صلا اسکے	عز و بے کردار پس گزار	مار کر سکو کیا داخل نار	تھو کا پاک ہو دو چٹاں	مہم کو جب ایک جلا میں عیان	
پس میں اسکی مدد میں	شہ یہ ہر آیت قرآن بھیجا	یوم یعض الظالم علی یدہ یقول بالیوم یحیی الذی	اخذت مع الرسول سبیلا یا ویلای لی یحیی الذی	ایک دن تیرے کہے یوں اگر	
فَلَا تَاْخُذْ لِحُكْمِ الْقَوْمِ اَلَمْ يَكُنْ رَجُلًا مِّنْ دَرَجَاتِنَا اَلَمْ يَكُنْ رَجُلًا مِّنْ دَرَجَاتِنَا اَلَمْ يَكُنْ رَجُلًا مِّنْ دَرَجَاتِنَا	شرط ہی توبہ یقین ہی اکر	سب خدایوں کی ہمار یوجہ	اور صنادید قریش ابتر	ایک دن تیرے کہے یوں اگر	
یونہی تصدیق میں سب کو یقین	اور در ذمہ ضلیمان لعین	بزع طرفین میں پھر کچھ	وے ملا عین کہے جیسا	سورہ کافون تب حق بھیجا	
تا وہ احوال ہو تھو پرکشون	جب تفاسیر پڑ ہی وہ توتو	بار پایا سپاہی تریل	دیکھ اسباب نزول آیات	در نقاسیر مطول خود تہا	
گیا یہ یوں سال تو قوم انصا	ہو کچھ تھیں مسلمان ہی بار	سن ہی اٹکے ہی ایمان کھاس	ج کے ایام وہ آتے تھے جب	چو طرف کھی دمان لے تھے	
انکے تب شاہ نے جا سبھا	دعوت اسلام کی کرتا چل	پس دین سال دی عادت	ایک تیلے کے پیر جھ سرور	چھ مدینے سے تباہے انصار	
رافع داسد دعوت و عقبہ	خطبہ جابر بن عبد اللہ	دیکھے دشمنہ کا مبارک زیار	اور قرآن بھی سننے بنائی	کہ مدینے میں جو احبار یہو د	
بر ملا دیکھے اکثر یہ خبر	دور آخر کالین سخیس	عقرب ہوو گا ظاہر سب	ہی ظہور اسکی رسالت کفریب	وہ ملا سبہ پیسہ مہو دیے	
لاؤ یک تھکی طرف وہ کتا	بت پرستی بھی کرے منع تنہا	پس دی ہی یہ پیسہ و اللہ	یہ کتاب حق کی ہی اظہر و اللہ	ہی بلا سبہ یہ جس کا کلام	
چاہئے لا دین ہم سپہ ایمان	اسپر قربان کرین ہم دل و جان	تا دیکھے سبھی لوگوں میں	ہم یقین سب ان سلام میں	دولت سبقت ایمان یانے	
دی شیلے کے اپرا ہی دسان	شہ کی میت ہووے دمنار	سبعت عقبہ اولی بہ یقین	اسی سعیت کو سمجھتے ہیں	جب مدینے کو گئے ہیں واکرم	
چو طرف دین اسلام کھل	جو ن گلستان میں گل و زبل	ہووا زہر نبوت روشن	پائے از نار نبوت کا چرخ	ہووا انصار میں سباق جان	
پس سوزین کسباق کرام	اور یقین لکے توجہ بھی تمام	پس یہ آیت کے مستتر مکیس	کہ ہوا ہی انہو تن داور	نغمہ تین در جان میں بسیار	
اور خود انکا ہی در و زلیم	اکو ہی تھی یہ فوج عظیم	وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ	

خامنه		رو و صبر و دل و سوال و دل	یہ لکھ کر ہر روز صبر پاک
حس و احوال و سوال و کرم	سعد و غم و استقامت	اور دل و جان کو صبر کی	مردمان کو صبر کی کر
سک و چوٹ و سر و دلیہ	سعد و غم و استقامت	رنگ و جسم کی حق و کرم	حس و انعام کا نامی صبر
فاصلہ و سر و کرم و کرم	محروم و سر و کرم و کرم	اس کی کو صبر و کرم و کرم	کرم و صبر کا اسماء و صبر
میرے اعلیٰ و سر و کرم و کرم	کو کرم و کرم و کرم	ان کی کو صبر و کرم و کرم	کرم و صبر کی اسماء و کرم
حس و کرم و کرم و کرم	حس و کرم و کرم و کرم	مردمان کا دو اسماء و کرم	یہ صبر و کرم سے اس
سے صبر و کرم و کرم و کرم	سے صبر و کرم و کرم و کرم	داسے آل و کرم و کرم	صبر و کرم کی اسماء و کرم
سے صبر و کرم و کرم و کرم	سے صبر و کرم و کرم و کرم		

قطعة تاریخ تصیف کلاں ابوت ارطغراد سید عت محمد الدین صاحب ویلو رے					
چو کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد
کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد
کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد
کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد
کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد	کلاں ابوت ارطغراد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بصفات المحجل والاكرام

حمید احمد اسکی کوئی البق  
اسکی قدرت کے پھر کے آگے  
علم اسکا کا دے اسے محمود  
اور اعدا جو اسکے شے کفا۔  
اور موسیٰ کو قدا بر کنار  
علم مٹی میں ایک پادشاهی  
ایک ہی پل میں اپنی قدرت  
طرزہ العین میں یہ سیر سرت  
ایک لمحے میں اسکو رب کریم  
میبی یک سترہ مسکی قد بخا  
یا نبی لکوک تسلیمات  
اور صواب حوتہ کے سار  
والدہ جن کے طالعہ زہرا  
شان کثرت سستی جاری

جڑی ہرستی پوناد مطلق  
مہر بہ کم ہی ایک دوز سے  
نی ملا یک کا کر دیا سجد  
کر دیا غری انگوب قہار  
بجز اخگر سے کر دیا ہی پار  
بھر کے سالہ سے نکال ہی  
عروکت سے شان و شوکت سے  
حق نے اسکو دیا شان رفیع  
جو بفضل عظیم و شان عظیم  
یک کرتہ نبی کی عرت کا  
صلوات و درود و بیانات  
ہیں ہدایت کے چرخ کے تار سے  
سیدہ دیں کی بہت خیر و را  
ایک کے بعد یک کی ہی باری

اسکی قدرت کے کاروبار عظیم  
اسکی قدرت کے بھر کے امی یا  
جیت سجد کیا اے شیطان  
اور قدرت کر دیا وہ کریم  
اور قدرت سے اپنے کر کے پسند  
اور عیسیٰ کو چرخ چام پر  
ساتھ اسکے لگ کھنکھ الفوج  
حق کی رویت دان ہوا  
یوں لجا بایں اور لایا ہی  
حمد میں حق کے حب ہی ایسا  
تا اب اس شرمسہ  
خاص اسکے جو چار میں خلفا  
جب کے اولاد میں بعض دود  
ایسی ان میں موعظہ انسان

مین بلاشبہ خاج الزرقم  
 ہفت دریاں اک قطر سا  
 لعلی گرد یا اسے یزدان  
 ناز گلز ابکی نابرا ہیم  
 دیا اور کسی کو مقام طلب  
 اپی قدرت کے لگیا داور  
 سیر سراج کا دیباہ راج  
 قرب تو سین سے ہوا ہراز  
 اسکی قدر کا کبہ سما یا ہی  
 ہو کے قاصر کبہ ہوا بھنٹی  
 دمدم صبح ہم ستام و سحر  
 جا ارکان سرع و دین یمن  
 ار حسن تابہ مہدی موعود  
 دیکھ نہ ملک جو حیراں

اسکی قدرت کے ماکہ میک  
اپنی قدرت بوابستر کو خدا  
کستی نوح کو صی وہ جہان  
سرکستی اس گج کیا غزو  
اور یوس جی کو صی ای یا  
اور پے حبیب اگر م کو  
یا تو لیا ہوا مکان میں عفا  
حاما آنا یہ یک آن کا عفا  
اسکی قدر سے یہ نہیں عجیب  
جو کو ملج مصطفی کا خدا  
اور اسکے ماہریت حلیس  
اور اس سے کہ قرۃ العین  
حق کی بس قرب و معرفت کا ثبوت  
وات قدس ہی حکم ہر ملک

ماہ تابان بہرِ نگاہِ ایک جھلک  
 کیا بے مادر و پدر پیدا  
 عین طوفانِ مین و بایاں  
 کیا چھر سے بک سے حرد و  
 تا جہلِ رُوزِ قار و دادار  
 رحمتِ خلقِ سہا عالم کو  
 ایک ہی دم میں لامکانِ عین  
 یہ سحرِ سرِ غیبِ ن کا  
 سہ کی حرمتِ سہہ ہیں غیب  
 حیر ہو کیوں ہم حمد و نعتِ او  
 کسئی آنج جو میں بے قبیل  
 جو میں سبطِ با صفا حسین  
 قطبِ اورغوثِ کا ظہور  
 چکا تہنِ نبویِ ماضی و ملک

<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>
<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>	<p>مجلس محترم غوث الاعظم جی السید نقی علی</p> <p>اسکی مجلس کی ہونے کا نام</p> <p>مجلس محترم فرستگان</p>

معراج شریف کی تاریخ اسلام اور معراج کی تحقیق اور معراج روحانی و جسمانی کا مسموت

سَمَّاهُ الْبَدِيَّ لِيُشِيرَ بِهِ إِلَى الْأَقْصَى الَّذِي دَارَكَ أَقْوَالَهُ لَنَرَهُ مِنْ آيَاتِهِ هُوَ السَّيِّعُ الْمُنِيرُ

پاک دایہ کی توجہ کیا ہے نہ کہ اس کو لڑنے والے سے کہیں مسجد کے گھر میں رہ کر اور کھانا پکھا کر ہی خدمت فرموانے کی ہمت نہ ہو۔

[illegible]

رویت جبریل کے ہوتے ہوئے	اس کا سوا کچھ نہیں کہہ سکتے	برسکے ہیں مختص رکھ دیا	کئی رویت یہ حدیث کی ملا	روح اسما کو جو صواب	ہوتا معراج گریہ عالم خواب
کا دران قریش ال عباد	ماکے ہوئے اس کے بعد	اور قرآن میں جو کہا خلاق	روح دس بری خد کا اطلاق	گروہ معراج روح سے ہوتا	حق و آسری بسبب کہتا
اور معراج جو کہ ہر مہم	کجا فضیلت اس اور اکرام	اور کیوں بجز زمین کی یار	ہو چکا شاہ انبیاء کے شمار	کیونکہ ہر شخص جنت اور سقر	دیکھ سکتا ہی اپنے خواب اندر
مختلف گروہ تھے میں قوال	کیف معراج روح اچھا حال	بر صبح قول ہی ہی تھے میں	کہ بلاشبہ سرور کو نہیں	لا مکان بگ ہی لگیا تتر	خواگاہ سے محرم روح شریف
اور یہ معراج سرور کو ان	ہو تباری میں ہی ہوا ہی حال	یس اسی برین متقی جمہور	از صحابہ و تابعین مسہور	عدا کے تھے بنی عیسا	اور مشکین اور فقہا
سب اسی پر ہیں اتفاق	اور خواباں حوالہ کو دے	جو حدیثیں صحیح پائے ہیں	مسند میں تائید لائیں	اور کوئی بہت اسام	بدعتی مذہبوں کے بھی ای ہمام
اصل معراج کا ہرین شکر	کیفیت میں مذاق ہی ظاہر	کوئی سبب داری کوئی جواب کہا	کوئی جان کوئی جس کی لولا	یہ سچ سچ کاس جی بہہ سحر	ہو ابداری میں روح بہ نر
از حرم تا مسجد اقصیٰ	جو کیا سیر سید والا	نص قرآن سے مشہر ہی تھی	اس کا منکر ہی کا مطلق	اور سموات کا جو احواسیر	تابت احمار سے ہوا بھیر
وہ احادیث پاک ہیں ہر	یہ سچے کتب میں حدیث مسطور	اس کا منکر ہی مدعی گمراہ	دیو تھی اس کو مومن کو پہا	اور تماشا سمجھی عیاب کا	جا جا دیکھنا غرائب کا
ہو اخر احاد سے معلوم	اس کا منکر ہی جابل و محروم	اور معراج کے حدیث کے بھی	نہیں اصحاب میں بڑا روی	یہ بے بو کر اور عمر عثمان	چارویں مرتضیٰ علی ہر طاب
ابن مسعود اور ابن عمر	اور ابن زبیری ہر	ابن ادنیٰ و ابن عامر ہی	وہ ہریرہ ہی اور حارثی	اور ابو ذر رقوم حناری	ابو ایوب ہی جو انصاری
اور حدیث بھی جو یابی ہی	مناہ کی حکمران زوالی ہی	اور عباس عسیم مصطوی	اور انس نے خادم ہوئی	مالک مومنین اور ہلال	اور عمران بن حصین ہلال
ابو دردادی ہوا مہر ہی	ابو سلمہ ہی اور اسامہ ہی	ام کلثوم بنت سیم	اور ان کی کھٹنگ سی	عائشہ زوجہ شہر دوران	اقبال طیبہ الزخوان
متبع علامہ زمان صفوی	حاضر ہونا جبریل کا حضور پر نور میں	سید المرسلین کے اور لیجنا حضرت کو مسی اقصیٰ	اور معراج میں داخل ہوی	جی روایت کہ بادشاہ عز	بہد کہ خد اب تو خدمت کا
سینے وہ نہ رہا الجاس ہے	دگر معراج کاانی فتح ہی	اس میں نہ رہا باص سے لایا	روص آکار سے بھی افضل کیا	اور معراج میں داخل ہوی	اور معراج میں داخل ہوی
محقق کے انیس کت سکیاں	نفل کرنا ہوں دیکھ کر چہاں	اور برطرز وعظ اور تذکیر	کرنا ہوں چند حدیث بھی تحویر	جی روایت کہ بادشاہ عز	بہد کہ خد اب تو خدمت کا
پڑھ سنائی نماز ای مقول	استراحت میں جب ہو استول	جلدار بارگاہ رب جمیل	عزم الیسا ہوا ہی جبریل	چھوڑ کر صومعہ عباد کا	اور معراج میں داخل ہوی
اور طاعت کا کہ تو سر سراج	آج کی سب ہی عیالہ المعراج	اور یہ بول دیکھ کیا نیل	تا کہ طیار ہو یا تعبیل	کیل ار زاق سے ذرا ہوا باز	اور معراج میں داخل ہوی
اور سرائیل کو یہ کہد بات	ایک دم صورت رکھے تا ماتھ	ملک الموت کو بھی یہ کہد	فصل و خون کا مادہ ماتھ رکھ	اور رضوان کو یہ کہد اب	اور معراج میں داخل ہوی
اور مالک کو بول دیکھ بات	مدد و رخ کے تاکرین درگاہ	اور دا جہیم کی انگار	بھی بچا دو جلد بے تکار	اور دریا کو بول اخراج	اور معراج میں داخل ہوی
لو رہا کو بول تا نہ ہے	تھوڑا بہنے سے آج بار رہے	آسمانوں کو بول دیکھ اب	باز گردن سے تاریں دیکھ	اور جہنم کو بول جنت کے	اور معراج میں داخل ہوی
اور زیور ہے انکو جسے سوار	صف جفت کھڑے ہیں نقطار	سرس کے حلقہ کو ہی جبریل	بول دیکھ کے اب تو اتھل	چرخ اطلس کو خوب نیت کے	اور معراج میں داخل ہوی
اور کرسی کو حکم یہم کیجے	رب دین سر کو تاج اقدس	آدم دوح اور خلیل کو اب	موسیٰ اور عیسیٰ جلیل کو اب	اور سب انبیاء اکرام کو	اور معراج میں داخل ہوی
اور روحانی سے قدس کیلک	اکلی ارواح کو مصطفیٰ کر	ساقہ ستر ہر ایک لک	اب تو جنت کا طرف دیکھ	اور اس مرغز اجبت سے	اور معراج میں داخل ہوی
پاس پیر حبیب کاب جا	اور عرض یا رسول خدا	حق سے تجھ کو سلام فرمایا	اور درگاہ میں اسے بلوایا	ہی تجھ پر یہ شب معراج	اور معراج میں داخل ہوی
انفرض حکم ستن ہر روح	حاکم ہر پائی آہ خلد برین	دیکھا اس ہر مرادین	جی رہے ہیں چہل نزار برین	اور انکے نشانوں بنام	اور معراج میں داخل ہوی
برہت انہیں یک راق جبر	سرچکا ایسا ہی کھڑی انگلیں	یوچا حریل کیا ہی انم کا سبب	اس طرح کہنے وہ لگی ہی تب	کہ میں گدہ چل ہر بار برسر	اور معراج میں داخل ہوی
موقوف دیدار کسی کے نفس	تب ایسا کھڑی ہوئے نگلیں	واع شفق محمدی سے قبل	دیکھا جب دل اسکے یوں جبریل	یہی سیکو یقین وہ ای ناخر	اور معراج میں داخل ہوی
ابن عباس سے روایت ہے	کہ کہا سرور رسالت ہی	کہ کیا خواب میں عشا چہر کر	ام ثانی علی کی پس کے گھر	طلب نیا روایاں انگلیں	اور معراج میں داخل ہوی





یوحنا مکون بی کبا حیرل	سیر کر گئے ای رسول حیل	اگے گذر جب ایک جماعت	روبر و ستارہ کو تہ اگر	یون سیم سلام ہی کل	السلام علیک ای اول
السلام علیک یا آخر	السلام علیک یا حاتم	ولا جبریل کہہ جواب سلام	خدا دیا ہی جہل تہا مقام	شہ سے حیرت سے عرض کیا	وہ جو بود ہی تھی بیچ ہی دنیا
سب حوالی گذر گئی اسکی	قرآنی ہی اسکی ہی باقی	جو پکارا ہی تھے ای نہیں	مٹا دیا ملعون اور تعلق الیسر	ہی صلا تو نہیں جواب دیا	مگر تو دینا دیا ان جواب کا
اسی تہ آہ سب ہی رسول	کرتے دنیا کو آخرت یوقول	اور مکر و حرب سے ابلیس	کر تا گمراہ انکو برقیس	جو کہے وہ سلام تحکون	ہن براہیم موسیٰ و عیسیٰ
جھی روایت ہی سہ کیا ہی	راہ میں جیکہ قبر موسیٰ یہ	قبر میں وہ نماز پڑھتا تھا	چہر سلام نماز کر کے ادا	ہون کہا سہ کو دیکھ ہی اکا	اسہنگ ایک رسول اللہ
پہلے اگر کیا سلام وہ جو	روح آیا مگر جسم ہو	العرص احد اسکے حیرت	نیک بد قوم پر گئی گدرا	ایسے اعمال کی جہر او مزا	ایسے برزخ میں دیکھتے تھے
چھروان غرض رسول خدا	پہنچا اگر یہ مسجد اقصیٰ	باب مسجد کا ایک حلقہ	باندھا اسکو برقی ای انگہ	اب بھی باب محمد سیکھتے	اس کی سیج تو کہتے ہن
اگے مسجد میں سروریت	تخت کے دو زنا کرت	اور ملا ایک بہت باجلال	وہاں آئے تھے تہ کہ استقبال	اور سیم ہر ان بھی اس آئے	حلقی احمد و تہا بجا لائے
اور اس ہدوہ و تہا تمام	بھیجے ہن صدق صلا و	فضل کا اسکے سب اہوار	اور ستار اقصیٰ اسے بسیار	اور ہون ہی اذان خوش آواز	اور اقامت ہونی مرا نماز
شاہ عالم کہن کہے ہن نام	مقدی رسول اور لک تھے نام	ہون کہا ہی وہ سب دہر	میرنے فارغ نماز سے ہو کر	دیکھا اسکے جہک باہر	کہ کھڑی ایک ستر ہی تہا ہما
سرخ یا قوت تھے اسکا ہر	اور زمرہ کا ستر خدا دگر	ایک یا یہ تھا اسکو رویہ کا	پاؤں سونکا تہا اسے دھرا	دو پران ستر زمرہ کے	آسمان دین تھے جس میں چھبے
خان معراج ہی اسیکا نام	اوتھے اسکے سب بجا مقام	ہر مقام ایسا تھا بڑا سمجھو	راہ ستر ہزار برس کی ہو	اور ہر یک مقام برشیک	خامعین نقین ملک یکیک
اور ہر یک ملک کے تابعدار	مھی تھے ستر ہزار ای ہستیار	سمیر جاب ایشان کر کے	وہ ہستار ت سار دیتے تھے	پس سواری اسن برقی کھان	جیکہ ہن ہوا ہون بیت روان
سیر و معراج وہ مین دیکھا	ایک معظم بڑا ملک ایسا	ساتا بہر آسمان ہی ستار مین	تا تھیں آگ وہ لیا تھا نقین	وہ کیا حلقہ کے چھکو سلام	اور اس طرح سے کیا ہی علام
میس یہ بیچ ہزار سال گئے	مین مقرر یہاں ہون آدم	سب مین بھیجا ہون چھکو سلام	اور ہون منظر تری دوام	شکر ہی فضل سے خدا کے آج	کستور آرد پوپا یا راج
اور جب آگے اس سین بڑا	ایک دریا قاصد دیکھا	وہ معلیٰ وہاں ہوا مین تھی	اسکی دوسو برس کی گھیرائی	جانور خشکی اور زری کے کثیر	میرتے تھے وہ بحر مین ای خیر
سیلوں نگ تھا وہ دریا کا	آسمان بہر ہی رنگ لہا	اور جب اس آگے جین بڑا	خازن بادیر دین چنچا	اسکو ستر ہزار برچہ مین	تھے گے بند تھا وہ باد مین
اور ستر ہزار ہی کے ملک	اسکی زنجیر پکڑے تھے ہر یک	رکھ دہ بار پوین آیا قدم	اس ملک پر چرنا ہو مین اسدم	منزل بردگی مھی وہ یک دریا	آسمان ہر فلک وہ سہا تھا
اور دامن مین کو اسکا لگا	ہر سما کو فلک ہی یک اسسا	اور وہ بحر فلک مین دیکھا	میرتے تھے ستارگان سما	حکمتی کا ہوا آگون ب	ای فلک جلد ہو تو ساکن
وہ کھرا اسپوین دم کو کہا	جلد تر پہلے آسمان یہ گیا	جاکے پہنچا زین سب لگ جگ	اسکا دربان جو تھا اسماعیل	مختصر پہلے آسمان کا حال	سنہ کیا ہی میان برین مثال
کہ مین اس آسمان اول نگ	پوچھا کی حق ا بلا ہی	بولان حکم حق سے یابی	لکون یوحنا اے کہا حیرل	مین ہون جبریل اور میر ستا	بی محمد امام موجود است
اور ہر یک ملک کے تابعدار	تھے لایک بھی استی ہی ای	تھے لایک بھی استی ہی ای	در کو وہ آسمان کتب کہولا	دیکھا بال ہزار حق کے ملک	تابعان اس ملک کے تھے میتک
ہو تا مسرور دیکھ سو مین	ہو تا مابین طرف دیکھ حنین	یوحنا بہ دیکھ مین اسکا سبب	اور وہاں مین ملا ہون آدم	ہر دو جانب مین اسکے تھے دو	گاہ دیکھے اوہ بھی گاہ اُدھر
دیکھتے مین اپنے وہ اولاد	خوش ہو دو رخ مین دیکھ کر تہا	اور جماعت ملک کی یک دیکھا	جھکو جبریل نے کہا یون تب	ہی ہرشت اسکے ستر جانین	اور بائیں طرف ہی اسکے ستر
مجھ کو خوش آیا ہی مین چاہا	درص امب پتہ تب قیام ہو	بھہر جماعت پہ گذر ایک آگے	کہ صفین باندھ مین کھرا سجا	مجھ کو جبریل نے اشار کی	یہی طاعت ہی ان فرشتوں کی
ایک نے بدل سن ای کل	ستاسو د انکو صفی حاصل	یوحنا جبریل مین انکا حال	کہا ان بندگو کا ہی مثال	جہاز ہوتے تھے خرم کے و تھی	تھی تو سنے و کھاتے تھے سبھی
یہ جو دیکھا وہ سید کو ان	دیکھ سیر گواہ ہی قرآن	مئل الذین یففقون اموالہم فی سبیل اللہ	صدقہ فقہ جو یکدم دیوین	سات سوا ایک کے عوض دیوین	سات سوا ایک کے عوض دیوین

مین اپنے مال کمنل جہت انبت ستم سنایل فی کل سبلۃ ما تھبۃ جیسے اٹھی مین ایک دانہ بودیوین اور اس سے ایک جہاز آگے اور اسے سات

مختصر







جیکہ تیسرے طرف اٹکے  
ہوگا اس میں بک جیوا

الذی جسدہ مکالمہ وعدہ

کیا وہ کرتا ہی بک جیوا  
کوئی مالدار بھی جاتا  
یعنی البتہ جسکا جاوگا  
توڑنے والی آگ میں فرو

تار اللہ المؤمنہ

جہاں تک اسی ہی ہو تو کین  
ہو دیں لگے گے دو لکھ  
اور ایک شخص کو دیکھا  
اس خیانت کی کچھ بھی بیان

حق تعالیٰ کی اونچی کی کبھی  
اور امانت میں جو خیانت  
باندھو وہ حیران کھنڈ  
اور فرمایا سرد والا

یون کہا جبریل میرے  
یعنی میں دشمنی و عدا  
جیکہ ہو تو کھو رہے تھے  
جسے حق بولنے سے ساکت ہو

امرو و دینی منکر سے  
بالمعروف و نھون عن المنکر

دوستی اور دشمنی بھی  
اور یا قوت اور زور کے  
تو فلان کی کیا عطا ہو

شاہ ظالم کے رو رو جا  
کیسے اوقت تم رہو گے  
کہا سو گنداس خلایک ہی

کیسے اوقت ہو دیں تم  
پوچھے کہ کیا ہی کئے ارشاد

چشم و بر و جی ہاں  
ہو گیا اس میں نفل  
کے ہمیشہ ہی کا اسکا مال  
موت کو دفع کر نہیں سکتا  
توڑنے والی آگ میں فرو

یون بغور سے زمین ایا  
غیر مال و زر سے ہی بغور  
یعنی جو جمع مال کرتا ہی

میں تھے تھے کا فر زور  
جیکہ اس میں عمل کا ہو تو کھو  
اور گن گن اسکو ہر تائی

کے  
بلکہ زنجیر مال روز جزا  
وَمَا آذَانَكَ مَا لِحَظْمَةٍ

حق کے قہر و غضب کی وہ نار  
یعنی اندر زخون کا اعتنا  
ہم کو اس سے پناہ دیو خدا  
پھر بھی لوگوں کو نشانہ بکا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنُوا وَاللَّهُ وَالرَّسُولُ  
اور فرمایا سید لوگوں  
جو امانت میں ہو خیانت کر  
ہو دیگا سارے خلق میں سوا

کہ فرستوں حکم حق سے  
کہ تھے ان کے فعل بد پر نظر  
جو امیروں تھے خوشامد کر  
نہ کیا منع خلق سے بدعت

یہ جو حق گوئی عالموں پر  
اور یہ حسن عمل سے ہی ریا  
اور حدیث میں بھی آئی کہ  
حق نے جنت میں اپنی جنت

اور جنت میں انکا ہو و کھاج  
جائے ہم اس کے بے مین  
میں جڑوہ و جعفر طیار  
اور جو انان شمار خلق میں

جائے غریب ای باران  
اور منکر کو جان لین مروت  
منع مروت کو کر دے تم

اور جنگ جہاد تم جو ہیں  
بذریعہ بھی کام ہو یوں جان  
عمر اس میں صفت ہو مومن  
حکم منکر کر دے ہر مردم

میں تھے تھے کا فر زور  
جیکہ اس میں عمل کا ہو تو کھو  
اور گن گن اسکو ہر تائی

تب انھوں نے حسین کی  
اسے اسکو بہر وجود  
کیا نام لے ہو وہ رب و جہد  
کیا موصوف و صفات کے ستا

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ

یون نہیں جو کچھ وہ سمجھتا  
خام جو بہ خیال لکھتا ہی  
لَيَسُدَّنَّ فِي الْحُطْمَةِ

اور تو کیا جانتا ہی سرتو  
کیا ہی وہ آگ تو نہ بوالی  
الَّتِي تَطْلُمُ عَلَى الْأَفْنَدَةِ أَهْلًا عَلَيْهِمُ  
مُوصَدَّةٌ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ

الغرض میں کہا وہ خبر بشر  
مجھ کو روح لائیں دی بہر  
یعنی اللہ نے کہا ہی سنو  
جھوٹے نشان ہی پہلی

ہی حدیث تریف میں الی غرض  
حشر میں تھا اسکا کاٹنے  
کا تھے تھے درت ہو تھے  
بات بے شرم و جو کرتے تھے

دیکھ ایوں کا بچن سے مرج  
اور دوسری حدیث میں کہا  
امرو و دینی منکر کی

کہ تم خیر ائمہ لخرجت للناس تا مرون  
امرو و دینی منکر جو  
ہر زبان ہو دیں جو بہر  
دیکھ گاہی طرف و جو رو

اور آیا ہی در حدیث دیگر  
اپنے یاروں کے ایک دن تائی  
کے یاروں کے یا رسول خدا  
پوچھے دیکھا میں رسول اللہ

پوچھے کیا وہ ہو دیکھا ایسا  
اور نہ بولنے کو دیا ہی خبر

کیا نام لے ہو وہ رب و جہد  
کیا موصوف و صفات کے ستا

انسان میں خفا کی

یہ منکر کی





سودے مال سے جس کا اور جماعت کو جس کو کیا	خانہ دیار میں پرورستان یا نشرِ آگ سے انھوں کو ملک	وہ محاورے کبھی بہت اندر مارنے خون سیہ نکلتا تھا	جب اس کو کھانا مار سقر بصرِ حلاوت تھی انھوں کو نہ	ایسے ہی آئے ہیں حدیث کثیر وہ لاجبریل سپہ سالار جفا	الغرض یوں کہا رسولِ شہر کئے ماحق تھے خونِ سلاطین کا
---	--	--	--	---	--

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فِئْرَ آخِرَةِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا

یہے مومن کو قتل سے جسے تب ہمیشہ وہ کا فوج کرتا	آہ ماحق جہان میں قتل کر پاؤے دوزخ میں بچ لڑتا	یہ جہنم ہی جانو اس کی جزا قتل مومن حرام و منع حجاب	پاؤ یگانہ وہ عذاب نہیں ملتا گر کہ قتل کوئی بد عنوان	یہے مومن کا قتل حلال سخت ترتیب کبیر بقیل	گر کہ قتل کوئی بد عنوان رہے دوزخ میں وہ ناظرِ طیل
نہ خلو و سقر سے سزا کہ تھے نہ نہ لکے برسرِ کالے	ہر دوگی مدت مد مد مراد اور انھیں قید کا رسلے انکے	اہل سنت کا ہی ہی مذہب انکو پہنا کے اتنی کبر سے	دیکھ عہد کتب میں یہ مطلب مارنے تھے بھی گزرا ہنس سے	اوہ کہ ایک جماعتِ عورت خونِ رگ کے مثالِ نجی سنا	میں نے دیکھا ہوں اس کی سزا سب کو روئے تھے کر بند آواز
بوجہ جبریل ہیں پڑے عورت چاہتے عورت کو تو سر و عبا	وئے مرد و نکور بچ جو بہت رہیں مرد و نکور تابع فرماں	عورتوں پر خدا نے مرد و نکور مرد کا حق ہی عورتوں پر ترا	دی فہرست پر یہ دیکھتے تو دیکھے مصطفیٰ نے فرما با	الرجال قوا امون علی النساء سجدہ کرنا اگر خدا کے سوا	دو سرگیتیں روا ہوتا کہا سب اسکا ہی تو فرمایا
حکم کر تائیں عورت کو تو کوسو کہ وہ مرد و نکور دیتے ہیں گالی	اور کرتے ہیں انکی ناشکری جہنم و مہنی سے جھرتی انکی عیان	اس سب سے ہی عورتیں اکثر دو ملک انکو حکم سے حق کے	سخت پاؤں عذابِ نار سقر مارنے تھے خود آت سے	اور کہا قوم یک نظر آئی اسکے ہر ایک کو کہ یاد	دیا عصبی کے دریاں قیدی میں نے دیکھا کہ تراخ تھی مہیا
اور ہر ایک کی تراخ اچان ان المساکین فی الدنیا والاسفلین	راک کر دے نہی چھا کر کمان نکے جلا جلائے انکو ملک	میں کہا کون ہیں کہا جبریل یہے حکم منافقوں کی یقین	ہیں یہ سارے منافقین بقیل ایسے ماسک ہیں ناخوال	یعنے کہلاتے مومن ظاہر کہ وہ طبقہ کا ہی عذاب ترا	اور باطن میں تھے یقین کافر الغرض بصر نبی نے فرمایا
دیکھا اور ان میں جماعت نیک کرنے میں والدین کے قہم	نکے جلا جلائے انکو ملک نیک کرنے میں والدین کے قہم	کہا جبریل نے کہ یہ نادان آئے اکثر حدت اور آیات	دیکھے اب یہ حدت قرآن ایسے ماسک ہیں ناخوال	جو نہ ماسک کا مطیع رہے کیا کہا حکم خالی تو کواں	کہتے ہیں عاق وادین اسے نیک کرنے میں والدین کے قہم

وَقَضَىٰ رَبِّيَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

یعنے مولا نے تیرا حکم کیا پدر و مادر کی میں حقوق کی شان	کہ کرین بندگی اسکی ادا دیکھ کسی بلند ہی اچان	طاقتِ غیر حق کرین بندگی کہے حضرت کہ تین چیزوں کی	اور مانبا سے کرین نیک اب وصیت کرو میں کو تہی	دیکھ طاعت کے ساتھ ایسے خدا نہ ناز و نین کو تہی کیجو	امکی نیکی کا حکم فرمایا اور احسان باپان کے کرو
اور باندی غلام کو نہنا عمر سہ سال جسکی ہو باقی	تم نہ ہیچا دوزخ اور آزار وہ کرین والدین سے نیکی	کیونکہ مانبا سے جو ہو نیکی تو خدا اپنی لطف رحمت سے	عمر اس سے زما وہ ہو نیکی عمر کو اسکے تیس سال کرے	ہی قسم اس خدا کی مرو عیا اور ایسا ہی کو ی بندگی	عمر تو عیسٰی کی باقی قطع رحمی سے عمر ہو و گم
اور فرما سے ہیں رسول خدا قریب اس کی گنگ اسکو	ریج مانبا سے جو ہو دیو یگا اسکے ملجا ویں یسلیاں	تو گنگا روہ ہو ماحق کا اور فرمائے دین کے وہ رسا	اور اسکے رسول مطلق کا عاق مانبا سے بھی اور طیس	اور جب موت پہنکی تو یقین رہیں دوزخ میں اسکو	اور مد فون اس کے کرین بزین ایک درجے کا انین فرق رہے
مخس والدین اور بنیان ایسے ہی آئے ہیں بہت انبیا	رہیں جنت میں اس طرح پر جا انکے لکھنے کو چاہئے طومار	کہ وٹان فرق انین ہو دیگا الغرض مصطفیٰ نے فرمایا	ایک درجے کا ایک بچے کا اور اگے وٹان سے جب میں حلا	پس وہ ابلیس کی ہی ہمسایہ یک جماعت کے دیکھا سینے	اور یہ ہمسایہ ہی رسولوں کا رکھ فرستے طبق زمانا سقر
عرب کرنے تھے گزرا ہنس وہ عذابان بہت ہی تھے	وہ عذابان بہت ہی تھے وہ عذابان بہت ہی تھے	بلاروح الامین نے میرے تین حق تعالیٰ کہا ہی در قرآن	کہ یہے گانے بچا لے میں ہی یہ حدت برسرہ لغمان	راگ و مرمار کی برائی بھی ہیگی قرآن حدیث میں آئی	میں نے دیکھا ہوں اس کی سزا سب کو روئے تھے کر بند آواز

یہ جہنم ہی جانو اس کی جزا  
قتل مومن حرام و منع حجاب  
اہل سنت کا ہی ہی مذہب  
انکو پہنا کے اتنی کبر سے  
عورتوں پر خدا نے مرد و نکور  
مرد کا حق ہی عورتوں پر ترا  
دی فہرست پر یہ دیکھتے تو  
دیکھے مصطفیٰ نے فرما با  
سخت پاؤں عذابِ نار سقر  
مارنے تھے خود آت سے  
ہیں یہ سارے منافقین بقیل  
ایسے ماسک ہیں ناخوال  
یعنے کہلاتے مومن ظاہر  
کہ وہ طبقہ کا ہی عذاب ترا  
اور باطن میں تھے یقین کافر  
الغرض بصر نبی نے فرمایا  
کہتے ہیں عاق وادین اسے  
نیک کرنے میں والدین کے قہم

وَمِنَ الَّذِينَ يَمُرُّونَ بِالْحَدِيثِ هَاجِرًا ۚ

[illegible]

اور کرے دھان ملا رہی سینہ باز و ملک تھوڑا ملک لڑنے کے بھی پیش نظر گاہ دینا ملک کو خوش بین جمہ سے تعلیم سے مایا میں کہا کہ تباہی عذر نہ اور نشان زندگی کا بھی پہچ دوسرے جانب کبھی سعادت ہی یہ نشان میں دیکھتا ہوں علم اتنا مجھے دیا ہی خدا میں کہا قبض تو کرے ہی بھی اور ہر ملک کے تاجدار وہ کہا مجھ کو جان قبول خلعت ختمت پہا پائی اسکے انہوں نے یا تحقیق لعل و یاقوت کے بھی قندیل اور جس وز سے خدا قدرت یوں کہا مجھ سے جبرئیل امین کہ ہوا مت میں سر کیا ہی اور عجائب بہت سننا چاہا پانچویں آسمان پوچھ گیا اسکو میں نے کیا ہوں چکر بزم میں کیا ہوں سلام انکوشاب مر تو اٹکے لگے تھے غرض مارتے تھے خود آتش سے	اور ملنے سے سبر کر گیا اور دوا میں ہو اسکے ظلمانی طشت تھا یک ہر بھی دتر گاہ دینا شوہر اربعین بولا تو انبیا کا ہی سردار خوش کیا تو مجھے میں بقیل اور ملک میں جیتہ تو نہیں یا لکھی انکی سب شقاوت ہی قبض کرنا ہوں انکی روح کو قبض جان کرنے ایک بندگا یا کہ ہی دخل دوسروں کو بھی بھی میں ستر ہزار آری سالار کہا ہی فرما وہ آئی حد گول ایسی درگ میں اب بٹا مائی انکے ماساپ سے بھی بالتحقیق اس میں تھے بک ہزار اور کی وہ کہہ کی اس جگہ تعمیر کر اامت یہاں تو انی دین حق نے ارشاد یوں کیا ہی بھی چارویں جرح کی کیڈی بیان سرخ یا قوت کا اتحاد دیکھا وہ دیا ہی جواب باکر ام دئے مکریم سے وہ مجھ کو جواب اور قدم انکے تھے بہت ترا انکو سید عذاب دید کے اس جماعت سے جبکہ من گذرا	بعد از ان آئے سیر استقبال سینہ باز و چو ملک خوش اسکے تاتوں میں ایک بھی تھی قر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا مر جا مر جانی خیر بہتر دے خبر مجھ کو کیا ہی بلوڑ سدا جانب ملک میں تھے جبکہ بیمار کوئی ہو کو فرد انکے ارواح کو میں لیتا ہوں جاتے رحمت میں ملک کچھ وہ کہا جب حق تھا یا ہی کچھ اور ادھ کو کو کا وین جب میں کہا قبض جب کرے تو جان حکم کر تائی روز توب میں خدا بیت عمر میں دھان دیکھا اور زرخ کا تھا ایک سبر اسکے ہر دستہ بالیقین ہر روز یوں دیکھتے پراہوں میں ہونا تری امت میں بھی جانیں ہر	میرم و اسیم بیت خوشحال رو سیر نشت جاب کو بس نظر انکی سب اسی رہتی انکو روح الامیں کچھ کھا تیری امت ام سے ہی بہتر وہ کہا طقت ہی جہاں کمال دوا میں جانب عذاب رحمت نام کا اسکے برگ ہو کو فرد سب جانب ملک کو دیتا ہوں اور مجھ ک عذاب کے بھی ملک نہ یہاں مجھے اٹھا یا ہی قبض کرنا ہوں انکے سے سب مری امت کے کچھ انسان مجھ کو ستر ہزار بار بجا کہ وہ کہہ ہی سب ملاک کا بھی رو پری منار تھا انور عابدان ملاک میر و ز مقتدی تھے مرے ملک و تمام ہو کہ ایسی جماعتوں کا ظہور	ملک الموت کو بھی ہن کچھا حق کی تسبیح و کثرت تھے اسکے انکے تھا ایک مجاہد کہ یہ آیا ہی احمد مرسل انکے مان باپ سے بھی تمام دھر اور اجل نامہ تھی اطرہ اور ہوتوں پر جہاد کے یہ تمام موت کو تو توتا ہی نہیں میں پوچھا ہی کہا ملک کا عدد یوں ہی ہر ملک کو انہیں ہیں ملک میر تاملان بسیار ملک الموت کا بکر کرنا تھے وہ کہا کہ کر ان کی کبھی کہ سدا مصطفیٰ کی امت پر دور مر تو کے سبر دروار اور طول مسار آری انکا بلوچ ستر ہزار جاتے ہیں اس جماعت کو میں نے دیکھا ان فرشتوں کی طاغوت کا پانچویں آسمان کا حال حسین اسکے محکوم پانچ لاک ملک میں مجھ سے خلیل و ہامیل سب جہان کو وہ کیوں کر انکو اتھے دھان تھے لٹکائے بولا جبرئیل بے نصار ہیں وہی دریا سے ہو بہن ہر	کہ وہ کسی پوایے تھا تھا اگ جھرتی تھی انکے سب سے چیز کچھ طقت سے اٹھا تھا مسکرا جلد وہ اٹھا اکل میں زیادہ رحیم ہوں ان پر روز نامہ ہی جان بہتر ایک جانب لکھے میں غلی نہ نام اور گر تائی لوح پر یہ یقین وہ کہا حق ہی جانے انکا خدا یوں ہی نار و رحمت آویگے کہ ہی ستر ہزار انکا شمار میں بے بولاکہ میں مری ملکیت ہی تمام کی جو تھے ای ہی رحم و آسالی اور نفقت کر حادثہ یا کہ کو تھے اسکے لگے تھی انین پانسو برس کی اوہ حشر تک پھر میر ماہر تے ہیں آر و دلیں ہمہ ہوی ہی تب پا و امت بڑی بھرتیاب یوں کیا ہی بیان ہر روز اور ہر ہر کے تاملان پنج ملک لوط و یعقوب اور اسرائیل پاس انکے فرشتے ایسے تھے جامہ التین بھی ہر اٹے سخت ہی تھے عذاب انکے
---	--	---	--	---	---

احوال آسمان

دیکھا یا ہی انکا یس جبرئیل  
اور مجھ کو بتاتین وہ دیا  
اور دھان یک ملک کو میں لکھا  
انکے ہاتھوں میں انکے تھے عز  
مکرے کو سے بیت و پوچھتے  
ایک دریا آتشی دیکھا

احوال آسمان ششم

چھٹویں آسمان پوچھ گیا  
اسکے دربان کو میں سلام کہا  
تو وہ اگر ام خواب دیا

نام عا و سون کا بھی بقیل  
تاملان انکے تھے ملک چھ لاک  
اسکے دربان کا نام و عا یل  
اور ہر ہر کو اٹے ہی املاک

بہار نبوت



محکم جبریل نے وہاں کھڑا  
اور ایک سبزہ زمرہ سے  
تھے سارے دن بھی ترسنا  
اور وہ بن بشارتیں بسیار  
راہ تھی لاکھ سال کا اظہار  
کہ اتنا رہ ہزار سال کی راہ  
اُس وقت چلا چھوڑو روایت  
کر بیان سبز زمرہ کے  
سرخ یا قوت کے بیت خشار  
تھے غارت میں متغزل  
اور کچھ بھی چار ہزار دان  
اور ایک نہر چھوڑی نظر  
آب تھا اسکا دودھ اٹھا  
روسیہ نہر میں وہ غسل کئے  
تین کا نشہ مان رکھے مجھ سے  
آفت پاک تیری خیر ام  
وہ ہر موتی میں بہ حکم کریم  
مجھ کو انکی جبریل دی جبریل  
یوں تھا مشغول وہ بگاتا تو  
اور کہا مجھ کو یہ بشارت ہو  
نوک فضل لکھ ہر ہر یہ  
انکی سب آتش سفر ہے نجات  
الغرض یوں کہا ہی جبریل  
کہ اسی سر رفیق اہل وفا  
حق کی نیست وہ ہوا زان  
میں نے یہ بات سنا کہ اس  
قطع کر جبریل کو مام  
یہ اسی چاہو گئی تھی  
اگے اس طرح میرے کہا

سورة الممتحنة کو پنج یا  
جنت سے لے تلخ ملک سے  
سب یہ جنت تھے آیت اور  
لئے طاعتا اپنی مجھ کو نثار  
برگ یکساں کے اسبا تھا میر  
تھی ورازی میں انکے انکی  
ازرہ شان عزت تمکین  
ان پوچھیں پاک کچھ تھے  
جی حقین چو ہزار کرسی چلا  
مجھ کو اس طرح کہا جبریل  
دو حیان اور دو نہان روا  
سبزہ پر تھے اسیر  
اور لذت میں شہدہ میٹھا  
منہ تھی انکے سب سفید ہو  
شہد و شہر و شراب کی خوشیا  
رہے اسلام پر سدا قائم  
ایک روان نور کی تھی عظیم  
کہ یقین اس ملک بے جلیل  
کہ نہا یا خبر حری مطلق  
اور تیرے تمام امت کو  
تھے مجھ لگے جو ہے اور  
یہ دو صندوق میں ہی لگا  
کہ میرے ہاتھ کو پکر جبریل  
کہا مجھے چھوڑ تا ہی اب تھا  
اور یوں بولنے لگا گریان  
میں بھی گریہ قدم تو نہ تھے  
جلد پہنچا ہی چاہیے نظام  
بھیجا رف رف کو جلد تھلا  
کہ ہی اب وقت میری تھلا

وہ شہر ایک ہی عظیم  
تھی مقرر بجاس س کی راہ  
اذا ابغضی الیذرة ما یغشی  
حشر تک اپنی طاعت کا نثار  
اسکی چوڑائی مثل سفت سا  
اور وہیں تھا مقام روح میں  
ایک طرف کے تھے زمرہ اور  
کر بیان تیرے طرفین بھی  
ان پوچھیں پاک تمام قوم  
کہ دو رکعت بیان ادا کیجو  
میں سے پوچھا تو بولارو میں  
اسیو یا قوت اور زبرد کے  
انکی خوشی رشک تھی نا  
بولاجبریل ہی ہاتھ کے مثال  
چھوڑ دو یوں کو میں دو دھلا  
ایک فرستے کو میں وہاں کچھ  
بیرتے نہیں تھے کئی ماہی  
اگے آدم کو س ہزار برس  
انکو جبریل چاکے جب بولا  
کہ دیا حق نے کر تمہیں احسان  
پوچھا جبریل یہ کہا ہی تب  
یہ بشارت ہو کچھ کو ہی ہر  
برکے اپنے مقام سے لگ  
بولایکے جبریل و یمن  
یا رسول خدا تو حملہ مجھے  
تو جلا دیکھا مجھ کو شوق وصال  
میر کے اگے چلا ہوں میں  
متل خوریت نہ تر تھا  
میں نے ہر قدم کو اپنے رکھا

سرخ سرشت کے تھے زان  
اور ملک جو تھلا ہی لگا  
اذا ابغضی الیذرة ما یغشی  
میری امت کو دے دے  
فرستے کو کا تھا سب کچھ  
ایک کرسی مان ہر تھی تیر  
کر بیان سر و س ہر سفید  
تھے زبرد کے سرتے ہی  
شان اعظم تھی انکو کہ معلوم  
نامکان میں چر برکت ہو  
ہیں روان نہان بخد برن  
اور موتی کے تھے طرف ہر  
ایک پیالہ میان ہو کر سدا  
تیری امت میں کہ جو دھلا  
دیکھ جبریل یہ کر کے کہا  
قد وقامت میں تھا بشارت  
سال دوسو کی انکی لمبائی  
کیا پیدا بقدیر اقدس  
میرے فطیم کو وہ پر کھولا  
خیر و برکات روزہ رمضان  
وہ کہا پوچھ تو اسی تاب  
اور امت کو بھی ترے بکر  
جلد لایا اخیر سد رنگ  
اگے برتنے مجھے نہیں مکان  
میری اس کا پر ہی پہنچا  
یہ اتارہ کیا میں کہ بنال  
جلد ستر حجاب قطع کیا  
ہو ہوا اس پر عورت تک پہنچا  
پس لگے ہی جلد چلنے لگا

محکم شاخ کے تھے زان  
بالیقین انکا کوئی حساب  
آزیا رت کے مری وہ تار  
ایک مرد کے سبزہ کی  
سرخ یا قوت کا ہی کچھ  
نام پر میرے وہ دیکھے کچھ  
ان و توت تھی عام لکھی  
تھی لکھی ان بوس کتاب  
گرد کر سکی کے جانے ہر ک  
میں دو رکعت وہاں گرا  
اور دنیا میں روان ہیں  
بولاجبریل نے یہ ہی کتر  
دو جماعت وہاں ہی نظر  
بکھر کر تے میں بکھر تو بہ  
دو دھلا سلام ہی لکھی  
اسکو ستر ہزار گریو تھے  
بشت پر انکے تھا لکھا دھلا  
کہ سلام اسکو یا رسول اللہ  
آسمان زمین کو دیا گیا  
میں ہوا سدا اس بشارت  
میں نے پوچھا کہا وہ کر  
اور عجائبات تارہ دیکھا دھلا  
اور رخصت کیا میرے مطلب  
ہاتھ اسکا پکڑے میں اس  
یکدم آگے اور گراؤں  
راہ پانصد برس کی ازبدا  
ایک سے دس چھ ایک بنیا  
بکارت ہی جس جگہ جبریل  
آپ آتش کی پھر بہ دریا

سرخ یا قوت کے تھے عرس  
حق سوا جانا نہیں نہار  
اور ادب کے ہیں مجھ کو سلام  
ایک تری شاخ انکا لکھی تھی  
اسیو یا قوت کا در باب  
اسکو کوئی کچھ نہ سمجھا تھا  
انکے دس طرف بھی تھے ہی  
جو تھے جانب میں اسکا بوس  
یس یوب چل ہزار ملک  
مقتدی برہ کے ملک نصیب  
یعنے دے نیل اور فوات ہی  
جو کیا ہی مطلب تھے و اور  
منہ سفید اور سیاہ تھی گر  
پاک ہوتے ہیں یونی و اگر  
تو کیا نوشن سکوت ہی بہتر  
موتی ہر ایک میں تھے آتے  
کلمہ لا الہ الا اللہ  
میں کیا تب سلام ہی لگا  
یہ مجھے لیکے نعل میں جو  
دو تھے صندوق کے پاس  
صالحان جو ہیں تری امت  
طول اسکا بیت ہی شرح بیان  
میں نے اس طرح اسکو بولنا  
جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم  
یہ تب حق سے اب ہی جلاوا  
یکدم میں جو میں نے آیا تھا  
پاس سلا کی تھی آہ ای  
رہ گات ہی جلد میکائیل  
اور بیت عجیب قطع کیا

سورة الممتحنة





<p>اس نے ہی سلام ہی سنت          اس ہی کو بھی یہ تو ایسی          بالائی زبندہ احقر          نقل ہی جی کہا زینغر          حق کہا آج جو کہ میں نے کہا          العرض وہ امام اہل ہوا          طرح میں جسکی ہی مان فاجر          اس نے عالمان تک اطوار          ایک بعض عالموں نے بالقرع          ہی از آنجا جو کہا لار          دونوں شانوں کے درمیان گیر          پوچھا پھر چھو کہ اب میں ملک          حکم میں ہوں کیا ہی بچھو          شوق ل سے بلو کسم پاز          کرے ان تین چیز جو قیام          پس کیا حکم یوں ملا یک کو          میں نے اس کہا وہی تلخ چیز          میں بولا کھانا پہلے طعام          کو نسی میں عمل وہ نیک صفات          اور خوشی اور غضب کے حار          بخلی کی انقیاد ہی اول          نقل کرتے ہیں پیش چارک          شہ کی معراج میں یقین کتا</p>	<p>فرض اسکا جواب با عزت          کہ کر تم بھی سنے رت و حید          خاکِ نغلیں امتِ سرور          جب کرے کوئی حرکتِ سرور          اور ملک کہے بھی تو جو کہا          جب معزز ہوا بہ فرخندہ          حدِ تسری ہی یقین باہر          احتیاط اس میں کرے نہیں ہل          جو کہ بار وایتین ہیں صحیح          کہ ہوا حق کا جب مجھے مذکر          رکھا اپنی کمال رحمت سے          کہ جھگرتے ہیں کہیں یلک          کہا عبادات ہیں بول اب تو          تا ہو سخی ہی بغضِ صبح          دو جہان میں دیکھو نیک انجام          پوچھو احمد غم جو چیتے ہو          تب کہا ہی مجھے وہ رت عزیز          اور یک دوسرے کو کرنا سلام          کہ غلابوں سے حق کے دیو کج          راستی رکھنا اپنے پیش نظر          کہ کر میں اسکی ہی کہے پو عمل          چارک سال یقین میں شک          حکمتیں ایسی ہی کھا بسیار</p>	<p>اور بھی اس میں کسا شائستگی          ہم جو امت کے خاکساراں ہیں          تو صلوة و سلام لا محذور          تھنہ کچھ دوستوں کو لیا و          ایسی امت کو دے دی یکن          سرور جس کا حق کیا اکرام          لب کتانی کا بیان نہیں کیا          محمدا کی کرے میں تفسیر          کئی اُسے لطایف اور نکات          یو چھا اس طرح حق نے مبرین          تب اترا اسکی لطفِ رحمت کا          میں کیا عرض کر کہ جا باز          میں کیا عرض حق سے کفایت          اور جماعت کے ساتھ رہنے کا          پاک بویوں گناہ سے گویا          کہ یہ میرا حبیبی اجمال          اسی حمد تو سچ کہا بے قبل          اور ادا سے ناز کرنا تب          میں کہا اکو ہر زمان ہر آن          حق نے بولا تو سچ کہا پیش          چلنا خواہش پو نفس کے دم          بحث کرتے تھے کجا و کجا          ہی روایت ز حضرت زہرا          بولا سرور کہ تو نے میرے</p>	<p>ساری امت کو ہر بنا رہی          امتی اسکے جان نثاران میں          ہر دم ہر آن مدام لا محذور          کہا لیا کو تو ای حبیبِ سرور          تا ہمیشہ ترا کر بن بہ ناز          بے نوسطک بھی اُس سکون          عقل حراں بے رمان رہا          اور معن ہی عطی بھی تحریر          لائے تشریح بیان میں خود تبار          کس حکت میں ملک جھگرتے ہو          اپنے سینے میں میں بہت پایا          دے کفار بن بخت کرتے پزیر          ہیں بلاستہ تین کے طاعات          حانا پیدل سجود بنا          کہ ہوا مال کے بیت سے پیدا          ہی یقین مشکلات کا حلال          تب سوال کیا ہی بیکائیل          سو سے ہو وین لوگ تب کہ جب          حق سے رکھنا ہی خوفِ سرور          تب سوال کیا ہی عزرائیل          سیک ایسے کو بوجھا سوم          پر نہیں بچتے تھے کجا و کجا          کہ میں پو بھی ہوں از رسول          کہی تکرے کیا دیر سے</p>	<p>یقین حیک وہ خدا سے امام          یس ہمارے سب صلوة و سلام          تسبیح اس بادشاہِ عالم          شہ کہا جہ کو جو غنایت ہو          بہر تہذیب بھی سے آئی غناب          جیتم سر سے ہوا بدار          آئے ہیں اس یوں میں حور          پس مقفل بہ باب رہنا          کئی احوال نے لاؤں بیان          میں کیا عرض تو ہی داتا          اور مجھے ہو ہیں کشفِ غیب          کہ وہ طاعات کوں سے ہو گئے          پہلے آبِ صوفی اپنا          اور فارغ ہوں کتا زنجیر          حق نے بولا یہ سکے میرے          لکس اسرایل کے یوں پوچھا          یا نبی کون سے ہیں اہمال          حق کہا سچ کہا تو بھی یقین          سچی حالت میں ہو میانہ روی          ای نبی مہلکتا کہا میں یقین          بولا یہ بات سکے ربانام          تب معراج سچ ہی اکمل          تب معراج میں امی بابا جان</p>	<p>نہیں لیا کچھ کیا حکم اسلام          اسکو ہو پنا کنگار و رقبام          یعنی ایسے حبیبِ اکرم یہ          میں لجاؤنگا اپنی امت کو          ہو گیا ہی ناز میں و جب          کتاں سے سر کرے وہ سائر          دے بھی تھم میں سب ہی نیک صفات          کسوں کھلے آہ از کلمہ بیان          حو ہیں ثابت حدیثِ ایمان          دست بے کیف پاتا تو          جو تھے ارض و سما در میان          آدمی کے گناہ جس سے مٹے          سب مقاموں پو اسکے پوچھا          منتظر وہ سر کے رہنا تب          سچ کہا ہی تو ای حبیبِ میر          کہا ہی کتا وہ اب مجھے فرما          جس سے درجہ ملے ہو ہر حال          تب کیا سوال روح امیں          فقر ہو ما فراغت آئی بجائی          میں کہا اسکو مہلکتا میں نہیں          ای محمد کہا بوسچ یہ کلام          ستاہ عالم سے ہو گیا ہی صل          باتن تیرے سے کہا کیا رحمان</p>
--	---	--	---	--	---

اللہ تعالیٰ اجل شانہ نے امت کی شکایات میں کیا سو بیان

بس یہی ہی شکایت اول	کہ کہا یوں خدا سے عروصل	ای پیمبر تمام بندوں کا	عنا من رزق میں ہر طرح کا	تری امت مری ضمانت پر	اعتماد دلی کنی نہ مگر
رزق کی فکر میں ہی دیکھ	رہتے ہیں بھول چھو لیں دنیا	اور ارشاد یوں کیا ہی خدا	کئے ہم نے بہشت کو پیدا	واسطے تیرا ہی حبیب مگر	اور امت کو واسطے جی کر
پر ملا شبہ یہ تری امت	ہنیں کرتی ہی جو بہشت	یعنے کرنی نہیں عمل ایسے	جنگہ باعث بہشت میں جہاد	اور دوزخ کو ہم کئے پیدا	س میں دھن ہوں نا ترا اعدا
تری امت یقین بسام و سحر	دل سے رکھتے ہیں تو دبا دگر	یعنے ہوتے ہیں میرا فرمان	خوف رکھتے نہیں سحر کا بیان	اور فرمایا یہ تری امت	کرتی ہی بس گناہ در خلوت



پانچ بیچ حضرت رب العالمین کے واسطے سے انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے لئے فرمایا ہے

۱۔ راسا کہ تیری بابت  
لو کہ دوست حق کو دیکھ  
تسرا آمد کہ کسی دیکھیں  
اور پیغام ہی ہی جو تھا  
یا تجھ کو کہ کسی کی تم خدم  
اور اس طرح سادہ فرمایا  
اور حلد بدن میں دیکھا  
سرخ روئے دجھان دیکھا  
ایک ماقوت کا مکان تیرا  
جیراں باب بود تو خود  
اور دولا علی کو وہ سرور  
اس لئے ایک پہر ملک کو خدا  
اور دیکھا ایسی سید بار  
جو جواب کوئی نہ دیا  
دیکھ بعضے مسترین کرم  
عرض پہلے کیا میں آئی اور  
کھوئے اپنے برو کو کہ جبریل  
شرق سے لیکے عربک ایش  
پھر کیا عرض میں آئی معبود  
اصل میں تھا یقین تو ہی مقصود  
حشر کے دن تجھے رحمت  
در گہر حق میں التجا میں کیا  
نام کے یاس میر نام ترا  
سب ملوق بدو حجب کا  
یعنی استب اعرج یقین  
تیری امن کے جانتی تھی  
در گہر حق میں میری عزت  
عرش سے فرشتہ کی تھی

۲۔ محمد میں پانچ پہر پیغام  
کہ کیا میں یومین بیت آسان  
تا کہ اپنی مراد کو پہنچیں  
حق میں تم کہ کسی کے حفا  
مال و جان سے کرنگے ماموت  
آفتون جنت کا میں نے سب کیا  
سرخ صحت کے مقام علا  
اور لطایف بہت مان دیکھا  
تھا مستب بہت کہ میں دیکھا  
سب غیرت ہی مجھ کو میرا  
صورت یا کہ ہری آئی جنت  
کیا شکل علی بو ہی پیدا  
سات دوزخ کا حال دیکھا  
اور جو جو کیا ہی اسکو حفا  
اسکی تفسیر میں کئے ارقام  
دیا جبریل کو تو چھ لکھ پر  
شرق سے غربت ہی ہو قیل  
عاصیا جو بیگت بے یومین  
کئے آدم کو جو فرشتے سے  
وہ وسیلہ تھا اور تو ہی مقصود  
جبکہ اصل کرونگا رحمت  
کہ تو آدم کو آئی مرمولا  
پیش آدم دوا لفظ سالجا  
لکھا ہر قصر ریجی تیرا نام  
ایک یل میں ہوا عرس میں  
اور افات ان سے دور کیا  
کشی فوج کو تو آئی مولا  
ابک لے میں تو کہا ہی گذر

۳۔ ابی امت کو تو لجا پہنچا  
دوسرا پہر کہ کسی دوزخ  
تو ہی لایا رکھیں مڑ باب  
راتن اس سے یومین ترسد  
تو کہ وہ میری آئینا  
اوس میں دیکھا بہت عجیب  
ہی روایت کہ سید بار  
لولا بو کرای رسول خدا  
اور بہت اس کا میں تھوین  
اور عثمان کو کہا سرور  
چاروین آسمان پوین دیکھا  
تا زیارت اسکے سار ملک  
حلد دوزخ کا حال تفصیل  
بسط جیسا ہی گریہ بہمن  
کہ کہا شاہ انیا خوش حال  
کہا مقابل تو اسکے مجھ کو دیا  
اپنے گیسو پاک و محشر  
اکو بخشو بخا اپنی رحمت سے  
کہا مقابل دیا مجھے سکے  
پھر کیا عرض میں کہ آدم کو  
اس سے باہر کھنچ لاؤنگا  
دست و در سے آٹھوایا  
میں نے لکھا ہم عرس میں  
پھر کیا میں ال آرت انام  
اور آؤں ہی کا بزرگ خطا  
گرچہ اور یس کو بلند مقام  
عین طوفان میں بچا یا تھی  
اور سا جو چہ سر ہی ہوسکے

۴۔ اسے پیغام ہی ہی پہلا  
تا کہ میں اسکے نام نصب ہو  
میں ہی پہنچا ونگام اردین  
تو کہ مجھ سے شرم ہی شد  
صرف میں اسکے کچھ لاؤنگا  
اور دیکھا بہت غراب میں  
بون ابو کر سے کہا ای بار  
میں بھی قہر کچھ ہو خدا  
ہیں عیرت سے میں کیا سزا  
نام تیرا سب آسمان پو  
مجھ اس طرح جبریل کہا  
ہوں شرف یقین سدا بفلک  
گر بیان لاؤں ہو کس طرح  
مختصر کچھ بیان میں لکھتا ہوں  
سب معراج میں کہنے خوال  
حق تعالیٰ کرم سے فرمایا  
جب تو کہو لنگیا ہو برہنہ سر  
غایت لطف اور عنایت  
حق تعالیٰ نے تب کہا ہی مجھے  
دار جنت میں لنگیا ہی تو  
کہ اب تک اسی میں لکھونگا  
اور فرشتوں سے سجدہ کر دیا  
تب فرشتے تجھے چھپا یقین  
دیا اور یس کو بلند مقام  
آج کی شب تجھے ملا درباب  
جسم اسکے میں دیا آتما  
اسکو یابی ابر چلایا ہی  
تا قیامت جہا میں ہو سیکے

۵۔ تم نے احسان کے رب سے کہا  
تو کہ وہ مجھ سے باطن و ظاہر  
اور مانگو سدا میرے دعا  
کہ بہت تم ہوئی جفاکاری  
جسم جان کو نہ اپنے ہو قمار  
مترج کو اسکے چاہئے طیار  
آی ابو کر مخزن احسان  
اور فاروق کو کہا سرور  
سکے فاروق یہ ہو گرا  
تھا لکھا اور بہت دیکھا  
کہ ملایک ہو بعد اشواق  
اور ترا قصر محترم ای علی  
اور وہ شاہ انیا ایش  
کہ فاؤخی جو آیت قرآن  
عجز سے در گہر خدا میں کیا  
کہ ترا کو سدا و کوسا  
بخونے کو اپنی امت کے  
پس کر پا دس دوسرے یقین  
کہ ترے نو سے ہی نورانی  
کہا جنت میں لنگیا میں  
ابن عباس سے روایت ہی  
حق کہا اس سے نعمتیں ہوں  
آسمانوں کے جوین دروازہ  
حق کہا اس سے بھی مقام بلند  
اور ایسا ہی فرشت تو سن  
ترے ذکر کو بلند کیا  
حق کہا میں تجھے برق دیا  
جب سحر حشر میں ہو تھو فرما

۶۔ دوست دیکھنے کے لئے اکثر  
کہ بہت یومین ہی ہو قمار  
حاجتیں میں کروں تجھاری  
اور بہت تم ہوئی دفا داری  
میری خدمت میں رکھو حاضر  
دس دوسرے میں لاؤنگا ہی بار  
میں مرا قہر یک عظیم الشان  
آی عمر سن بہت کے اندر  
اور کیا عرض آئی دورا  
ایک قصر عظیم میں تیرا  
مر قی کے لقا کے اشتباہ  
دیکھا میں حلد میں بن جلی  
جو مولان کیا بدر گہ رب  
سورہ نجم میں ہی آئی جان  
لطف اسکے حق جواب دیا  
آن پر دن ہی دوسرے مجھ پر  
واسطے انکی شفاعت کے  
تیرے گیسو میں یار جبریل  
حق وہ آدم صفی کی بیانی  
اور باہر بھی اسکو لایا جان  
کہ کہا یوں تیرا سدا ہی  
میں دبا ہوں تجھے آئی میر  
اور دروازہ جو میں حشر کے  
میں نے تجھ کو دیا ہوں کہ سدا  
خاص تجھ کو ہی اب ملے نیش  
رتم ایسا نہیں کسکو دبا  
کے کیا جس سے عالم لا  
موج زن بود التھی دریا

پانچ بیچ حضرت رب العالمین کے واسطے سے انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے لئے فرمایا ہے



[illegible]



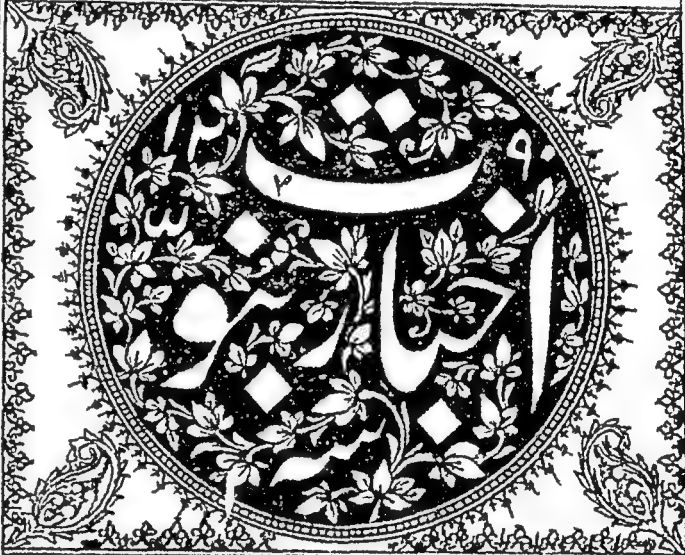






يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

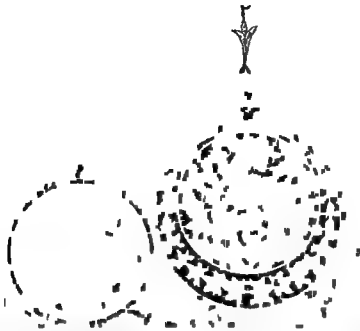
بِحسب جوار خان السیرین احوال انحضرت کی شروع ہجرت کو فات تک مذکور ہی ہے



ابو رنگ صحت تمام حیران تمام طبع سے باحسب ارم تکلف و خندان ہوا

المطبعة للحمدية الواقعة في معسكر بنكوكو

6166



## بسم الله الرحمن الرحيم

ای خداوند کریم کارساز ظلم و دوا کا کردن کو کر سزاں خود دایاں کن کر ماری دادگر گر جس پاجر دیاں کی دگا اسے مدد دلو گئی ائی کارساز اور بد میں افات دے گئے	بخت مصیبت دے ٹھکانا الاماں یا رشید کو لالاماں کر مصیبت سے منحل غلدر چوں تیرے دین دلی حال لوں ہی یک شمس کا نور سزا اور بہا دیکھتی ہوتے گئے	ختم و صیانت دے محفوظ کر دام و دو کا کیا ٹھکانا ظلم اس بخت کا ائی کریم میں کہاں بہا دے دھری کر لوں ہی گری ہی برادر دین اور دین کر تیری موت دینا سر دیں اس کے کر گھانا	دکڑ طاقت میں مدد ملو کر دیکھ کر ہی کر قزاقی رت تیر کر عطا ہو کر تو حاصل جم کوں ہو گیا لنگا دین مسدا بہاں سرگرم سے ہی ہند تو یہ اماں تو بہا دینا اور مجھے کر کھانا	یک طرف دوسرے اسیاں ہی فاسم دو لو کے اسٹا ہر حال اوج و فایں مجھے روا کر سخت تری ایک سختی نظر اور دوسری غرض پہنچا مصلحتی گئے ساتھ سر ہر کر دے تو اس کے ساتھ نہ دے
---	--	--	---	---

### مت حضرت رسالت یا صلوات اللہ علیہ وسلم

معدت اسے اولیں دے آخریں خلق اور احوال کے سنا سنت دلوں سے جو حاصل کر مام احمد مام جلا احیاء سورہ حسن اشرف سرسر اور قرآن کی ہی ستاں گیم اور آیت تیری مکتبہ کر گما اسکا کمال اس باباع انصر وہم اعانیں ہی تو قسعدا وہی ستاں اکیا ہی نور	خدا عالم صنع الدوس دات حکمی برین کر ہی دایں اس کے دیا تھا دلا جو کہ مدد دے دین شریعت اسکی دنیا ہی ہدایت کی ہر قرم عا دے اسکی ہی جو حیم ہی ماں اس کے ہی قرین مسورہ انگشت داسن ہر اس کے پیشانیہ جنت دیا مترجم ہم جس صدف نور	منزل لسان ہر راز دم ہی حقیقت اسکی دے جہان مقام اس کے ہی راہیں مسکن مام امتیون جھکا کر تیر سورہ انا صما محترم سورہ فاتر مسکن لیمان عصر کر اس کے صیقل کی ہر آرہ قرآن دایں ہر راز دع رجم حرم کو اس کے رقی صحیح آیت نور صلوات و سلام	اقبال اوج اور اواسد ہی وہی سلاقیں لکھام سبط طاع دہی ہی اصل کر تا جہاں مسدات آں فرنگ مومن فتح و نصرت کا شلم اسکی ہی اور سرت کا یاب سورہ الفجر دے سر سر حق کا اور شام لایق بار دیا ہی عربیت سورہ فایں شری صدر راں ہر دم حرم و شام	اصل مٹی ہی تقدیر کی تیا اور حقیقت کے لوگوں کی سجا گرچہ ہی آخر میں لکھا پور مام احمدیں جس ہی کند سورہ کلمہ طبار نکا سیاں واقعی والیل ہی قرآن سیر طاع اصل کا شلم اس کے لکھ کر سوار لکھنا یوں ہی اکیں جس صدف نور اور اس کے آل اور اسماء
--	--	---	--	---

جسکو صاحب بن جلی	ای ابو بکر و عمر عثمان علی	اور اسکے فرقہ العینین پر	نیرین مرتضیٰ حسین پر	ہو درود ان کے آئمہ یان	فاطمہ بنت شہ لولاک پر
		جسکے اولاد مقدس بن یقین	ہو گئے اقطاب اکثر کالین		

منقبت حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ

خاص محبوب خدای دو جہاں	سید اقطاب غوث النور جاں	پیشوا سیوایاں جیل	رہ غامی رہ نمایاں جلیل	حق مجربوں کا وہ سلطان ہے	اولیامین سب جلیل الشان ہے
غاشیہ بردار جسکے اولیا	دل سے خد متکا جسکے صفیا	مدرسے کی جسکے قریشی یقین	خاکروبی آباشی ای میں	جانتے تھے اپنا غور و فخر	اولیای وقت اسکے نامدار
اور پیادہ اسکے ہمارے رکاب	دور سے عزت سمجھئے ارباب	اسکے شمع و عطر پر موقر	تھے ملائکات خاں خدا پروانہ	اور مطلق تب ہوا میں ہی ہمارا	چرخ نکلتا تھا اونکا اثر کا
خضر بھی ہوتا تھا حاضر ملا	وعظ کی محفل میں اسکے نیک	اور مدارج قرب اور عرفان	بھی فنا کے اور فنا کی شان	بزم میں پاتھے قسمت اسکے جا	اذن گولا کے ہر آن وزنا
اسکا ہر نائب ہی بخم ابتدا	مدح مرشدی و مولائی سخی	مندی حافظ حاجی مولوی	حضرت سید شاہ محی الدین	قادر سے	اور زمانہ کا ہی اپنے مقدرا
خاص میر شیخ شیعہ سلین	رکن ملت مرجع اخبار دین	در علوم باطنی و ظاہری	جامیحت کی ہے اسکو سوری	ہی شریعت کی سکا ماہیتا	اور طریقت کے فلک آفتاب
جسکے اسرار و معارف کے علوم	جبکہ دل پر اسکے کرتے ہیں توجہ	موزن تنبلسکی ہو چرل	ہوتی ہی الہام گوہر فشان	گرچہ دریا اکیا یوں پریشان	خلق پر غفلت کا پر رویش ہے
آہ استعدا وہ رکھتا ہی کون	و جو اہر آہ لے سکتا ہی کون	کون اب نہا ہی اسکا شہری	مشتی ہی کون ایسا جوہری	لوگ اکثر اس زمانے کے مگر	فرق معقولات کو جانے ہنر
فلسفی قشری میں ہی حیران	اور حقیقی علم سے ابھان ہیں	علم پس کیوں انکو ہو عرفا کا	کب انھیں پروا صفا جانکا	جان جملہ علمیا ایت دین	کہ بدانی میں کیم در یوم دین
علم آن باشد کہ جان زندہ کند	مرد راباقی و پایندہ کند	گر وہ ہوتا در زمان سبق	قدر کرتے اولاد اسکی بحق	دیر گاہ اسکو رکھے ربانام	فیض دین خلق اسکی بیخ و

مقدمہ

خلقت نور پیکر کابان	تا آخر حال ان شان جہاں	نشہ اول میں اسکے میں لکھا	ہی وہی پہلا چمن ای صفا	از تو نہ تا معراج شریف	و گریہ و سحر میں بس لطیف
اور فقط معراج کا شہید ہیں	میں لکھا تیسرے چمن میں ہیں	اس چمن میں اب کترا ہوں تم	کہ پس از معراج سالار ام	جو وقایع شکے ہیں حیرت انگیز	بھلا ہجرت کے رطت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر ای کیونٹھا	بعد معراج رسول با وقار	شخص بار از مدینہ آئے ہیں	سرور عالم پر ایمان لائے ہیں	یا نبی شخص اُن میں ہی ایمان	گیا رہویں جو سال میں تھے جان
سات اخص اور تھے انکے سوا	لائے وے ایمان بشارتینا	اور سرور کئے معیت بھی	عقبہ ثانی کی بیت ہی ہی	انکے سکھائے لئے احکام دین	ساتھ انکے وہ امام المرسلین
بھیجا اپنے یک صحابی کو پیچہ	نام پاکی اسکا ہی مصعب بن عمیر	جبٹینے کو وہ پہنچا ان کر	دعوت اسلام میں باندا کر	اور وہاں چالیس مہینے بجا	ہی نماز جمعہ کو قائم کیا
کام میں دعوت تھی لیل و نہا	تھا بہت سرگرم وہ عالی وقا	ایک دن ابن زرارہ نیکند ت	حضرت مصعب لیکر اپنے رست	ایک باغ اندر ہوا رونق فزا	اور وہ قرآن و مان پر پڑے گا
سن وہ حدابن حاد ہوا	اؤس کے جو قوم کا سردار تھا	وہ نہ ایمان ابھی تھا بہرہ ویا	بھانجے کو اپنے یوں بولتا تھا	کہ وہ بہکانا ہی لوگوں کو بھی	منع کر تو جا کے ترہنے سے بھی
بلکہ تب مصعب وہ غصہ کیا	اسکو مصعب اس طرح کہنے لگا	کہ ذرا تو جھک کر سن میرا کلام	گر ہو بہتر کہ قبول اسکو تھا	ورنہ مجھ کو منع کرای میں	وہ کہا یہ بات بہتر ہی یقین
قال کہ بہتیار کو بھیجا وہ	چند آیت ہی پڑھا مصعب تب	سنئے ہی ایمان وہ لایا جلد	قوم کو بس جا دیا اپنے خبر	اور مامو بھی جا اپنے کہا	وہ بھی آ مصعب تب غصہ ہوا
اسکو بھی مصعب ای ہی لکھنا	بیتھ کر انصاف سے سن میرا کلام	اگر پسند ہو تو اجا تب کہیو	ورنہ جو ہو کھنسا رہ کر و	سعدا شکو کہا اسی نیکند ت	تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
قال کہ بہتیار وہ تھا اُن					تب یہ سو کر کو پڑھا مصعب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَمْدُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ اِنَّا جَعَلْنَا هُوَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَاِنَّهٗ فِیْ اَمْرِ الْكِتَابِ لَدَلٰی عَلٰی حَکِیْمٍ  
 اَمْضَرْتُ عَنْكُمْ الَّذِیْ کَرَّ صَفْحًا اِنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ  
 وَمَا یَا تِیهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَا نُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِؤْنَ فَاَخْلٰکُنَا اَسْثَلًا مِنْهُمْ بَطْشًا وَهَضٰی مِثْلَ الْاَوَّلِیْنَ





یہ مدینہ میں ہوا بعد قترار  
انکو تھی انصار میں شان کبر  
قتل کر دیوں جو کو بیدار  
عرض خدمت یوں کچھ بن باور  
منتظر تھے سدا چاہیں ہم  
حکم ہجرت کا نہیں بھٹکے ہوا  
وائے خاک حسرت اپنے سر پر  
ہی وہ ہجرت گدھے کی زمین  
سے علائکہ کیا ہجرت یقین  
بات کر لیگا نکوی مایا مجال  
سب مدینے کو گئے با صد وفا  
ریح پھر دینے لگے من کا وزن  
جبکہ چاہا ہی یقین اذین  
نکرو ایدان پر چہر سیر  
وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں  
ایک ایک کرنے لگے اسے بیان  
اسکو کتے سے کرین باخراں  
پھر کر گیا جلد اگر تم سے جنگ  
قتل کر دیں اسکو پلین بیدریغ  
اس لعین پر تب کیا ہی فرین

یہ مدینہ میں ہوا بعد قترار  
انکو تھی انصار میں شان کبر  
قتل کر دیوں جو کو بیدار  
عرض خدمت یوں کچھ بن باور  
منتظر تھے سدا چاہیں ہم  
حکم ہجرت کا نہیں بھٹکے ہوا  
وائے خاک حسرت اپنے سر پر  
ہی وہ ہجرت گدھے کی زمین  
سے علائکہ کیا ہجرت یقین  
بات کر لیگا نکوی مایا مجال  
سب مدینے کو گئے با صد وفا  
ریح پھر دینے لگے من کا وزن  
جبکہ چاہا ہی یقین اذین  
نکرو ایدان پر چہر سیر  
وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں  
ایک ایک کرنے لگے اسے بیان  
اسکو کتے سے کرین باخراں  
پھر کر گیا جلد اگر تم سے جنگ  
قتل کر دیں اسکو پلین بیدریغ  
اس لعین پر تب کیا ہی فرین

انہیں بارہنیں کو شاہ انام  
نقل ہی تب شخص ایک نصار  
شہ کہا حق سے زمین کو برون  
ہم ترے مشتاق ہیں تر چوہا  
ہم جو کنگ دہن چشم نظار  
جس طرف جب حکم دیکر دگار  
حکم ہجرت کا تھا شہ کو انتظار  
بعض اوروں کو سنہنشاہ عرب  
تھے حرم میں کا فزان جو جمع ہوا  
کر طواف کعبہ امتہ سات با  
غیر صدیق و سب سے مرتضیٰ  
تب جو مانگے ہیں و مظلوما  
شاہ بولا جبر کر اسے با قفا  
دار بندہ دیک مکان شور تھا  
تا قہاری مشورتین کو خربک  
یوں کہا ہی تب ہشام بن عمر  
یوں کہا تب اسکو ابلیس لعین  
تب لگا کہنے ابو جہل لعین  
ایک قبیلے سے نہیں اختصام  
منتق اسے ہر موبے کفار ب

سردی بخشا بالفار کرام  
یوں کہا ہی سید ابرار سے  
تا جلال جنگ ب انے کروں  
ہا ہی بے آب سہن قیس رار  
ہیں قبول عرض کا تہ و  
میں کروں ہجرت یہی انتظار  
حوا ب دیکھا ایک شاہ خیار  
حکم ہجرت کا کیا ہی جلد تب  
انکو یوں کہنے لگا اسی کا فز  
اور دو رکعت پڑھ کر با صبر  
کو ی جلیل الشان سرور پادشاہ  
حق نے قرآن شہارہ یہ کیا  
میں بھی حکم حق کا ہوا امید  
مشورت کرنے لگے سب اسے  
انکو میں تہلاؤں کا تہیر تحیک  
سرد عالم کو رکھنا قیاس کر  
راے بھی تیری سنا بہن  
یہ مجھے تہیر سو معی ہی یقین  
کسطح مانگیں غی ہاشم قصا  
قتل کر دیں تا دعا وقت تب

یہ روایت آکے جبریل میں  
یا رسول اللہ اکثر کا فزان  
سکے سب تاج فرمان ہوئے  
اب تک کو بھی رونق دیجئے  
عرض ہر دم یہ جھڑکے طرف  
پس وداع انکو کیا سناہ جہاں  
در باد کو مے نکلتا ہی ایک  
تب کئی اصحاب کتے سے نہاں  
زن کو جوہ کرنا چاہے جویم  
جلد یا شہر مدینے کی طرف  
پر مساکین تب کئے اصحاب

نام جس جگہ کیا ظاہر یقین  
آج حاضر ہیں رنک کے دریا  
حکم لیکر اپنے دیر و نکو گئے  
اسکو اب رشک گشتا کچھ  
گر قبول فدا ہے عز و شرف  
و گدھے کو ہوسار سے روان  
شہ کیا ہجرت دمان بروجیک  
ہو گئے شہر مدینے کو روان  
اور جو اطفال کو اپنے سیم  
باشجاعت ہاشم ہاشم شرف  
رہ گئے اس شاہ کے اصحاب

آسمان سے ماہ المورای ہر  
سب مدینے کو منور کر دیا  
کر کے یوں کے نور روشن امیا  
علم میں تہیر کے وہ اسی خیر  
ساتھ پیڑ کے ہو کر جانثار  
عائشہ کے گھر میں اگر بعد از  
الغرض صدیق اکبر امین  
ایسے میں ہو متفق کفار ب

شہر میں کتے کے آیا ہی اتر  
نور سے اپنے زمین کو بھر دیا  
پھر ہوا اسے مدینہ وہ روان  
تھا یقین ملک عرب میں سطر  
غریب و ہجرت کرینگے اختیار  
جو ہوا غایب بن میں امیا  
ہو گیا اس خواب آند و گین  
قتل پر شہ کے ہو تیار ب

مکر اشرف کا میدان تمام  
اور وہ شہر مدینے کی زمین  
عائشہ کے گھر میں بعد یقین  
خواب کی تہیر کو بہر با صواب  
لینے کے سے نکھر جائینگے  
گھر میں جانا اسکے ای نیکو بنا  
اور یقین یہ ہو کہ ہجرت ب  
لایا اس آیت کو جبریل امین

نور سیرا ہو گیا اس سے تمام  
تھی منور جلوہ گرد و منی یقین  
کر زمین کو شوق گیا اندرون  
اسطرح جانا ہی وہ عالمیونا  
اور مدینے میں اقامت لائینگے  
شرف خلوت ہی بی بی کی ہوا  
کہ نبی کو حکم ہجرت آئیگا  
حکم ہجرت نہ کو سونا بلیں

پھر دمان سے آسمان اوپر گیا  
جبکہ وہ کتے کو آیا ماہیتا  
جب ہوا سیدار وہ عالموقا  
وہ مرتابان ہی سالار نام  
پھر کے جوئے کو آیا ماہیتا  
جو ہوا غایب بن میں پادشاہ  
اور جانا آپ ہی خد سگد

پس مدینے میں یقین نازل ہوا  
پھر منور ہو گیا مکہ شتاب  
دروغہ سے ہو گیا ہی زار زار  
اور تارائیکے اصحاب کرام  
ہی دلیل فتح مکہ با صواب  
گھر میں وہ مدون ہوئے کائنات  
اس سفر میں ہر دین جانثار

یہ روایت آکے جبریل میں  
یا رسول اللہ اکثر کا فزان  
سکے سب تاج فرمان ہوئے  
اب تک کو بھی رونق دیجئے  
عرض ہر دم یہ جھڑکے طرف  
پس وداع انکو کیا سناہ جہاں  
در باد کو مے نکلتا ہی ایک  
تب کئی اصحاب کتے سے نہاں  
زن کو جوہ کرنا چاہے جویم  
جلد یا شہر مدینے کی طرف  
پر مساکین تب کئے اصحاب

فل رب اذ خلنی مہلک خل



نہیندین نامہ خل کچر نہینار سانپ میر پاؤ نکو ایدو یا کیون دیا تو رنج میرے یار کو میں بنایا غمیا میراں آبشارف پر کیا جب بندے روزگار پاؤن کو کاٹا ہوا اسکے بار بار کہا ہی یہ کی صداقت کی لیل حق تعالیٰ کے پسند آیا برا ہم کئے یک سنگ پیدا بالکل یہ دیا صدیق اکبر کو خبر اور بہت تہمت تھا اسکا رنگ پر عجب سپر نہ ہرگز کبھی ہی یہ قدرت حق کی ہی اہل دہ اور اس کشتی کے اندر یک جون جا جیسے اسبلین چھوڑ دینا ہیں فدا ایسے ہزار دہشتاں وہ کیا ہی عرض ایسا نہ نام اور تو دکھا جو وہ باغ دیبا ہو و گور پست حکم سے تب حق کے کیکر کا خبر	اشک آنکھ ہوں سر دلا ہوا کہتے شاہ والا زخم پر لکے لکے وہ کیا یوں عرض ایسا نہ نام تاکہ تو اس غار کو جس رات آ ہو گیا مجبور اور لاچار میں ایک وہ تیرا رفیق جان نثار آفرین سپر ہزاراں آفرین جلد آیا غار میں روح الامیں اور اٹھ پاک مراد سے سنگ نہ فی الحال حاضر ہو گیا حضرت صدیق جب کہو پیا کہو کہ والا شاہ جو اپنا کتاب جب یہ صدیق وہ تیرا شتاب اور وہ دریا کنارے بنے تو عجائب و غرائب حساب الغرض صدق تو وہ کیا ہی عرض ایسا نہ نام اور تو دکھا جو وہ باغ دیبا ہو و گور پست حکم سے تب حق کے کیکر کا خبر	شاہ کے رخسار پر تیکے چن وہ شغافی غور پایا ہوتا باب میں عیسیٰ کے زمانے سے یقین رنگ جنات ارم کر دیو لگا پاؤن کو اسکے دیا اذین جان خدا عاشق افسارغا رحمت حق اسچو ہوتا یوم دن اور کیا ہی عرض ہونا ایشا دن ایک پیالہ ہم وہ چھو میں رکھے اور تھی حکم خدا سے شق ہوا چین اسکے دل کو تب غالی دیا وہ روایت ہی صحیح ای کامبا ہو گیا ہوا اسکے کشف جاد نہین سنی سے کرتا تھا ندا اسمہ دیکھے صنعتیں حق نہینا بیت سے در حال حضور آپ ہی کیجئے بیان اسکا تمام ہی وہ جنت کا بلا شک غر ہم یہ روزگار نخل جادیتن ہو گیا پیدا یقین اس غار پر	ہو گیا بیدار شاہ مرسلین سانپ نے پس کے باہر جلد منتظر تھا غار میں تیرا گھر بند کر کر دیو یک روز کتین روکھا تھا جھکوس ہ ہا بالکل آہ اپنے پاؤں شرف کو یقین ایک روایت ہی کہ صدیق تمام خی کہا صدیق اکبر کو سلام اور پیالہ ہی وہ شربت بھرا اسمیں شربت برف تھا سرد پس عین الدین ہر دہی پیا وہ لعاب پاک درمہ جبار شق دین یک غار کا کوٹا ہوا ای ابو بکر مکر م باوقار جب تھا صدیق اس سے یہ ندا بولتے آیا رسول اللہ ان دنوں تب کیا ارشاد یوں شاہین غار سے گرتو نکلنا چاہتا اور اس کشتی میں چرہ کر جلد آکے یک مڑی بھی ان کو غم ہو گیا بیدار شاہ مرسلین سانپ نے پس کے باہر جلد منتظر تھا غار میں تیرا گھر بند کر کر دیو یک روز کتین روکھا تھا جھکوس ہ ہا بالکل آہ اپنے پاؤں شرف کو یقین ایک روایت ہی کہ صدیق تمام خی کہا صدیق اکبر کو سلام اور پیالہ ہی وہ شربت بھرا اسمیں شربت برف تھا سرد پس عین الدین ہر دہی پیا وہ لعاب پاک درمہ جبار شق دین یک غار کا کوٹا ہوا ای ابو بکر مکر م باوقار جب تھا صدیق اس سے یہ ندا بولتے آیا رسول اللہ ان دنوں تب کیا ارشاد یوں شاہین غار سے گرتو نکلنا چاہتا اور اس کشتی میں چرہ کر جلد آکے یک مڑی بھی ان کو غم ہو گیا بیدار شاہ مرسلین	ہا ہنہ بیدار سالار رخسار عرض ہوں شاہ عالم کیسا شاہ فرمایا ہی تب اس یار کو اور یہ سترہ دیکھ جو طرف حضرت صدیق ای شاہ نام میں ہو میتا قدا او پیر کیا ہی یہ کی شجاعت عیدیل جبکہ ایسا آزمایا ہے گیا گئے آدم کے یقین چار الف پس بہت مسرور ہو پھر لبشر اسمیں تھی کا فور خوشنوبری یہ روایت گرچہ نادری ہے پس وہ شربت اسکو ملنا کعب ایک بھی کشتی وہ دریا میں عیا مرو تھنا ہی نو اس کشتی میں آ ایک دیدار نبی پر بے گمان واقعہ تجھ پر کھلا ہی جو یہاں وہ کشتی محبت ہے پچھان ہی روایت دوسری شاہ خا اور روایت ہی کہ شاہ ہینا
---	---	--	---	---

دہونڈے ناقتار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر میں صدیق اکبر کے اور غار قوز تک جانا اور سر غار پر مڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھار جو ایک ہی شب میں قدرت الہی سے موجود ہوئے تھے دیکھ کر واپس ہونا۔

خبر صدیق اسما پاکذات مار کو میں شاہر آئی جب پس ابو جہل لعین یوں کہا سکو ہم دیو سے شہر یقین لے قریش کوئی جماعت اپنے ستا اگمان اسکے وہ جگہ پر وہ کہانت یہ جانا ہو مگر	یوں روایت لالی ای کوٹھا پوچھے والد نے کہاں تیرا آب شہر کے میں کروا پنا یہ نہ اسکر بہت مشرکین جب چلا گئے سے باہر صفات غار تک یا دی کرتا نظر اگر دیا با این اسحق نے خبر	کہ مراد الہی اور شاہ جہا میں کہی اسکی خبر غمکونین کہ رسول اللہ اور صدیق کو دھونڈے نشہ کو بطبع ماؤں راہ میں صدیق کا نقش پا پس قریشوں کہا ہی وہ لعین قول دوسرا ہے کہ وہ بولا دنا	آہ جس شب کو ہو گھر سے رون ستے ہی یہ بات بوجہ لعین سند لیب گشتن تصدیق کو کوہ و محارم ہو بہن شر گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا آئے میں دونوں مکان و یقین کہ میں داس غار میں دھونڈنا	صبح کو ب کا فران بے خبر یک طبائز جھکوا مارا بے جیا جلد جا کر جو چکر لادو کہاں شخص کٹاف جو اسکا نام تھا لیک کہ انا را نگشت قدم پر نہیں جانوں گئے یہاں کہاں کا فران بس جا دیکھے غار	دہونڈے اے ہمار گھر ایر کان جھکوا میر نیچے گرا یا دکھا دکھا جو انکا ٹھکان دہونڈے نکلا ہی جب جیجا دیکھ کر اس راہ میں ای محرم میں زمین میں یا گئے بر آسمان کہ کھر اہر آپ و کیکر کا شجر
---	---	--	--	---	---



<p>دو دن اچھے باؤں گھوڑیوں مصلحت کے اور میرے دریا اور کہا حق سے ستر کر بخدا میں بدخواہی تمہاری نہ کروں میں کیا تب مذرتو خدا مال زر بس وہاں سے میرا تو پھر مذرت سالی میں تب سرگردا نام پوچھا اٹکا جیسا وہ انام بھی سلامت اور سکون پر بالہ وہ کہا اولاد سے ہوں ہم کے میں محمد بن عبد اللہ ہوں پھر بریدہ کہا تباہی رسول شاہ کے آئینی میرے خیر نام اور بہت جب گرم ہوتا آفتاب سنگے میرا وازا انصار کرام مخوزان مردان بھی پر ہوا</p>	<p>تو کہن تب میرے کئے ہیں زمین فاصلہ تھا ایک نیرنگی جان یا ابھی اُسکے شر سے ڈپنا بلکہ رہ میں جسکو باؤں میروں پر قبولی ہنیں وہ نامور وہ کئی دن تک یقین نکارنا شرف ایمان سے مشرف ہو گیا تب کہا ہی وہ بریدہ میرا نام ہی بنا اٹکا سجھائی نیک نام تب رسول اللہ فرمایا اے اور بیشک میں رسول اللہ ہوں جب یشمین تراہو و دخول جب سنے تھے سارا انصار کرا وے گھر دن کو اپنے پھر آفتاب ہو کے باہتیار و دو تین نام کر کیاں کر بھی ہو کر شادمان</p>	<p>پھر زمین پر جا میں نے گزرا ویکھر صدق نے مجھ کو قریب یہ رہ دما کرتے ہی دس سالوں شاہ عالم نے کہا ای رب میر اور فرمایا میں حاجت ہنیں شاہ جب پہنچا دینے کو میں بے روایت شاہ جب کے جلا شاہ اُسکے نام سے ای بالکل پھر کہا تیرا قید کون سا جانے منہا ہی حصہ سہم کا پس یہ سنتے ہی بریدہ منہا تیرے ہمراہ چکا ہو یک عالم صبح کو ہر دن شے سے یقین یوں ہی یک دن کر بہت کچھ شہ سے بترہ کے اوپر چلا بولے آیا رسول اللہ ہے</p>	<p>خستہ اپنے آپ پر کرنے لگا منظر و حیران ہوا ہی لب باؤں گھوڑی کے دھسے چاروں کر رہ سچا ہوا تو اسکو چھوڑے کچھ نہ جتے ہیں تیرے ہم یقین تب کھل ہے اُسکی کتے میں زبان تب بریدہ اسلمی اگر مدد تب لیا اس طرح سے ہی نیکان میں بنی اسلم سے ہوں کہنے حصہ یک سلام سے تو لیو گیا جلد ترکہ شہاد کا پڑھا پس عامر اپنا لے و محترم اُسکے استقبال باہری میں لوٹ آئے اپنے گھر نہاد پھول کے ماند خوشی سے رب کھل یہ حبیب اللہ حال جاہ ہے ہو کے بسفون مہارتی رسول اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب</p>
--	---	--	---

<p>ابو جبریل کہ سالار زمین و جبریل شاہ کی رحلت ہوئی لنزل من سدن قبا میں رسول رست پاک آپس میرا مصطفیٰ جب پچھات شہکی لوگوں کو فوجی اور اترتے قبا میں مصطفیٰ جی ہر جسے وضو کا مال کرے س دیا جا رہا رست پاک</p>	<p>ہی مدینہ کو کیا رشک تمن سب مدینہ میں اندھیری چھائی جانے اگر کیا شرف نزل جلد وہ فی الحال پایا ہی تھا و سے مجھ حدیق الکرکونی اس لئے سایہ کیا وہ باوب ایک مسجد کی کیا ہی دمان بنا اور نازا کردہ مسجد میں پڑے یا کر اسکو خوش و خوشاک سے</p>	<p>یوں شہ میں کھلے انوارت جون غروب ہرے ہو گیا تین دن بعد آیا ہی علی شہ قبا میں پچھا جبریل آنکر باادب کرنے لگے اسکو سلام آپس جو کرتا تھا سایہ آفتاب مسجد ان ہی ہی بالیقین تو لیگا اسکو عمر کے کا تو اب سود و قاضی معظم پاک باز</p>	<p>ہو گئے روشن درو دیوارت شب اندھیری از زمین آگیا اُسکے ملنے سے ہوئی شہ کو خوشی بیٹھا تھا خاموش یک زیر شجر کرم تھی تب و حوب بھی آگیا آگے بھٹ کے وہ تھا ہی تیار کہ بنا جسکو کیا سالار دین اور کہا فاروق اعظم باعبود یو لاس مسجد میں دور کوٹ</p>	<p>جس طرح ہوا طلوع آفتاب پیر کا تھا روز اقدس و شہین وہ پیادہ جلد تر آیا تھا جب لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر تب کہو اصدیق انکو دمان کہ امام قطلانی با مصفا یہ وہی مسجد ہی قرآن خیا کہ یہ مسجد دور ہوتی تھی اگر دوست ترکھا ہوں تیر جہا</p>	<p>انہوں تھی عمری نو برس آسمان تازمین شون شتاب اور مردوں کی تھی وہ باہرین آپے لگتے اُسکے باؤں تب تھا جو ہم خلق بے حدای خبر شاہ پر کر اپنی چادر سیاہان دیکھ یہاں مواہب میں لکھا مسجد تقویٰ یقین جسکو کہا ہم زیارت کے لئے کرتے سفر جانے بہت المحدث کو دوا</p>
---	--	---	--	--	---

کرم اللہ وجہہ  
میں نے اپنے آپ پر کرنے لگا  
منظر و حیران ہوا ہی لب  
باؤں گھوڑی کے دھسے چاروں  
کر رہ سچا ہوا تو اسکو چھوڑے  
کچھ نہ جتے ہیں تیرے ہم یقین  
تب کھل ہے اُسکی کتے میں زبان  
تب بریدہ اسلمی اگر مدد  
تب لیا اس طرح سے ہی نیکان  
میں بنی اسلم سے ہوں کہنے  
حصہ یک سلام سے تو لیو گیا  
جلد ترکہ شہاد کا پڑھا  
پس عامر اپنا لے و محترم  
اُسکے استقبال باہری میں  
لوٹ آئے اپنے گھر نہاد  
پھول کے ماند خوشی سے رب کھل  
یہ حبیب اللہ حال جاہ ہے  
ہو کے بسفون مہارتی رسول  
اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب





<p>ہو ہو گئی واقعہ بلا شاکہ گمان دیو گھاٹی انکو جو پہلا علم اسکے مانند ہو چکا بھی تعین عمر سے جی کی توان سال تھا مرد وزن انداز تھے اسکے ساتھ لیگتی ہی زوشادہ دو جہاں گو دین اسکے گھاٹا جھکوا اپنے یار و دین آخون ہی نہ دینا و عقبی میں بیشک کی نہ ہو گئی مشروع اذان بہر نماز فرض شکرے چار ترائی میں اور بھی احوال آئے ہیں ایک کہ تو گھر تھا تراسر پیر جب ہوا ہی ناگہان میرا گذر میں پوچھا کہ کسے ای فرزند شام کے جانب ہوا تو روان میں کئے دن اسکے صحبت میں پس یامین جا اسکے پاس تب وہ بھی مکر وقت بولایا کہ خبر پاس میں کسے رہو اب خبر اسکا ہجرت کہہ دینا ہی میں کاروان جاتا تھا ایک سو تیر باغ میں اپنے رکھا تھا وہ چند مصطفیٰ کا تھا بدل امیدوار یہ ہے صدقہ کیونے اسکو قبول بولایا یہ ہدیہ ہی ایشادہ ہوا سب صحابہ میں بچپس تھے معجزہ تھا بہ بڑا ای بافار جھکوا پہنا پہنچا پنا میر میں</p>	<p>جانب مشرق سے ایک تین ہی ہو ہو گئی کے جگر کا وہ کباب جسٹا قیو جواب با صواب عائشہ سے ہی نقل ای محترم ناگہان پکڑی مری مار تھے تب بہت دین سیر دہشت ہو عرض کرنے یوں لگی اس شادہ تھے ہمارا مین بیتا لسن تن اور اس ہی سال میں یک لاندگا اور نماز فرض ہی سال میں ایک ہی جب فجر میں ترائی دیا اور اس ہی سال میں گمان بجا قوم سے دہقانوں کے کھادو سنگے میں آواز اٹھا با صفا دین ہی یہ عینوی کر تو قبول ایک راجہ ملا جا کر شام اسکے مرتے دم کہا میں درو وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعا ہی ملک روم ایک عقیقہ ترا وہ کہا پیغمبر آخر زمان اور غنیمت کھانکھا وہ رو میں بھی ہو ہمراہ اوں کے جلد تر اور کئی دن بعد اسکا ہم ہم الغرض پیغمبر آخر زمان شہ صحابہ کو دیا تقسیم کر تب تنا دل اس سے فرمایا نبی اور گناہین جو لایا تھا کہ جو حیدر کر از شاہ اولیاد باریوم جب گیا میں شادہ پاس</p>	<p>حکم سے مولا کے ظاہر ہو ہو گئی جو اٹھان ہے زمین پر اتر باب شرف امان ہو امین کباب جبکہ چھپے ہیں مدینہ جگہ ہم خوف تب آیا بہت دین کر میری ماکر تھے لیکن فی یہ تیرا جو را مبارک ہو تھے اسنے ہی انصاف تھے بالکن ایک چہرہ سے آما تن کیا چار تھہرے میں حضرت کترین دہی رکھتے فجر کی تھہر نماز شرف امان شرف ہو گیا شہر تھا اسکا ملک اصنہاں شوق سے اس کے اندر گیا جان و دل میں کیا اسکو قبول سترع عیسیٰ اس میں کھانا پاس کسے میں رہا جو اتر موت آئی اسکو بھی جب نکار اب یہاں اسکی رحمت میں عنقریب ہو گا ظاہر ہو گیا اور فرمایا گاہدے کو قبول پہچانیں داوی القریٰ کو انکر مول لیکر اس بھر ہو گیا ہم جب شی کو کیا رشک حنان آپ کچھ اس میں نہیں کھایا بھی صحابہ کو دیا اپنے بھی و کچھ بچپس ہی بچہ قصور میری پیشانی پر تب بوسہ تھا جائزہ سا تھہر یک سالہ</p>	<p>ماکتی لجاوے وہ عالم کو کسب اور کبھی مان کی من ہو گیا اور اس ہی سال میں ہی ہوا میں یکدن لڑکیوں کے ساتھ شادہ کر چھکوا سواری ہر اس جب تلی میں پانی مقصور تم دونوں کا ہو کا خاکہ کر دگا ایک علی مرتضیٰ باقی رہا اور دیا مرغیب وہ ایمان پر اسکے آگے ظہر اور عصر و شام اور مغرب طاق نہ رکھتے بھی نقل عبداللہ بن عباس سے تھی میں آتش برتی صبح و ام برہتے تھے بھیل و کتب نیاز باب میر اس سے جب آگاہ ہوا جب موادہ شام میں آنا پہنچا ایک عابد سے دیا جھکوا نشا اسکی صحبت میں رہا پس چاہیں ملت ابراہیم کی ستر و جہار دو کہا اسکے شانوں کی مینا آہ کر کے مکر اہل کاروان ساغہ اپنے بے مدینے کو گیا جمع کر کے میں تب تھوڑے ہو میں کہا دین کہی ہر یکا میں اپنے دلیں سچ جانا میں اور کھانکھا داوی کا میرا اور کیا تب حکم وہ سالہ زنا آگے جا کیا میں سلام</p>	<p>تہرے مغرب جانب جان تب باب کی زبید ہو ہر ای شادہ عائشہ سے بھی ہوا شادہ ملا کھیلتی تھی بافرغ جان و دل منہ دہلا بہتر پنا ہی ہے لباس لیگتی جھکوا میر کے حضور خوش رکے تھوڑے لیلیٰ تہ لطف سے تب سکون سر دہکا تب سلمان وہ ہوا آجلہ تر فرض تھے دودھی رکھتے اشی اسلے امین نہ افزائش ہو آئی ابن عمر خیر الناس سے دین جاتے اسکو لاکھام اور تھے بعضوں منخول نماز جلد ترتب قند کر جھکوا رکھا جانشین اسکا ہوا اسقف و گر ہی برا عابد یقین وہ مر نیک نھا وطن اسکا نصیب ہی مینا الغرض صحبت آئی اسکین وہ کرے زندہ یقین کی کھانا ہو ہو گئی مہر نبوت کی نشا جھکوا بروہ کے بچے ہیں نا بحر مقصد کے شیشے کو گیا لیگیا اس شادہ عالم کے حضور جو کہا میریے اسقف سیکمان یہ علامت دوسری بالیقین تخم کا اسکے کیا میں حساب تا کہ پہنا و مجھے تب یک لباس بعد از ان بچے گیا ای نیک نام</p>
---	---	---	---	---

بی بی عاتقہ کی بیوی

ہنگامہ کافور

سلمان فارسی



اور فرشتوں کو گواہ کیا کہ  
میکے کے اول ترے منظور نظر  
تھے اور ہرے جو این بکمان  
یا نبی تو بھی بشارت انکو دے  
پس علی کو ساتھ لے کر مصطفیٰ  
جب پہنچے جس مسجد میں  
نکاح فاطمہ با مرتضیٰ  
ہر باندہ عافطہ کا شہدین  
ہلے وہ بکتر شیر خدا  
کر لہ وہ بکتر کو لایا جلد تر  
بخت و بکتر کو بکتر شیر خدا  
لایا جہیز فاطمہ ابی سید  
کا رہنمائی تھی جیے قبل و قال  
و بنائی عین کن کن شہد  
و بکتر مہر کے باسن مصطفیٰ  
ن سے تیاری ویسے کی کیا  
میں کے خاطر رسول کا نیت  
میں تب آئے ہیں احباب کثیر  
سات سو تک مرد و زن انکی  
اور ہر مراد کے اپنے لگا  
یوں ہی ہر مراد کو بھی فرمایا  
اوسکے اور اولاد کو اسکے نام  
والکر خالون کے کھاندہ پر وہ  
ہر باندہ کی مجھے کی جون تو پاک  
اور وہ بکتر انکو اولاد کثیر  
اور ہر مراد کے جو بھی ہے کام  
گرد اولاد اسکے بکتر سے ہو  
کہلے تھے میں دیون میں ہر بکتر  
جیسے ہر بکتر سے تو تین تین

داق وہ اس جہیز لے کر لکھا  
دیون رضوان رضوان جہیز  
ستر تک لاری رہے جاوہل  
و دوسرے عالی قدر حسین سے  
جانب مسجد ہوا دونی فزا  
سرور عالم نے مہر پر خرچہ  
خانہ معمور میں باندھا خدا  
چار سو روپے کے دہم بکتر  
چار سو دہم کو عثمان لایا  
یون لگا کہنے علی سے بسر  
شادہ کی خدمت میں حاضر کیا  
جلد تر لاوے وہ یون غریب  
شہ کیا یکشت تجویں بلان  
چار بالاش جن میں تھا خرچہ  
دیکھ رہا اور کیا ہی ہر دعا  
بے تکلف وہ انام اولیا  
اسپور کھا ہی مبارک لپٹا تھ  
عرض ہو رہے کیا اگر میر  
کھائے میں سیرتی بیشک ظلم  
اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا  
نیک شوہر ہی تر رہا ہی تول  
میں پنہ میں تیرے دینا ہونام  
پھر جی ہاں کا دعا حق شہد  
کے ایسا ہی ان دونوں کو پاک  
پاک کر انکو بھی ای رب تیر  
رکھا دے پر علی کے لاکلام  
اور مبارک نگ بدلا تو جسے  
یا کینزک سے بھی ہر دیون خیر  
اور ہر بکتر تو جو تین تین

اور فرشتوں کی گواہی ہم  
منعقد عقد نکاح جب یہ ہوا  
میں اوی طے وہی زیور تین  
پس کہا یون شہدین ہی مرقعی  
اور دے رو میں ابو بکر دھر  
کر ادا حمد و شہی کر دگار  
حاکم حق سے میں بھی ب  
اور علی مرتضیٰ کے سر اوپر  
عقادہ ایسا تیغ جو ہر دار بھی  
یا علی مرتضیٰ اسالی و قار  
جب بنا ہر عقد شہادہ دو ہوا  
یون کہا صدق و دہم بھی  
تا خریدے اس کو شہادہ بھی  
اور بازو بندھے دو قوروی  
یعنی رونی پانچ دہم کالیا  
چنگے سفر کے آبرو طہنام  
شاہ فرمایک دس دل کو بلا  
پس بکتر کے ہاتھ حیدر کارول  
اور علی کے ہاتھ شہد کھا تھ  
دست نہر اسے لکھا لکھ لکھ  
بالیقین از شر شیطان پریم  
بعد یون ہی شہادہ مردان کیا  
پس کہا دونوں کو ای نور ہر  
ہی روایت یہ ہر دوسری لکھ  
اوت کو پانی بلانا ای عزیز  
اور چھلے اسے دست پائین  
عرض کی نہر کی شاہ حوب  
اور کہہ بکتر تو جو تین تین

نامہ اشرف پر ہر واکرسم  
شجر و طوبی کو یون حق کہنا  
پس لکھنے کو یون روح الامین  
کہلے ہی روح الامین ہاں  
پچھنے میں مسجد کو بکتر لکھ  
یون لکھ کہنے با بکتر لکھ  
یک طبع فرما از اسے جلد تر  
کا نہر اگر اسیر ہوتی تھی کبھی  
مجھ کو یہ بکتر نہیں ہی ہار دیا  
حق میں عثمان کیا خوش ہوا  
میں گنا تھے تین سو ہر تھی  
کہ عرب میں بولے تھے کونین  
یک قطبہ ایک یکہ ای خنی  
اور زحر چار دہم کالیا  
مرتضیٰ کو یون کہا شہادہ نام  
اور وہ سفر پر تھکا کھانا  
اور دوسرے ہاتھ سے دست تول  
یون کیا ارشاد شاہ کا نیت  
شاہ اس میں والکر اپنا لکھ  
انکا حافظہ تو ای رہا کیم  
پس خدا سے یون کیا ہی التجا  
جاوے اب ہر دواپنے فرشتہ  
شہ رکھا نہر کے ذہن پر کام  
اور دکان سے لے آنا کوئی چیز  
آوہ دگا ہر شہ لولاک میں  
کیا وہ ہر چیز سے فرماوے  
جملہ چھ چھو میں یک سو در شمار

حاضر خدمت کیا یون اب بکتر  
منتشر تھانہ زور کیرین  
نہا زان مجھ کو کھانا تھو جا  
آسمان اوپر نہر کھا پریم  
بشاہ بولایا بلان نیک نام  
اب ہر دواپنے ای کر وہ سلین  
سب مان کرنے لگے تاریا  
بکتر وہ بکتر کو شہادہ لکھ  
میر کجا بکتر میری تھے  
اس تب یکشت دہم لکھ  
ہی روایت دوسری انکی نام  
الغرض صدق اکبر ای شہد  
یک کتوہ اور بکتر اور گھرا  
ان دہم سے جیسے باقی دس  
اور ایک دہم کا ستوا ہی مینا  
جاوے اب ہر دہم میں جسکو یا لکھا  
پس وہ دس کو بلا کو لکھا  
انکے وہ دولت سرانکے لکھا  
یا علی نہر شہد جی رہا ہی تھرا  
اور چہرک اسکے سرو سینے پر  
فاطمہ کو چہر کہا وہ با شرف  
یا الہی نہر دونوں میرے میں  
اور کہا اوقت ای رب العباد  
چینا آنا پاکار و تین  
نقل ہی وہ دختر سالار نہا  
اپنے خاطر ایک ننگی خادمہ  
شاہ فرمایا کہ یہ ورد ہما  
تو عمل میں مین اپنے نیک

اور کیا ہی کیم یون خالق مجھے  
حور اور غلمان انکو حور لین  
تہنیت کی نبی سے کر ادا  
ایا تو مجھ یا پس اپنے میں ہم  
جمع انصار و ہما جہر کر نام  
آخر مجھ کو یار روح الامین  
وہ دو تو رہا نہر کھا کھانا  
اسکی قیمت شہادہ و حوران کو  
وہ شرف کی اجابت مجھے  
ہاتھ میں صدیق اکبر کے دیا  
قیمت بکتر کے دہم و تمام  
یہ جہیز فاطمہ لایا حنہ  
منک بھی یک شہرہ آباستقا  
یکہ تھی ام سب مجھ شہر  
اور بنا جیسے ان تینوں جان  
لایا سفر کے پورے کھانا کھلا  
اور وہ سفر پر کھانا کھلا  
خانہ شہرہ خدائے لکھ  
ہی ہی جنت میں سرور است  
یون دعا حق سے کیا ای اگر  
بیمار ہی پیچھے تو میرے طرف  
اور ہون شہرہ ان دونوں میں  
وہ محبت تو بہر دونوں میں  
بھارتا دست مبارک سے کھا  
میتھنے سے روز و شب چو لکے پاس  
تب کہا سرور اجا پانچ ہر طرف  
وقت سے کھے پر تھاکر بالہ دام  
پائیک کی لکھ بیشک نیکان

اور فرشتوں کی گواہی ہم  
منعقد عقد نکاح جب یہ ہوا  
میں اوی طے وہی زیور تین  
پس کہا یون شہدین ہی مرقعی  
اور دے رو میں ابو بکر دھر  
کر ادا حمد و شہی کر دگار  
حاکم حق سے میں بھی ب  
اور علی مرتضیٰ کے سر اوپر  
عقادہ ایسا تیغ جو ہر دار بھی  
یا علی مرتضیٰ اسالی و قار  
جب بنا ہر عقد شہادہ دو ہوا  
یون کہا صدق و دہم بھی  
تا خریدے اس کو شہادہ بھی  
اور بازو بندھے دو قوروی  
یعنی رونی پانچ دہم کالیا  
چنگے سفر کے آبرو طہنام  
شاہ فرمایک دس دل کو بلا  
پس بکتر کے ہاتھ حیدر کارول  
اور علی کے ہاتھ شہد کھا تھ  
دست نہر اسے لکھا لکھ لکھ  
بالیقین از شر شیطان پریم  
بعد یون ہی شہادہ مردان کیا  
پس کہا دونوں کو ای نور ہر  
ہی روایت یہ ہر دوسری لکھ  
اوت کو پانی بلانا ای عزیز  
اور چھلے اسے دست پائین  
عرض کی نہر کی شاہ حوب  
اور کہہ بکتر تو جو تین تین

[illegible]









بہار

22

4-

五

۱۲۸

3-21

۱۱۱

五

1

51

5

4, 7

عليه

1

1

五

ماری

\_\_\_\_\_

[illegible][illegible][illegible][illegible]





جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم  
 ناتوان جانشینے ہلکے کا فر  
 چنگھون پر بار نائیر و چتر  
 دو میلے اوس خرچ کے تمام  
 ہلکے باہر حق ویا فتح و ظفر  
 درست ہیں ہر دوہن ہر دوہن  
 جو لاور تھا زانف ار کر ام  
 کس سے پاؤ کو تبتین  
 وہ شہادت پایا در جنگ احد  
 اور بہت وعظ و نصایح بھی  
 ہو گئے مسرور و شادان و کام  
 اور پہناتے ہیں بکتر حذر  
 ماتھے میں اس کے ہی دین تیرا  
 اور دوانی سے وہ باز نہ تھا  
 یا رسول اللہ تجھے ہی اختیار  
 تم نے جد و جد کو لاؤ بڑا  
 چھوڑ دین جنگ و کفار کو  
 ماتھے حیدر کے دیا ہی انکرم  
 ماتھے میں وہ ابن منذر گویا  
 تجھے مجاہد غازی ثابت کھڑا  
 شاہ کے چلتے تھے آگے لاکھ  
 وقت تھا وہ بس غار صبح کا  
 دیکھا ہوا سنا اسکے بغیر  
 راہ میں مولک جان بازی کر  
 اور بہان کر دین انہیں تیرا  
 تجھے مقدم فوج کے باغ و ثنائ  
 میسر پر عکرم تھا ای شہید  
 جاقربینوں ملا تھا وہ عین  
 انکو لایا تھا اخذ کدہ عین

پر جو غمزدان کئی اصحاب  
 پس یہی بہتر کرم مقبل و قال  
 اور عبد اللہ ابی ابن سلول  
 چون کہیں عرض یثاکیرم  
 شکر حق ابی ہن فوج عظیم  
 اور کہا عزم کہ ہے کئی قسم  
 یوں کیا ہی عرض ہر دوہن  
 وہ کھار کھتا ہونے شام و حجر  
 الغرض باعث ہے اکثر صحاب  
 اور بولتا مگر صابر رہیں  
 پس غار عصر پر حیدر الورا  
 اور درجہ کے پوئیک خلق کثیر  
 اسکو کچھ چہرہ دارا کران کر  
 تھی جمیل اسکی تیغ ابدار  
 کب ہیں مکان کرین تیر خفا  
 اب پیغمبر کو نہیں یہ سازا  
 اب بجا لاؤ جو کچھ یوں تہین  
 ہی رویت دہری ای باصفا  
 جو تھا عبد اللہ صحابی بصیر  
 ایک سو سب انہیں بکتر پوش تھے  
 جب بنی نجار کو پہنچے ہیں آ  
 وہاں اذان بولال لایا  
 تھی شکاف کوہ جو باحضر  
 تھکوب تک میں نہیں بلوگا  
 پیچھے ہیں اس کے مصطفیٰ  
 کافران بھی فوج کو تیار کر  
 فوج سے ان کا فوج انی خیر  
 اور کہا تھا انکو یو وہ ادب  
 پس پکارا قوم کو ای اویو

بدر کے عزیزین جو حاضر تھے  
 جا کے میدانین کرین جنگ جہا  
 جو مناقح تھا کیا وہ بھی قبول  
 گرد بنے سین ہی ہم ہووین  
 آرزو کو جنگ ہی ہلکے دایم  
 جو کیا تھکون بنی عتسم  
 گاؤ کا جو دھج تو دکھا خوب  
 حقلو اور کچھ بنی کو دوستر  
 جنگ کو باہر نکلتے پر شتاب  
 اور کہیں ثابت قدم بھی جنگ  
 لے گیا انشرف در دولت سرا  
 منظر اس شاہ کے تھے ای خیر  
 بلکہ اسکی رائے کے تابع ہیں  
 ماتھے میں نیزہ تھا ای نکو تیا  
 ہم کئے حرات تو اب کچھ مساف  
 کہ وہ با تھیا ہوں جو جب کہا  
 کیجو صبر و استقامت جنگان  
 ماتھے میں مصعب کے وہ جھنڈا  
 ام مکتوم اسکی مادر ہی بہر  
 وے دلیری میں بہت پر جوش  
 وہاں نماز شام سرور کر لھا  
 شہر جماعت پر نایابی بت غار  
 وہاں کھڑا اسکو کیا خیر  
 تم یہاں گت ہوا ای باصفا  
 فوج اعدا کے مقابل کر دیا  
 آئے سرور کے مقابل ای سپر  
 مومنوں پر پہلے پہل جیسے تیر  
 قوم میری لائی ہی اسلام آ  
 میں ابو عامر مومن راہ طینو

پا ہے مری اپنی ظاہر ہو تیا  
 بت مجاہدین خلاف آیا ہم  
 حضرت حمزہ دوسرے کا سم  
 ضعف پر ہو گا جا کر ت گیا  
 یوں کیا ہی عرض ملک بن  
 نالزون کفار میں جنگ  
 قتل دہیرا ہی انی شاہ جہا  
 مسرے میں جنگ کے از کافرا  
 لاجرم راضی ہوا خیر بشہر  
 فتح و نصرت نکو دیو کا خدا  
 بھی گئے پیراہ بوبکر و عمر  
 اور کہے سعد و عسید بااد  
 ان ہی باتوینے انی انکار  
 دیکھ کر صاحب حیران ہو گئے  
 جو ہی اپنی را اشرف کر دی  
 اسکے اور ان کے اسکے دریا  
 فتح دیو کا تھیں ریل طیل  
 اور قوم اوس کچھ جھنڈا  
 شہ مدینے میں آنا گیا  
 سعد عبادہ صحابی نیک و سب  
 کر کے ثبت مانی وہا ای خیر  
 پہنچا پھر بکتر بوبکر دوسرا  
 اور کیا یوں انکو تاک لید  
 گرچہ مارکجاوین ہم سب سبر  
 میمنہ پر تھا عکاش شہ ہفا  
 اور طلحہ بن ابی طلحہ کے  
 تھا وہ بوعامر عین بد فاما  
 جب تلون انکو پھر ویدر  
 اوسکو بولوا اوس کیومنون

اس کے کرنے کے عرض غلاب  
 بعض پوشہ شہر میں رہیں ہم  
 اور جماعت یک ہما جری ہم  
 کافران پاؤنگے حرات بیکرا  
 ہلکے و نعمت یک ہی بیکان  
 بالیقین روزہ نہ کھولتے تھے  
 ہی قسم حق کی میں پاؤنگا خا  
 میں منہ پھر نکلا انی شاہ زنا  
 گرچہ کارہ تھا یقین اسل پر  
 فوج کو پس حکم تیری دیا  
 ہو گیا تیار جب پیغامبر  
 وحی حق سے شاہ پر آئی ہی جب  
 ای لیلۃ بن شہنشاہ انام  
 اور بہت دل پشیمان ہو گئے  
 ہم ترے تابع رہینگے ای نبی  
 حکم جب تاک کر و حق بے لگان  
 ہووینگے کفار سب خوار و ذلیل  
 سعد عبادہ کو بخشا شہیدین  
 فوج بجا نبی حد کے چل دیا  
 اور سعد بن معاذ با ادب  
 و سرورن آگے چلا سوا حد  
 اور مہر سر پو خود اپنے رکھا  
 آوین گراس رہ کفار عینہ  
 یا آڑین ہلکے سارے جانو  
 میسرہ پر تھا ابوسلمہ بجا  
 و کشان اپنا و تھے بد صفا  
 سائے آیا تھا جو بچا غلام  
 بول یوا نکو دیا تر خیب جنگ  
 لعنت اللہ علیک ای فلا

سید محمد





وہ کہ با مردان ہوتا نہیں ابن عامر فوج کو بکری ندا وہ سے دلیران ایسی جانباری خاتم ملک باسی ہی تھ جارتی غازی بھی اپنے تنوں کے تین میرزا لشکر کا پہنہ جو کہ تھا پچھہ اذکو دیکھ کفار تباہ اور خالد بن ولید نامدار میں لگے لگے ہیں آخر کار پھر ور عالم دینے میں یقین دینے اول اٹھایا تھا لو میرزا اسیر فکرو کار اور فرمایا رسول محترم میں اسیدن ہوا ای باب میں اسیر فکرو کار اور فرمایا رسول محترم میں اسیدن ہوا ای باب	اور کسی کو تم بناؤ یا یقین جنگ کی تربیت پھر دینے لگا سج بازی ہر اندازی کئے ہو گئی خون کے زینب انکی لال سر سہرا لے نیام اندرون مہرہ اسدن اسے خالد کنا کہ ملک برائے ہیں سب پرپاہ کر دیا ایسی شجاعت آنکار مال سب لوٹے میں دغا مونا چرخ کے منبر پر اسیدن بن جن جان خدا راہ خدا میں وہ ہوا سیف کی مین و خالد نامدار ہو گئے دو تھے جعفر کے قلم جعفر طہار جعفر کا لقب عطر دے پہنائی دھڑکیا آج ہی پایا شہادتی گمان شد دیا اسکو تلی باد مار میں کروں یا اقبال کرنا ہی بہا نہ کیا ارشاد ختم المرسلین فوج یکتا ات السلاسل کی طرف تین سوا صحابہ کو اپنے ساتھ آہ کھانے کی بڑی قصد تھی لیکے پندرا غازیو کو ای سپر پایا ہر غازی پندرا اونٹ کنا ہی سر اس تھی کا بیدریغ فتح کے لئے عازم ہوا جسکے دے میں چوتھے ہو ہیں مارکھیں یک دوسرے پہ چننا کہ ہوا جرح منہ اور اسکا سر	تب سب کو کرائے سے ہی سید جو پریشان غم فراہم مقام ایک ہی یمن زیک تیر خدنگ جب شفق نکلا ہی برج کبود سج دوسرے روز جب کچا ہی ہو میسرہ اول جو تھا اسکا یقین میں لگا ہونے کو جنگ سخت کہ کچھ چشم زمانہ ای امن میں مدینہ کو مناجحت کئے در دو غم سے ہو گیا ہی شکار بعد جعفر نے اٹھا باوہ سلم وہ نشان لیکر وہیں اپنے لگا آکے دو تاقین بدے عرض میں آتر منبر سے شاہ دور شاہ نے کرنے لگا انکو یار سننے ہی سامنے بہہ رو لگی حکم فرمایا کہ اب جعفر کے گھر وہ کہا اب تو ہی کرا ہی شہر بار حق کیا رفیع جواب مرض تب بھیجا ہر جنگ سالار شیر جبند کے قوم پراز بہر جنگ خر کر نو اونٹ کو اس واسطے وقتادہ جا کیا ہی کارزار اور مضامین اپنی حد کے ساتھ اور بہر تینو شخص اسکی قوم پر	ہو گیا سر دار خالد بن ولید معر کے میں آکے سار قیام گرتے زخمی ہو کے اسوار رنگ تھی زمین ہی آسمان ہی نمود فوج رنگی شب کی جگہ باغ فرد میں اسکو کیا دہشتیں میں باستان فرسخ اور دیر و تر ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں راہ میں بھی اور بک قلعہ لے اور فرمانے لگا یوں بہر ار پانی اُسے بھی شہادتی بہم خروج و فخر تھی اسکی عطا اسکو دو پر اپنی قدرت سے گھر کو جعفر کے ہوا رفتی فزا اور وہیں رونے لگا بی خستار اپنے منہ کو انک سے دھو لگی بھیجو کھانا کاکر جلد نہر شکنا سارا بیان بھلو ار دیکھا تھا میں نے وہ احوال ب بھامروں ماضی اب اسکا میر حاکم سے شہ کے گیا ہی بیدر انکو کھلوایا ہی بن سعد نے مرگے چنڈا در ہو بیٹے فرار شخص دو دکر رسول کا نینات حکم مردانہ کے جب سر بسر	جب سہا ہوا پاسے تھے تنو میر لیکے خالدنا زیدو کج بدنگ کاوان یک تیغ سے تھو تھے وہ جبکہ سمبستر فلک ای نیکنام لشکر اسلام بھی تھا جسم بھی مقدم کو موخر کر دیا ہر جاہلے کما ایب جہاد دست خالد بن یقین قتال قیل نقل آئی ہی کہ بدن آنکار کہ تمہاری فوج کی ای مومنو بعد عبداللہ رواد نے لیا پس اسدن ہی خالد باصوا دار جنت میں جہان چاؤ و نا اسکی بی بی جو تھی اسکا خاند پوچھی وہ کہا ای شہر جن دشمن جمع آئے عورتیں اکثر دمان تھوڑے عرصے میں خالد بن یقین تب کہا یعلیٰ خدای ہی قسم فوج جب بھیجی دیکھ کے قرب حق تعالیٰ نے اُسے نصرت با بہر خرم کر تھے وہ فرزا بحر سے یک آئی ماہی کلان جا نوز اس قوم کے اور غور بھیجا غابے کو زنا ع کے امیر بھاگے دے اور لکے اولاد و نا بہر سب کا ہوا ای با صفا اور کہی قوم قزاقہ الاکلام یک خزا عی نے ہوا مانہ بن پس فریون جماعت ایک تب	فوج من آئی برتانی کشر کر دنا کفار سے آما رنگ جان اپنے جسم سے کھولے تھے ہو گیا ہی شام کو یز در نام سب تھے لاتوین شیریں سلم اور دفر کو مست دم بھی کیا کہ دیا پوری جوا غر دکی داد نوٹے میں اس و زونج میل سخت موتہ میں ہوا یہ کارزار یہ جزو بنا ہوئیں نام کو سنو جام ہے وہ بھی شہادتی کا پایا شاہ سے بابا ہی سفا اند خطا وہ کہے پرواز ہر آن درما خاندلہ بھی صالحہ اور عاتلہ پاس جعفر کے کچھ آئی خضر اپنے گھوڑا امام الس و جان فوج کی لایا ہی میلے نے نوید جو کیا حکم رسول محترم آنا استقبال خود حق کا سب بس شد کو وہی رجعت کیا لوٹ آیا پھر کے وہ با لوقا کھائے پندرار و اسکو مومنا مومنا لائے جو با لوٹ میں جنگ چھٹا نثار فاعہ بد گھر مال و زر بھی لوٹ لا مومنان آگے جب صلح حد بیت ہوا ہم رہیں دے تھے سرور کے تمام لیکٹ زبا نہیں ہی وہ یمن نہ کہ کو اپنے ڈانپ لکر وقت تب
--	---	--	---	--	--

نوائے شکر



بہر ان قوم چند ہشت ماہ کے طرف ہو چون اختر مصلحت فیض پو اپنے ہوسوار وہ کہا انوس تھہر لعلان جا ابوسفنا کہا تابی میان آہ جو انکس ہما ہی ظلم جو اور با این لشکر وجہ جمال شکر کا سجہ وہین لالابجا ایک شہدہ کیا کہا کہ ہو وہ وز ایک چھکا حال اسد شاہ کا حرمت کچھ سے چہری واگر ہو کہ نازل اب چون چلے جا کہ کہ امین جاکرے جھنڈا گھر ہو کہ تب ناچار خالد بدین کو ای خالد رکھ تو انکو کھنچے تیغ بعضے تغیر و بین ایسا ہی لکھا بول خالد کو رکھے تا انین تیغ جب قریش اور ظفر پاؤنگامین خلق کی کثرت بڑی تھی دیکھا یون چاہیں و بکیر و نکال کا زان سپر چہر ہمار دیکھ کر نا تھہرین شاہ کے تھا ایک عصا سب بڑا صنم کو تر وادیا کہتے ہیں بے بند اسہی قوم توڑتے ہی انکو یک پست تہی تین بیر ان العوام با صفا تھے تان بعضے بلدی عین بڑ بلکہ تو اب جڑتے میرے دوشن آپکو اسطرح پانا ہون بجا	چا جھنڈے سے لیکے گزے بانہر شاہ کو گھیرے کھنچے کو دے ہتر پر ہتا تھا اتنا فتحا آشکار یہہ بخت ہی نہیں ہی ہی جان چار شخصو کو دیا ہی شہہ امان اور جاکر جو رما در غار نور داخل مکہ کیا بقیل و فال اور کیا حمد و ثنائی کی ادا کیا معظم وقت ہو وہ دلفوز سید کو نین عالی جہا کا کر زیارت نبی کے پہرہ ور اور کرے و خاص فریکو کھڑا اور بوقت کر کسی سے نارے سر بہر ان پر چلا با اپنی تیغ جا کہا قاصد کہ انین رکھے تیغ شاہ جب پوچھا وہ قاصد کو بلا ور نہ تجھ کو مار ڈالون بدین آنسے شتر غرض کو مار ونگامین وہ سواری سجا لایا طواف بلبل جطر گلشن میں گل تھے بہت لرزا یہ دیکھ کر وہ دیکھا یکت کو یہاں تہ جو نہ اسلاف ہیکل اور ناکہ وہ بتان دوم در بدر کار ایک نخلی ہی کالی خون جری یون ابوسفنا کو شہر مند کیا ان جو نکو توڑ دے کائے توڑ دے و بتون کو جلد تر کہ لگا ہی عرش سے جاسر مرا	قوم شہسج کو انکے بعد ان بدر تابان وہ لالت کا ہام رعب سے اس لشکر حق کے یقین پس ابوسفنا نکو بولا جلد تر پس نشان و فرج و قزو اتر کر بت و نہرت میں جو جہرت کیا پس پیش غلبت پر دروگاہ سوزہ انا فتحا فر محمد آفتاب نور ایمان سرسبر یا الہی یمن سے اس روز کے مر ترہان غرض شاہ عرب اور بے ہتیار لوگوں کو سنجی پس کھڑا خالنے جا با عو پس تن مار گئے از کافران پھر لگا جبار نے وہ بیگان مرض کی قاصد ای شاہ ہدا شاہ فرمایا کہ سچا ہی خدا تب تو مجھ کو منع فرمایا خدا اور بوسہ حرا سود کو دیا انکے بکیر و نک آواز بلند کہ ادا سر و طواف و ستلام جاء الحق و حق الباطل ان الباطل کان نہ ہوا نامدا اسلاف جو تھے دو بتان آہ کہتے ہیں کہ ہر روز نا بولاسر و ناملہ لگی یہی کہ اس کے دہو نازان پر غل عرض کی حیدر کو حضرت بن جب فرما چڑھ کر روشن ہوئی جس طرف میں تھہر کر تا ہوا زان	تین ہو گئے تو ہی تین پہلوں اور ستارے ہدایت کی قلم ہو گیا جبرائیل سفیان و بین جا کے لوگے میں اب دیکھ خبر داخل مکہ ہوا شاہ انام چھوڑ کر مکہ مدینے کو گیا سر جھکایا یون بجز دانکار شاہ با ترجیع و آواز بلند کے طرہ وہ روز ہو گا جلوہ گر یمن سے اس ساعت فیروز کے شہر کے کا کیا ہی قصد جب دے بن الجراح کے چہرہ ہی عکس نے چند شخص آبادان اور شاہ ہوا دپائے بن و مونا ہو گئے مقتول ستر کا فون شخص ایک راہ یمن سے ملا اور چلے بنی اوسکا بجا آج ہی اس امر کو ظاہر کیا فرح سے بکیر بھی کہنے لگا پچھے ہو تا آسمان ای احمد جب ہوا ہی داخل بیت الحرم قصہ نادر یہ دیکھا ہی تو جان نگہ ڈالا بھی انکو حوتا پھر ابدان نہ تو بے جا لگی تو کہا اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ جڑتے مگر کھانڈ پوانکو توڑا مرتضیٰ توڑا بتون کو دے ہی نا تھہر اب لگتا ہی ہے ہی تر زان	پس ہوا رونق فراشا و خیار انکی بکیر کی کافرانوں سے جان بولایا جباس کسی مٹھی تاوے لایا مان اب بیکو پناہ یاد وہ حالت کیا تب ناگان تھوڑے عزمین ہی چہرہ یکیم آدیت کے پالانکے لکڑی یقین پھر لگا پڑے کو خوش الحان اور شب دیکھ کر زور و فلال مجھ کو کہتے تک لجا کر میناز حکم فرمایا ہی یون تب برزیر بطن وادی سے روانہ کر دیا گرچہ خالد جنگ سے باز تھا جب کنا ہی یہ خبر شاہ نام شاہ خالد کو بلا غصہ کیا آسمان جا لگا تھا اسکا سر کہ اُحد میں جب ہوا شہید الغرض بعد اسکے شاہ و جہ شہ کی تہجیت سے اصحاب کبار جبکہ بکیر و نک یہ غل ہو گیا تین ہوا تھہر یمن تب کو مشن جبکہ بہر آیت پر مای شایرین در زمان جاہلیت ای نہی بعد از انی عاقبت سے قریش اور ہیکل جو بت پر تھا تیرا ای ہیکل غالب ہوا او بجا ہو شہ کہا بار بتوت کنین پوچھا اس حالت میں اس مصلحت تب علی سے ہون کہا لا زون	ساتھ اس کے غار با تھے مخزن سے لرزتے تھے زمین و آسمان سلطنت تیر جیتے کو ملی ور نہ بپو جائینگے بیت شاہ جو دے تھے رنج اسکو کافران اسکو با این شوکت و شایع جا لگا اسکا سر شرف و بین غلبہ شوق و سرور جان سے کے طرہ ہو مٹھی اور پائمال چچ ہر در سے کر دے سر فراز ایک بکری مہا جری بخیر اور یون زمان خالد کو کس پر دی ہو گوشت کی جب ابتدا جلد تر خالد کو یہ بھیجا پیام وہ کہا قاصد اگر یون کہا وہ کہا اسطرح مجھ کو سرسبر میں تب بولا تھا از دوشید جب ہوا داخل حرم درمیان سب تکبیر تب کہنے پکارا شہر کے میں نزول ہو گیا شیش سے حکم کے تھے در زمین وہ کتاب گر لے میں زمین قوم جرم کی جو آئے تین تھی پو حنے لاکے و دو نو کو ہمیش توڑ کر اسکو گر اسے بر ملا دیکھ تو اب ہیکل نیچے گسرا اب تھا نیکی مجھے طاقت نہیں کیا ہی تیرا حال حسن یہ کیا کہ روہن امان ستا و خرم
---	--	---	---	---	---

ایک چھکا حال اسد شاہ کا



تجربہ ان تجربہ سے ہمیں جو چیزیں بچنے کی بات سے ایسے سزاوار بعد زبان گھر آبشاری کے گیا یہ بھی کیا وقت مضمر ہوئے تو کلہ اسلام تار، زجزرا لوہے اسٹیل باغیچہ کو باغیچہ	دوست نامہ ویسے جو موجود کم اور اسے اپنی شغلات سے لوار سلسلہ یا کر گزارا رہی فحشی کیا نقد میں کیا کر تم ہوئے گا رکھ بن آواز ہر دم ہر جگہ جہل سے کرتے کرتے	پیشکش کی ترس امتیہ وار پس ضمانت اور بدعت سے بہ ازان سے اپنے ڈیر میں گیا یہ ازان پہنچی ہو اوس میں جب ازان بولا بھال ہانپنا کرتے تھے دوسری کی تحقیر مب	جامین ان کی ترس ہاکسار خبط غزوہ کیا یک شہا بدن استراحت بھی وہ نہ توڑی کیا مرش سے بھی بلا گداری یوقین اسکو یعنی مٹر کون نے برکھا آیت قرآن جو بی زل ہر	احقر بھی ہی ایسے میر لوار جاہلیت کے جو تھے عاکہ ستوم پس اذان نظر اس فرزند ذوال میں سے اس وقت کے ائی دگر اور لب کی اسکی دے تو میں کی یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و اُنسنا	ہی مدلیب اتنی اوہ ترا مع مزاد سے عار اس رسوم ہام کبھی رو یا جب کر ہنل بکھونا تے رکھ سدا اس ہم پر حالت میں یہ مادی قری آیت قرآن جو بی زل ہر
---	---	---	---	--	---

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
مكتوباً في كتابه العزيز  
مكتوباً في قلوبنا  
مكتوباً في سمعنا  
مكتوباً في أبصارنا  
مكتوباً في أفئدتنا  
مكتوباً في كل شيء









اور یہ یوں انجی دیت مابانہ	نئے بولہاں اسکے دستانے	ریت دلش اینجی حیات	چرخ و دندان کو میخا حیات	نہ تھا مار بوخت کے آس	لائے یہ سہم کو نکو سہا
اور سواج انکا جوہت اکو ت	پوہتے تھے بس جری لوک سب	اور ہوا انکے ہی تھے دستانے	پوہتے تھے انکو سا کو تھوکان	جو تھوکانی جہل لٹ دستان	ارنات واملہ باطل سند
آہ یک دستانے ابلیس لعن	دکھتے تھے دیکھو بونگ تھیں	تیرتی میں رکھا تھا جادو را	وہے رکھے تھوکان تیرو عیا	نخ مکرتب یکا شاد بڑا	سب تیرن کو با بجا تروا دیا
وہ زین کپا حق کفلس سے	نوح علیہ السلام کے وقت پانچ زبان جو حقیقت میں ہر شخص کے پاس موجود ہیں انکے پوہتے سے اتر ارجا				
اور لکھتے ہیں محقق سار مان	پانچ قوم پنج کسے جو تھان	پاس ہر شخص کے موجود ہیں	پوہتے تھے ہر ایک اکثر انگین	ہی بدن ہر شخص کا دوتا کجا	روح کا خوب ہی دو دیکھا
جو حقیقت اسکو حق بھی محسوس	اگے اسکے ہی ہی دیکھنا کائنات	بروش میں ہی بدن کا لاکھ	دیکھتے ہر شخص ہتھی مدام	ہی کھانا انہیں تمام کے	اور دینا زمین تمام کے
نیز وہ دوشاک کو سرور اوجھتا	شناہ و عام سے ہو کا میاب	اور تقوی اور ستم اور دیہ	اور ریاضت و زہد و صبر	بہت آسانی بھی بہت تیری	من پرستی ہی حقیقت میں جری
اور سوان ہر ایک سن امیان	نفس اسکا ہی بلا شک لگان	کیونکہ اسکے جو جہاں ہی تمام	ساتھ وہ ایک ہی تمام	اسکو خوش رکھنا ہی بہت بھر گری	اسکو ترج دینے سے رہنا ہی جری
تا بعد اری سے اسکے بالقرور	طاقت و تقوی میں لاتا ہی تقور	اور تھوکان ہر شخص کے ہی تمام	اسکے نیچے مابان اور شہر	کو قوت اُنسے رکھنا ہی یقین	یہ سہر دیا دوسرے میں اومین
اور پناہ لگی دلوئی کرے	کہ با حکام خداستی کرے	اور تھوکان ہر شخص کا ہی تمام	مال کی ہی دوستی انی بالکل	بس کو اہ و مدد و غیرت میں	اور ذوی الحاحات کے حاجت میں
خوشی سے روکتی ہی جادو	اور امید اس سے یہ رکھنا ہی جان	کہ نہ میرا مال امید نہ محسوس	دفع کر دے فوج سے آقا و جلا	اور ہر ایک شخص کا تیرا ہی مین	جائے اسکا ہی سچا مین
کہ وہ دوسرے حرم اور غنیمت کے جان	آسمان و اتر کر ناگہان	جو کجا اور ناکیا اوکار ہے	دیکھ وہ بر باد یک پلین کرے	وہو سے فاسد عقیدہ بھی ہے	اُسکے اوپر سے سمجھنا کار ہے
پس عبادت سے یہ پانچ انسان کے	جب تلک بندے کو دیکھنا ملے	تہ تھالیاں قوی ناہو دگا	حق بجا اور اس سے مومن کو تھنا	یہ بیان انسا ہی آخر حذو فی	دیکھ نفس غریب زمین ہی
استشمال میں بازین ہیں	جاکے حضرت نے کیا جنگ حنین	غزوہ حنین		یہ سب اسکا لکھ ہیں بالبعس	کہ کجا بفتح مکہ ستادین
سے قبائل جتنے در ملک عرب	ہو گئے تال منہ عالم کے سب			جب تھے دس ہفتے کی ہنر	یوں لگے تھکے کو باہم خور
کہ حنین میں جانتے قوم تیش	طور جنگ و کارزار و فوج حیش	جب بچانے جنگ کا دوسرے فوج	اسلے ہی ہو گئے منقلب ہ	ہم یہ گراؤ میں ملنا نام جنگ	فتح ان پر پائے ہم میدان
ہم چو دینے اگے جنگ کر	ہم ہی جانتے بھلا اقدام کر	اس نبر سے شاہ واقف ہو گیا	سقوط ہو دینے و سب تھلا	انکا لوٹا جا بگا مال و مال	بس وہن مازم ہو اہر قتال
غازیہ ہمارے بار ہزار	جب حنین اوپر ہی پہنچا استکار	بہتے بارون کیا اسلحہ لاف	کہ ہم منقلب ہو گئے درمنا	ہو جیت بڑی ہی اسحقین	بات یہ شہ کو پسند آئی نہیں
کیونکہ ہی فتح و غلظت و کار	فلت و کثرت سے ناہو زہار	تھاکن نہ جو کہ تیرا رقیب	فوج لے نکلا ہی اپنی اپنی ہنر	اور جو تھا مالک ہوا کج بڑا	وہ بھی اپنی فوج لیکر چل دیا
قوم کو اپنی کیا تھا حکم او	مال و ادا و زنا سب ساتھ لو	تیرا نڈان بہت اس میں	سب کمین گریں جیسے تھے جابجا	سرور عالم زہرائے حنین	صبح ہو بتار و دیکھ کر کو پسین
خود رکھ مر رہو دل پر ہوا	جلد باہنے اذول سے کارزار	راہ وہ سید ہی تھی ای اکرند	ہی کہین پت او کہین غمی ملند	جا بجا اور بہت سنگ و شجر	غذا با جلتے تھے نالوں میں اتر
جہکے سفر پر ہو سہر میں	مارسہ میں گھاریر اذ کیمن	اور بھی اگر گرسے یکبار سب	غازیوں ہو گئے لاچار سب	تھا ہر اہل پر جو خالد نامدار	تھے سلیبی چند ساتھ اسکے سہا
مارسہ تیرو کج بکے رنگ	بھل گئے لاگے ہر اس میدان	اور تھکے جو تھے دوسلین	جب ضعیف انکا غنا ایا دھین	آہ لاگے بھل گئے بے اختیار	فوج میں آیا تزلزل ایک بار
چند یاران رہ گئے سرور کے ساتھ	یہی شیخین و علی پاک ذات	اور عباس و قریب ابن النوام	مصل و امین اور اسامہ نیک نام	عم سرور یعنی عمار کے لیسر	تھے ربیعہ ہی ابو معین و گرد
ابن سعد و قثم جعفر بجا	رہ گئے ہیں بس ہی با مصطفیٰ	پکڑا تھا عباس سرور کی رگلاب	ناگ بو معینا عارت باسوا	شاہ مر کج اٹھاتا تھا زمین	تاکرے عمارہ کو کفار لعین
پرا ابو معینا عارت پاک خو	چھوڑا ہر گز نہیں تھا باگ کو	کہتا تھا تہ میں ہی چون لاکھ لاکھ	اور میں چون ابن عبد المطلب	یہی میں سچا خدا کا ہون ہی	جھوٹے منبر نہیں کہتا کبھی
نخ کا وہ کیا مجھ سے خدا	ہی یقین وہ فتح بیشک دیوگا	پس کہا برکت کو شاہ تیار	بہت الزموا ایمان کو تو یکار	سب پکارا انکو وہ ای ارجمند	پر مدد بلند ہی پر مدد اوارانہ
کہ رسول اللہ کی ہی تم کو باد	جلد تر تو اوی فرخ ہنسا	حکم سنتے ہی ہی ہوا ہشت تاب	دور سے ہنر بہت سے دیتے جوا	مر کج سستی کئے بنکے یقین	کو دکر دے دوڑنے لگے زمین
ہو گئے بجمع کیسے غاریان	شاہ فرمایا لڑو با کافر	لے کٹر یک مت سرور با شاہ	بھیک دے آئیں کہنا تاد جوہ	کوئی نہ تھا کفار میں ای بتر	انکے میں جسے پرستے ناہو کٹر

انسان انجی کتاب

نکست









بے تردد فائدہ دیا اور دو جا بکے کہ کس کے ہاں کیا بنایا اب اس کا وہ مال خط اور فرمایا ہی یوں صدق کو ہو سکے جو دستانہ حال سا الغرض صدیق کا مال تمام اور صحابہ و سر بھی جلد تر بولتا ہی یوں فائدہ با ودا ای خدا راضی تو رہے عثمان نصف چھوڑا اس میں نہ ہوا اس دھاکے میں برکت خدا ادغام بن علی ابانور میں رکھا یک صاع از پر عباس ان سب کو ہی جی حفاظت کیلئے نب کہا ہی اس کو شاہ مرسین یعنی جبکہ طور پر موسیٰ گیا اسلئے چھوڑا یہاں اس کو رسول وہاں سے جب نہ میں انہر کیا بڑا تقسیم فرمایا وہیں اور درود سب زبیر بن العوام ہی روایت خوشیہ با صفا کہ جنگ پانی کا بہتر طعام میں تو بہرہ مند یمن بنا ہو نہر پائے تھے وہاں قوم نمود جبکہ انہر تھا یہاں ہی کا نصب اس وقت گھوڑوں پہنوا مبتلا جا کے منزل میں کیا ہی بخت یعنی تباہ کیا گھوڑا گیا طے کے لوگ ان کو اٹھا کر لائیں	من کسی کا مال یوں نہ فرما کا ٹانگہ و لون کہ رو میں چلا کہ جو بوں بچھا ہی وہ نسل غیر کیا بہرہ البی فخر کی تاس مو بار بار اس طرح سے کہنے لگا وہن حق بن بہت آباد ہی کام حسب طقت اسے لا مال و زر اوٹ بھٹے اس فاطمہ بن کھزار میں بھی خوش اس کے ہوا لدا نصف بہرہ رضا فی و الجلال مال محمد عبد رحمان کو دیا تو وہ حق حاضر کیا لا کر کھجور اور یہاں یک صاع لایا بے ط حکم فرمایا مدینے میں رہے کیا تو اب سب را راضی نہیں تب خلیفہ ہی وہ دارو کو کیا مرضی لشکر ہوا اس کو ملول شاہ موجودات لشکر کی لیا سب قایل میں امام المسلمین یوں ہی بنا ہی قایل میں تھا جنگ کو نا آمدینے میں ہی تھا فرش بچھو انتظار ہے اسی ہاں جب نہ انکے کھون نہ اندام ہی اس لئے فرمایا ہی بارو کو زود کوئی مت آتو رکھو بخر فید نم بھی در آئیں فاقات و ملا حکم بہرہ فرمایا سب کو رسول شاہ پڑھ کر ہم کیا پائے تھا شہ کے لشکر میں اسے بچھا ہیں	الغرض صدیق ان مال سب آج ہی در مجلس لا بدوس کہا صد مال پنا نام مجھ سے اب راضی ہی بنا خاطر میں کر رہے ہوں راضی بالہ و ام کہتے ہیں لہذا در جنگ موک فاصلہ یک حضرت عثمان کا اور بہرہ اوٹوں کے سوا ہی نیکام عبد رحمان بن عوف ناہار خدمت عالی میں اب حاضر کیا یوں ہی اکثر اسناد سے نامور بو عقیل کی صاع لا کر ما کہا اس سے وہ یک صاع خرما مصطفیٰ وہ کیا تب عرض ای سلطان دین کہ تری لبت ہو البی سیر ساعہ الغرض لشکر ہوا تار جب حرف میں جا کر ملائے شتاب غاز مانجے فوج کے ستر بڑا تاتھ میں صدیق کے چھند اڑا سیمنہ پر نہ نے طلحہ کو کھسا دھوپ میں یک روز آبادی گھر بو خیمہ اس کے خیمہ دیکھا ہی جب کو بھی ہمارا سبب سفر کہ جو حق قوم نمود ای مومنو اور بہرہ و سرگرم کھانا تہ کیا اور گزرو جلد نہ ہوا زار کہ ہمیں سب آجکی نہ ہوشیا اور بیکلا دوسرا یک شخص نے اور یکدن راہ میں پانی تھا	حرج کر ڈالا احد کی رہ چن اور بھی تر اسے جسے ملین حاحون بن سیر ہی خرما نام اسکو بہرہ پیغام بھی یاد دل میں کر رہے ہوں راضی بالہ و ام جو کیا سال سے اسے سلوک نام کے جاے لیے تیار تھا اسنن بھٹے فائدہ سبیز کام بھی دوم حاضر کیا جالین سہ بہرہ خوش ہو کہا ہی یوں دیا سناہ کی خدمت میں بھٹے مال دے نام سے تارح ہی سناہ ہدا لیکے رہے تاقا کے اوپر رکھا کوئی غزوہ میں مجھے چھوڑا نہیں لبن مالو ہی چون ہوئی سیم کوچ فرما با سہنشاہ عرب اور کہا احوال سب عرض جواب قول دوسرا لاکھ تھا اٹھا شہار لطف سے سرور فرمایا عطا میسرہ بر عبد رحمان کو کھسا انکے عقین دوی ہا نیکیو سیر استک برزان ہو گئے کہیں کو ب رہ میں جانشہ سے ملائی جلد تر تہر انرا اٹھا یہاں اپنہ سنو مت یو پانی انکھا نہ کھا د کرتے اسخفا رست انخفا کوئی نا بخیلے اکیلا نہ ہوا آہ آشت اونٹ اپنا دھونڈے شہ دھاما لگا نو میجر سار بڑا	موتی یک کھنڈ کا ٹکڑا بیہ مال اور کیا ہے عرضی ساو خیار یوں کہا حریٹ لی سناہ نام سے ہی صحت ہی بہرہ پیغام میں کر رہے ہوں خوش بر جان بک روایت ہی کہ وہ بھی در کر اسے موقوف وہ بحر سخا اور وہ دھار لایا وٹس ہزار اور کیا بہرہ عرض مصلحت کیا تو جو رکھا اور بہرہ لایا حوال اور بعض فی بیان بالمال پانی کھینچا میں لوگوں کیلئے نقل ہے جید کو شاہ بحر و یا رسول اللہ ہر اطفال و زنا فرق اتا ہی کارو تھا ہی تب مدین میں منافق یوں کہے شہ کہا ہی جھوٹے کا قبل و تا امین اونٹان بھین مارا ہزار اور نشان انصار کا ہی لکھا اور ہر اول پر تھا خالد بن ولید باغ میں اپنے سے مومن و دلا دھوپ و بار میں چلا شاہ ہدا شہ عرض بچھا ہی جا میں لدا اور انکے انکے ارواح پلید یہ لکھو انکھا لکھوں سر سر آپ بھی جاو رکھو منہ بڑا کر ناگہاں بک شخص نکلا سگما اسکو تباہ را اور اکر لے گیا جب توکل پیر ہی جا بچھا ہی	ایک دن آریگے من ایہ دیا نخا بر اشد لی اس سال دیا حق کہا صدیق الکر کو سنام عزت یک پیدا ہوا اسکو بک مومن موت میں سب خواہین ہو گئے پور دم حالیس ہزار سناہ کی خدمت میں لا حاضر سناہ و خرم ہو کہا شہ و خیار کہ دوم رکھا تھا میں شہ ہزار دیکو بہرہ دلو میں برک و دلا بچھے تن سے اپنے رب یوں لدا فرمود میں دو صاع بہرہ فرما دے کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر کہا مجھے اب چھوڑا جا ہی رہا ماں سر بعد از نہن دوسرا ہی کہ ہم خائف کرار سے میں چھوڑا تھا تجھے بہرہ سال اور تھے دس الف گھوڑے لہوار وہ دبا ہی زید بن ثابت کا تھہ یس ہوا آگے روا شاہ جید آب پاشی کر کے دیا کرہ تو ماز و نمت بہرہ بے کب ہی روا اور جہر جب ہوا اسکا گدہ سب ہاں پائیں نہ ہوا نکو دہر آجوائے میں غلہ اونٹ کو نا کھا وہاں جلد تر پائے خاک کے لئے بارمان وہ ہی طے کے بھار و دین گرا اس تلبہ مانی کی تسلی تھی بڑی
---	--	--	---	--	---

جنگ تونک



الغرض اسبابی عبد اللہ بھی لوگ تب کرنے تیار نہ تھے تب کیا ارستاد یو خیر البشر بزرگ ولی اور اب بھی چلا ناخدا کی راہ میں ہوون شہید کہ کیا ہوئی حسد و نفاق تجہ کو تپ دیگی اس تپ ہی جا اور بتوک و پرین پیچھے جبکہ آ دفن جب اسکو کئے پرین قبت شب قبر میں تھے لے کے تپ آثار کہ ہو میں خوشنود اس اچھا	سیکھنے لگا تھوڑا رانہ بھی کہ بتوک اور چلیں سبے جنگ کہ تو اسکو چھوڑ دے اب ہی حال کے بنیے میں ہی لے گیا اسکو فرمایا بنیے ای سجد خون اسکا کا نو پرین حرم دار و ناسا تو ہو و گار و ن اسکو تپ ہی ہی شہید کہا میں بھی حاضر تھا یقین دیکھا ہوں انکو فرمایا تو شہید خیار تو بھی خوشنود اس سدا	ابن ان از بس کمال شوق سے تب عمر نے عرض حضرت سے کیا کہ وہ بخت کر کے آیا تھی قبول الغرض شکر کر کے خیر البشر پوست کوئی جھار کالے آؤا عرض پھر اسنے کیا اس طرح تب پس خدا کے راہ میں ہی اسید اور اسی پین پیا ہی فاش کہ موزن تھا جو حضرت کا بلال کہ تمھارے بھائی کو ای بانسرف یوں کہا ہی ابن مسود گزین	یچھ مجھ پرین نیت و فوس سے بار رسول اللہ پر لہو لہی نے آ اب یقین اسکو خدا کو رسول جب چلا اسکو بتوک ہی نامور شجر سرہ کی وہ لایا چھال تب کہ شہادت ہی مر مقصود اب جانے بیشک ہو ہی تو شہید کیا سدا اور شہادت آئی ہاتھ وہ لیا تھا تب چراغ ای بلال تم دونو چھو اب میر طرف کاش اسکی جا پرین مہنا عین	مصطفیٰ شرف و از بسند دیکھے قرآن بلند پڑھتا ہی اس پر ظلم ہو اہتقیل فعال سرفض عبد اللہ نے شہ سے کیا شاہ اسکو اسکے بازو پر بند شہ کہا از بہر خوشنود ہی رہ اس مغربین پس وہ مقبول خدا حار زنی کا بیتا جو بلال قبر میں ارا تھا خود خیر البشر پس بنیے ہی میں اسکو کھنا ہمازی مری سدا کا سب	پڑھ رہا تھا خوب تر وہ اجند یونماز بنین نخل جسک سب کہ یسین مخدور سیکل اہل حال یا رسول اللہ اب کیجئے دھا اور کہا اس طرح نبی سے دھا جنگ کی نیت سے تو نکال ہی رہ غھا ملازم شاہ عالم کا سدا ہی کہا کو نفل وہ فرزندہ فاعل اور جنازہ اسکا ہو بکر و مسمر اور اسٹین کھو کہا ہی یہ دھا دایما راضی رہے بس اس رب
---	---	---	--	---	--

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوہ تبوک میں حضرت کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اس لئے و معرض عتاب میں آنا پھر بڑے نفس کشی میں پڑنا اور بے وضو کھانا اور کھانا تو قبول ہونا

اور دروغ تو کالی با صواب لے بے عذر صحیح جو رہ گئے گرچہ بو ذرہ گیا تھا ایمان لوگ بولے یا بنی آنا ہی اب یا اب تہنا تو اور تہنا مرے اور تو جتنے اٹھا ہی قدم اور ہی باقی تین یار و نخل جو حال اور مشرف شرف ایمان ہوئے عذر کچھ ایسا نہ تھا کچھ نہیں کوئی غزوہ میں کبھی سن لیجئے اور لوگ اس وقت سیاح جوڑ کے لوگ جب نکلے ہیں تب میں کہا بولتا تھا آہ میں یہ کیا ہوا اور قبائے این حیات ستار اور اس غزوہ میں وہ سالانہ تب نماز ابن جہل اسکو کہا الغرض وہ نے خیر الورا	نہیں ہو جو شہ کے ہمراہ رکاب جانے دے بانج پر اچھا تب لیکا شرمندہ ہو نکلا بعد زان کوئی تہنا اور پیا دہ نیک تب اور تہنا روز محشر میں اٹھے تاٹے اگر ہمارے سے بہم یہی ہے کہ کعب ہمارہ درہلال اور رسول اللہ سے بیت کئے جس سرہ جاؤن شہ میں یقین دو شہر میرے نہیں ہمارہ تھے دھوپ میں نہ ہمارا اسکے تھے آجکے دن کام ہی کل جاؤ نکل کبھی دولت آہ میں نے کھو دیا آہ جہر پر تنگ تھا اور ناگوار جہ کو گا ہی یا فرمایا یغین ہی قسم حق کی سخن توبہ کہا جب سدا کی طرف رجعت کیا	اُنے تھے اکثر منافق گمان یک ابو ذر بنو شہر دوسرا اونٹ اوکا راہ میں جب گیا وہ ابو ذر ہی کہا شاہ ہدا بعد اسکا حال ہو چھا مصطفیٰ ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ کعب بن مالک کا قصہ مختصر الغرض وہ کعب لکلا پسر اور ہوتا تھا بھی اسباب سفر اس سفر کے واسطے لیکن آیا گھر میر حاضر تھی بن ہر چیز جب پس گئے ہیں تین یوں ہی گذر گھر سے باہر اپنے میں آتا تھا جب جن کو جھوٹا اور سچا خدا تھا پر بتوک اور گیا دوبار جب یا رسول اللہ کبھی معنے یقین جب خبر میں اسکے آئی گنا	آہ تھے بعض مسلمان بھی جا کعب بن مالک ہی لئے تیرا بے ساما دوش پر لیکر چلا پس وہ جب دیکر پیچھا ہی آ اونٹ کا قصہ وہب ظاہر کیا بخش دیو گیا ترا حق یک گناہ پہلے لکھتا ہوں یہ سن فی الوقت حال سے اپنے دیا ہی بو خبر مرکبان بہتر تھے حاضر چکر گھر میں خرید تھا دو شہر راہوار میں نیاری نہ کرنا تھا تب لشکر اسلام گذرا دور تر در دو غم زاید مر رہا تھا تب سب گئے دے بھی منافق کے سوا کہہ دیا ابن اسیر اس طرح تب اس سینی کے سوا دیکھے نہیں اور میر اور دو غم زاید ہوا	رکھتے تھے عذر صحیح اُنے کئے اور مرارہ بن ربیع ہی چاروا شاہ چھپا تھا بتوک اور مگر مرحاکہ شہ اٹھا ہی اور کہا شہ کہا لوگوں میں سچا یقین اور ہی دوسرا کچھ شہید ہی غھا وہ ستر با صفا انصاف کہ بتوک اور یغین جو میں گیا میں کبھی دیا نہیں نہ مالدا ہر ہو جب گرم چلی تھی فوج بولتا تھا خلیفہ جہل غار تاہر سے جب کام بون جا مارا تاہر بس انوس کے ملتا تھا تب تھا ہی مجھ کو نہایت سچ و سدا برد و کپڑے بھی اور اپن نظر جب بنیہ بات شاہ دوسرا لایا جب شریف شاہ کا شہادت	پڑھ رہا تھا خوب تر وہ اجند یونماز بنین نخل جسک سب کہ یسین مخدور سیکل اہل حال یا رسول اللہ اب کیجئے دھا اور کہا اس طرح نبی سے دھا جنگ کی نیت سے تو نکال ہی رہ غھا ملازم شاہ عالم کا سدا ہی کہا کو نفل وہ فرزندہ فاعل اور جنازہ اسکا ہو بکر و مسمر اور اسٹین کھو کہا ہی یہ دھا دایما راضی رہے بس اس رب
---	---	---	--	--	--



جوترا تہا بنو شوائے عارفان	شیخ دین بکر وراقی ایمان	اور بہت روتا تھا ہر دم پرہا	اور کبھی بکھتا تھا دھوم مہا	کر دیا تھا کہ میں ایک طعام	کیتے میں داند لون میں لکام
تنگ تانکے آپر ہوئے یقین	باوجود ایسے زانی کے زمین	تب کہا یوں انکو شیخ ذوالقدر	کیا نشان ہی اسکی اب بوجہ خبر	کہ وہ توبہ جسکو کہتے ہیں نصوح	اس سے بوجھے ایک دن کی توفیق
ہو کر زانی اُسے ہر دم ذوالہا	لینے دے بیٹے مرارہ اور ہلال	اور اُسکے وہ دو بار باصفا	بجھڑے کب نے توبہ کیا	لیجئے بیٹے سے بھی جی آؤئے تنگ	اور اسکا لفظ بھی ہو بہ تنگ
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین لقد نأب اللہ علی الذین ظلموا حرجین					
ابو لہا بہ رض سے بسبب قضای بشریت کے خدا					
اور رسول کی اک خیانت سرزد ہو نا اس لئے وہ آپ کو مسجد کے ستون سے ندرار ورتک باندھ لینا اور رعایت پشیمانی سے توبہ کرنا اور توبہ انکا قبول نہ					
جب محاصر ہو گیا تھا شاہ وین	لیئے ابنا ہی توفیر پر یقین۔	محقق اسکا ہی قصہ ہی جان	وہ بھی اس غزوہ کے بوزاری تھا	لکھام سے مسجد کے یکناں تھا ہوا	بولہا بہ پانزدہ دن آپ کو
اسٹے اسکو کئے ہیں دھلب	کہ تھا ہم سو گند اسٹے انکا جب	شورہ نا اس سے کرے نہ نہیں	بولہا بہ کوروانہ ناکورن	شاہ کے خدمت میں پہنچے بیام	تنگ اس قوم والوں کی تمام
ایمنی تھی اس سے بظاہر کئے	اور زن اطفال سے بچ گئے	مردوزن پر ہوا سارے یہود	اسکے استقبال تھا اسے یوں	بولہا بہ اُن کے قلعے میں گیس	پس سے بھیجا ہی شاہ انیا
پہنچے اس قلعے کے اب ہم آئیں سب	پوچھے کہ کیا مصیحت ہی اس کا	رحم آیا اول کا زونا دیکھ کر	بولہا بہ کوب اور کچھ حال پر	ہیں بہت پردر داور بخوبی ہم	جب اس قلعے میں ہیں مجھو ہم
اور بھی دل سے پشیمان ہو گیا	بولہا بہ گرم ایسا کہہ دیا	فوج یکسر جانو ہو جاؤ گے تم	یعنی زیر قلعہ جب آؤ گے تم	اور پھر انا تہہ اپنا حلق پر رہ	وہ کہا نا اُن قلعے سے اُتر
اپنے منہ کو اٹک سے دہڑا ہوا	پس کیا رجعت میں رہنا ہوا	جلد ستر جاع کی آیت پڑھا	پس پشیمان اور شرمندہ ہوا	یہ خیانت آہ اس سے ہو گئی	جب خدا کی اور رسول اللہ کی
جب نکالنا نہ ناخوشے تھے	اور بولا کوئی نا کھولے مجھے	لکھام سے مسجد کے باندھ لی یوں	سخت یکا بخیر سے اپنے تین	بلکہ سو ہی مسجد بنوئی گیس	نہ تو حضرت سے نہ یاروں سے بلا
یوں لیا ہی باندھ جب تین تین	کیا گردن کر عہد دہتی یقین	اسکی بخشش میں خدا سے مانگتا	گر مرے نزدیک وہ آنا بجا	لطف سے اس طرح فرمانے لگا	یہ جرح شاہ سالہ سے سنا
اور پانی بھی پلاقی تھی اُسے	داند خرما کھلاتی تھی اُسے	پاس اپنے پدر کے آتی تھی او	کہتے ہیں لڑکی تھی اسکی ایک جو	آہ اسکو کھچ کھولیں اب	جب تک اسکو نہ بھیجا وہ رہا
تب کیا توبہ قبول کجا عجیب	اور بصارت کجا بھی جانا تھا توبہ	اور سماعت اسکی تب باقی رہا	یونہی پندار دن ہو میں منقہ	اور برای حاجت بول مرار	کھولتی تھی اسکو ہر وقت نماز
کہ ہمیشہ اپکو حق خوش رکھے	بنی کہتی ہی کہی میں شاہ سے	یکسیکے شان خداں وہ ہوا	اتم سیکے تھا گھر میں مصطفیٰ	مومنوں کو بے خوشی حاصل ہو گیا	وحی اُسکے باعین نازل ہو گیا
بولہا چاہے بشارت دیجئے	میں پوچھی کیا بشارتوں سے	اُسکا توبہ اب قبول ہی خدا	بولہا بہ کا گند بخش گیا	شاہ عالم نے کیا ارشاد تب	اس خوشی کا کیا ہی فرمانا سب
بولہا بہ کا ہوا توبہ مقبول	جب سنے بی بی صاحبہ بولی	بہدازان گوشہ کیا ہی فرس	حکم گوشہ کا نہیں آیا تعات	اتم سیکے بشارت اسکو بوی	در پر جرح کے کھڑی رہ کر تھی
اسکو دنت پاک سے کھولا ہی سب	شہ نماز صبح کو آیا ہی جب	آپ ہی کھولے بالظنا و کرم	تم نہ کھولو اُسے نا شاہ اُم	بولہا بہ نے کہا یوں انکو تب	کھولنے اسکو دین روکے ہیں سب
فاعترفوا بذنوبکم					
بھی نہیں حاضر ہوا تھا ہر توک	بھٹے برے بولہا کر کے چوک	اپنے ہی ازواج سے ایلایا	اور اُسی مال میں شاہ ہوا	ہی ابھی در مسجد شاہ انام	اور مجاہد کہا تیرا ن میں
کہ نہ زن سے مرد زید کی کرے	معنی ایلایا تم ہی جانئے	کہ میرے بے تھالی تھی تناسل	کہ وہ ایسا چاہے نفقہ اور لکلا	آہ حضرت کو کئے ہیں تنگ دل	اسلئے باندھا گیا تھا اور دو کپا
اس لئے ان سے تب ایلایا	یہ سبب شک کی لالٹ کا ہوا	اور جرحے میں رکھا تشریف جا	پس وہیں سب کنا رہی لیا	تا سزا اسکی انہیں پہنچے تبتا	بی بیان کیا سب جرح کے بل
کہ ریح اسکا جرحی شہو نام	اور تھا اُس شاہ کا جو یک غلام	شہ طلاق ازواج کا اپنے دیا	اور مدینے میں یہ رہتا ہوا	تا کہ بے اذن وہ آئے نہ	یک مہینا نا کرے کئے طایا
وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر	جسے یاروں سے بہتستا تھا غر	بھی دروازہ پر تھی تب زار زار	یک محراب کی جماعت دھنگار	میں میں مسجد کو گیا سن یہ خبر	در پر جرح کے ہی بٹھلایا اسے
اذن لے کر لے اب جلد جا	اُس غلام باصفا سے میں کہا	اذن میں حاصل ہوا لیکن مجھے	چند بار ایسا ہی میں بھیجا اسے	اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب	بولہا ہی اس طرح حضرت عمرؓ
میں نے آیا ہوں کیا شاید گمان	میری بیٹی کی شائش کو عیان	حکم سے اُسکے تجاوز نا کردن	کہ میں مارو اسکی گردن مارو	حکم کر ہو وے رسول اللہ کا	اُسے جا کر غیر کے اُلوٹا سب
اُسکے ایسے میں پکارا وہ غلام	پھر گیا جب میں نے کرا لیا کلام	لی یوں کو اپنے فرمایا نہیں	کیا دیا ہی تو طلاق اسی پائین	میں گیا اور عرض خدمت میں کیا	اسلئے تھی کی قسم کہا میں کہا
اور کھٹا تھا جھوٹے لوگوں کا کلام	کھولا میں اللہ اکبر سے نہ				کہ ہوا ہی اذن ابو جلد آ





فیر ہر باطن میں ایک کیمیا ہے  
 جسے وہ ہفت جہت میں پست کے  
 دیکھتا ہے جو کائنات میں ہیں  
 ستر سے پروردگاری ہر پستی  
 کا خود کو عیش اس دنیا میں بنا  
 اور وہ جب نعمت و برکت  
 اور آری ان والہ نعمت میں  
 اونٹ پر اپنے شہاوت کے  
 جب علی مدیق سے جا کر ملا  
 پہنچے ہیں کہ جو داود کو نجبا  
 نوح کے دن پاس حرم و کن علی  
 مشرکان بھی دوسرے در چارہ  
 وہ کی معنی جانت ہی یقین  
 اور دویں سال میں خیر الوری  
 سات اسواون نکلے جلد تر  
 اور کہیں شاہ عالم کو سلام  
 جبکہ بطلان ہوئے میں انانہ  
 پہنچے وہ دو دن تک علی  
 یونہی اگر دے کہ شہ کو سلام  
 اور کہے وہ سفر علی شاہ ہوا

انہر ہر مکتبہ ہی اس میں بحر  
 کمر کے پتے دیوار سے نکلے ہوئے  
 آہ ایسی محنت و شدت میں  
 حق تعالیٰ دے نوافی عیش کی  
 اور ہر کار واسطے معنی میں ہے  
 پاتے ہیں دنیا میں ہی پھر ان  
 حضرت مدین کو شاہ جہان  
 بھیجے کہ میں سنائیوں تبارت  
 پوچھا ہی مدیق نے ای ہرگز  
 مومن کو ساتھ لے مدیق تھا  
 ہی سنایا بسکو ہشتان علی  
 جس گھر چھتے ہیں ہالیوں بناہ  
 جمع ہی اسکا دوا ہی ہرین  
 نامہ خزان کے لٹا کر کو گہا  
 پہنچے جب نزدیک زان کر  
 آنے پہلے انھ کو سالار نام  
 بات کرنا چاہے شہ سے با نیاز  
 بول اب کیا ہی تری راجلی  
 تب جواب اون کو دیا شاہ نام  
 باب میں علی کے فرما ہے کیا

اور یہ کہ آذہ مبارک ستم  
 یہ ستمات پر خیر میں کیا  
 قیصر و کسری جو بس کھار بن  
 بات یہ ستم ہی ہر دے آغا  
 یہ جو فرمایا دوسا لار نام  
 راوی کہت ہی سنان میں جیبتا  
 کر امیر تاج با تو و شرف  
 جسے جانب سے سنا ناہورات  
 بول تو آیا ہے کہا ہو کر کیر  
 چریت اللہ کو قلام کیا  
 سال اندہ کوئی مشرک نے آ  
 پس ابو بکر و سلی و مرتضیٰ  
 طور پر فرست کے بھی ایمان

جن کیسے آپ کے زیر قدم  
 سینہ جزا ہر مراد و سنے  
 کیسے باطن میں سدا شایین  
 اور سید با جگر فرمائے لکھ  
 محض تھا وہ اپنے تقسیم عام  
 تب کیا اقرار مدق دگ سنا  
 جلد تر یہ جیبتا ہی کے کس طرف  
 اسکو رہنا ہی قرابت کے سات  
 یا جو تاج تب کہا ہی و خیر  
 حسب شرح میوائے انیا  
 ج کہت نہ کرے ہرگز ادا  
 آکے پھنچے درجناب مصطفیٰ  
 نام ہی ادق کہ لکھو گا گریبان

صانع یک ہوا و کو زہ آب کا  
 شاد و پوچھا کہ کون تو وہی جل  
 ہی بد شک تو رسول اللہ کا  
 ای بن خطاب کیا جانا ہی تو  
 ورنہ وہ انوار ہر لار شرف  
 بنمان تک جبکہ وہ پوچھا ہی  
 شرط و عادت حق میں ہر قدم  
 کر تر تاج ہون میں ہی پکد تھا  
 اور طریقے پری اپنے کا فران  
 صل تھا جن شرکوں کا جان لین  
 اس برس میں ہی آئی دندو  
 وہ کی و راق ہو دیکھتے یقین  
 دعوت اسلام حق امین قسم

اور یہ کہ گھر میں نہ تھا اس کے سوا  
 ہر بن بولیا کہ کون نہ دون ٹریل  
 بار مگر دق میں اب کہتے دعا  
 کیا نہیں ہر بات پوچھا ہی تو  
 اور ہر دو دوزخ و لذات طیف  
 یار رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 تب علی مرتضیٰ کو مصطفیٰ  
 اس نے بھیجی علی کو ایسی علم  
 محض یامین سنا دینے برات  
 حج سجا اس لائے ایمان  
 صل کے ایام تک ہی دوزخ  
 لائے ہیں ایما اس سر و پوزو  
 آگیا گنجائش ہر نئے میں یقین  
 بس دسارے مشورت کے کہ ہم  
 مسجد نوی طرف آئے ہیں سب  
 شہ کہا چور و کچر ہر یں و نام  
 بوئے ابن عوفی اور عثمان کل  
 جاوین با و خدمت سالار  
 وہ کے ایمان لگے ابابہ  
 کہ جواب کیا یقین یوں تمہیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

یہ تین کرے گران سب پھنکار  
 جبکہ بھیجنا آگیا وقت نماز  
 شہ نہیں اپنے کیا رالتفات  
 وہ کہا پوچھا کہ ہر پوچھیں  
 او کہما حق کی قسم ہی یقین  
 شہ فرمایا کہ میں اسکا جواب

اور پہنچے کی انگوٹھی ہر شہ  
 ر و مشرق وے کھڑی نیاز  
 اور میں بزرگ کیا ہی نے ہا  
 سب نکالیں اور پہنچے کی گن  
 پہلے ساتھ آئے تہا نطالین  
 آج کے دن ہی نڈیو لگا شہا

کھینچے دامان زمین پر پنے  
 منع کرنا چاہے اصحاب کرام  
 دے نکل مسجد باہر نگدل  
 ہر بول کا ہر سکر سارے کس  
 دعوت اسلام شہ او کو کیا  
 اب اقامت تم کو راس مشہ

تب علی مرتضیٰ کو مصطفیٰ  
 اس نے بھیجی علی کو ایسی علم  
 محض یامین سنا دینے برات  
 حج سجا اس لائے ایمان  
 صل کے ایام تک ہی دوزخ  
 لائے ہیں ایما اس سر و پوزو  
 آگیا گنجائش ہر نئے میں یقین  
 بس دسارے مشورت کے کہ ہم  
 مسجد نوی طرف آئے ہیں سب  
 شہ کہا چور و کچر ہر یں و نام  
 بوئے ابن عوفی اور عثمان کل  
 جاوین با و خدمت سالار  
 وہ کے ایمان لگے ابابہ  
 کہ جواب کیا یقین یوں تمہیں

وہی کا تہا شاہ کو ب انتظار  
 میں المنتہرین فمن حاجک فیدہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا لنذکر آباءنا وانا و آبائکم و انفسکم ثم ننتہن  
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین - یہ روایت سورہ آل عمران میں آئی ہے اسکوایت باہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغتار نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے  
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا ایما ذہ اللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں - حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا لکھ جو والا گیا طرف مریم کے - انھوں نے یہ کہ  
 منہ تو اڑھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا - تب یہ روایت شریف نازل ہوئی - ان مثل عیسیٰ عند اللہ کھٹل آدہ یعنی بیشک شال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے جیسی شال آدم کی  
 ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے تکم سے پیدا ہوا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو - امام قزیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ان ہر دو پوچھنے کی روح کی پاکی اصحاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پوچھنے کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی - پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہوا  
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن مٹی کے ساتھ زندہ ہو - پس ہو گیا - یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سر تا تک حق  
 بات یہ ترے رب کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المنتہرین پس مت رہ شک لایا و ان سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف  
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حاجک فیدہ من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج چکا تھا کہ وہ

پس یہ روایت آئی ہے اب اقرار  
 ان مثل عیسیٰ عند اللہ کھٹل آدہ خلقہ من شراب نشہ قال لہ کن فیکون الحق من سر تا تک حق  
 من المنتہرین فمن حاجک فیدہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا لنذکر آباءنا وانا و آبائکم و انفسکم ثم ننتہن  
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین - یہ روایت سورہ آل عمران میں آئی ہے اسکوایت باہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغتار نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے  
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا ایما ذہ اللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں - حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا لکھ جو والا گیا طرف مریم کے - انھوں نے یہ کہ  
 منہ تو اڑھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا - تب یہ روایت شریف نازل ہوئی - ان مثل عیسیٰ عند اللہ کھٹل آدہ یعنی بیشک شال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے جیسی شال آدم کی  
 ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے تکم سے پیدا ہوا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو - امام قزیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ان ہر دو پوچھنے کی روح کی پاکی اصحاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پوچھنے کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی - پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہوا  
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن مٹی کے ساتھ زندہ ہو - پس ہو گیا - یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سر تا تک حق  
 بات یہ ترے رب کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المنتہرین پس مت رہ شک لایا و ان سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف  
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حاجک فیدہ من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج چکا تھا کہ وہ

یہ تین کرے گران سب پھنکار  
 جبکہ بھیجنا آگیا وقت نماز  
 شہ نہیں اپنے کیا رالتفات  
 وہ کہا پوچھا کہ ہر پوچھیں  
 او کہما حق کی قسم ہی یقین  
 شہ فرمایا کہ میں اسکا جواب

اور پہنچے کی انگوٹھی ہر شہ  
 ر و مشرق وے کھڑی نیاز  
 اور میں بزرگ کیا ہی نے ہا  
 سب نکالیں اور پہنچے کی گن  
 پہلے ساتھ آئے تہا نطالین  
 آج کے دن ہی نڈیو لگا شہا

کھینچے دامان زمین پر پنے  
 منع کرنا چاہے اصحاب کرام  
 دے نکل مسجد باہر نگدل  
 ہر بول کا ہر سکر سارے کس  
 دعوت اسلام شہ او کو کیا  
 اب اقامت تم کو راس مشہ

عید

عید



نہر ذی قعدہ کی تہیجی سیرین  
 کیونکہ سبھی تہیجی سیرین  
 حج بیت اللہ میں کر کے آوا  
 معرکے دو قمر گنت کر آوا  
 اور جن سے بھی علی مرتضیٰ  
 اور قواعد طین اسلام کے  
 اور فرمایا تمہارا خون دلا  
 اور سوم جاہلیت یک ظلم  
 بھی کیا اس طرح سے ان ہونو  
 یسے مرد پر سے وے بالفرد  
 بعد فرمایا سنوای باادب  
 بعد خطبہ اور وصیت ہی ہام  
 اور دکھایا تو ہمیں راہ ہدا  
 اور کیا راہ خدا میں تو جہاد  
 پس کہا ای مومنان بائیز  
 پس کیا ارشاد یوں سالارین  
 یک اذان اور دو قمر گنت  
 عجز و زاری سے دلائی ہی دعا

تمہا مبارک سیر کا روزائی میں  
 کہ چلا باشتاد با اسل و حال  
 پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا  
 باندہ صحر اکرام پھر آگے چلا  
 آگے گئے جن پر پھر سے ملا  
 امین بولا شرع کے احکام  
 آج کے مانند اور ہر ماہ و سال  
 کر دیا میں قریب سب ذریعہ  
 غور توں کے باب میں حق سے دور  
 روز و شب تکمیل بجا اپنے کو دلا  
 چیز یک میں چورتا ہوں تم نہیں اب  
 شاہ یوں پوچھا زامحاب کرم  
 اور حقوق اپنے کیا سارے آوا  
 شکے بہر قانون کو وہ شاہ عباد  
 پاک کرتے ہیں دلوں کو تین جز  
 اب سے ہیں جو میرے حاضرین  
 شہ پر رہا ہی جمع کرتے پھر و معر  
 حق کیا بقول اسکی التجا

لیکے ہر اذان رفیقوں کو تمام  
 کہ وہ تین بھی ساتھ آئے ہیں  
 مت جدائی سے ستر غم و جزین  
 تبلیغ بھی کہنے لاگے ہی بیکار  
 الغرض ارکان حج سب کر آوا  
 اور کیا برپا ہدایت کا علم  
 سب وہ بیشک تم ہی جانو رہا  
 جاہلیت کا یہ باطل ہوا  
 بن لیں سکے باندیان و بولہا  
 گر بہر کام نہیں قصور آج ہوا  
 اسکو گرمسوں میں بکڑ دگے تم  
 جبکہ تم سنو لوں روز و شب  
 جو امانت پاس تیرے تھی حقین  
 اپنی انگشت شہادت ایمان  
 ایک اخلاص علی سلی سربہر  
 غائبوں کو اپنے پہنچا دیں ہر روز  
 پس جلا عرفات پر جو کے سوار  
 جمع دعا غرض کے دناؤں میں

عازم مگر ہوا شاد انام  
 جاوین شاید بریگشا و اب  
 میں رہو لگا آگے تم میں ہی حقین  
 کہنے لاگے یوں ہی احباب کبار  
 بطح وادی میں ہی یک خیر خوا  
 کر دیا یہ ضلالت کا ہم  
 کوئی نامار سے کسی کو لاکام  
 جو روز و داد و ستد انکھاندا  
 حکم سے آگے ہوئے پھر حلال  
 انکو بے سختی کے ما و دوسرا  
 بالیقین گردانا ہوو گے تم  
 باب میں میرے تو کیا دیکھو جو  
 تو کیا دے سب ادا لای شادین  
 تب اٹھا کر تلخ سوسے آسمان  
 خیر خواہی بھائی مومن کی دگر  
 اسکے پہنچانے میں لا دیں مقور  
 کوہ رحمت پر جو پہنچا با وقار  
 دے مواہب میں کی مذکورین

سب مدینہ میں جو تھے خود کو لگا  
 دے انھیں تکبیر الخاد کرم  
 بر حرم نماز پھر نکلا فقار رسول  
 فتح و فتح کی تھی جب جبار یوں  
 وہ بلاغت سے نہایت پور تھا  
 شرک کی سب بیخ اور مینا وہ  
 اور خون باہلیت چھوڑ دیں  
 اور حقوق مرد و عورت کا پرا  
 حق تھا لہی ہی ان پر بیکر  
 انکا حق یہ تہم پہی اسی حق تھا  
 یسے ذہبی جزو قرآن کریم  
 دے کہے تم حق سے بولے گئے تمام  
 اور کیا ہو نصیحت صبح و شام  
 بولایا اللہ اسپر جو گواہ  
 مومنو نکلی بھی جماعت کا لڑم  
 ادنیٰ سے آڑا ہی پہنچا با جلا  
 رد و قبلہ رہ کھڑا وہ پاک دہا  
 اور سعادت ابدیہ کے دریا

سب لگے رونے کو باور و بھلا  
 یوں کیا ارشاد سالار کرم  
 ذوالحلیفہ میں کیا ہی جب نزول  
 وار و مگر ہوا سالار یوں  
 اور فصاحت سے بہت پر کو تھا  
 ہی الکھیر اور کیا بر باد وہ  
 اب کسی سے کوئی وہ بدلہ نہیں  
 رو کی اسان و لغت کا پرا  
 کہ تھا کفر ش تک نا اوسے غر  
 کہ انھیں بچھا و نفع اور پرا  
 اسی کتاب اللہ فرقان عظیم  
 کہ تو پہنچا یا ہمیں حق کا پیام  
 اور کیا تو خلق کو دعوت تمام  
 یوں کہنا وہ بار ہی وہ دین پرا  
 دفع لے ہوئے ظلمت کا جو جم  
 وراذان بولایا تب لگا کر ملاں  
 اور پسے نکال تھا کر اپنے مات  
 آنے میں کتنے دعا لائوں جان

عکس  
 معنی  
 قیامت کی قسم  
 میرا خون مردہ ہو

شاہ فرمایا کہ فاضل تر دعا  
 میں بھی اور لگے برے رہا  
 آج کے دن جو کہے ہیں بالیقین  
 ہی یہی تم یا نواہی سکین  
 لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ کہ لک لک و کہ الحمد لله و هو علی کل شیء قہار

شام تک سدن رہا ہی کارول  
 یا فی ہدایت اسی جابر زول

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمُ دِیْنَکُمْ وَ اَمَمْتُ عَلَیْکُمْ فَعِصْمَتِی وَ حُجَّتِی لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

اس مبارک دین کی تکمیل سے آج جب کامل ہوا دین تین تب بہت تکمیل دیا انکو جنی سال آئندہ نکالی مومن مسجد مرکب بولائے ہی جز حق کہا تب کتب بنی بنوین جسے ظالم کو غصہ بنی حجاب	سب صحابہ پس خوشی کرنے لگے کس طرح یہاں بیگا شاہ دین مغفرت چنے لگا انکی سبھی نار ہو نگاہیں تمہارے دینا قبلہ رہو آگے شرمین کھڑا برہ بخون کا یقین بلا کم لیتین اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب	پر بہت مدیق تب رونے لگا آخرت کا اب اسے پہنچا سفر اوکھڑا سال روج راز دار پس اتر عرفات سے شاہ ہدا اور لفظ سے دعا وہ حق کی اسکو بکڑوں واسطے مظلوم جب کیا ہی صبح مزدلفہ میں آ	منہ کو اپنے انکس سے دھو لگا یہر جو ہا ہو لگی ویران جلد تر مجھ کو سوتا تھا قرآن انکس آگے مزدلفہ میں اس شہ کور اور کہا تیج اور تحصیل ہی حق سے شہ بولا کمال غیر سے شاہ عالم پھر وہی ناخدا دعا	پوچھے یاران اس سے رو کا سب جب تھے یہر مرزا صحاب کرام پر سنا ما اس برس دوبار ہی پڑھو دیا ان مغرب غشا ہو رات میں غرض کے سالار عرب اسپر تو قافرا کر چاہے یقین دگر بہر نولاست تب آیا جواب	یوں کہا مدیق اکبر ان کو تب درود وقت سے لگے رونے تمام مان یہ میری موت کے آثار دینا پس غماز بخش کر کے آوا مغفرت امت کی چاہا تمہا زربا کہ نو دے مظلوم کو غلبہ برتن کہ دعا تیری کب میں مستجاب
--	---	---	--	---	---









طے راہی میں تجھنے کے فیصلے  
اور نیابت کی لہاف کا کما  
عالم دنیا کا یہ ناقص مقام  
پس تو پاکی اپنے رب کی بڑی  
اور گنہ بند و نکاح اس سے بخشوا  
بہر تمکین حسیع ناقصان  
جذب ہوا سکے کمال اندر تمام  
پس ہے ابتلا کو بھل ہی ہو  
ہے یہ سورہ سار سورہ کی خبر  
نقلی ہی یہ سورہ پیش شاہدین  
نکارت کر نشان میں تیر خدا

بحر مریات غن میں تھوڑی سی  
جلو گر تھا زمین بن عقیل تھا  
بھی نہیں تہا لائق شادانام  
ساتھ اکی جھوٹے لب کھوئے  
انکی بخشش کے لئے کچھ دعا  
التجارت سے کرے تر و عیا  
لیوے یک رنگ کمال غنی کیا  
میں حرمت ہی ترے کر قبول  
پھر نہ اتنی کوئی موت ای خیر  
جب عداوت کی ہی جبر لائیا  
دیکھئے قرآن میں فرمانا ہے کیا  
ذکر اور توبہ استغفار میں

اور ہر ایک شوق میں شریک ہو گئیں جب تک کہ یہ مقام	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
حکمت حق پر تعاضا کی قرب	وَأَمْسُدْ
	اور ان کی غفلت بخشش کی طلب
	پیشانی کی حقیقت ہی ہے
	إِنَّ اللَّهَ
	نفل ہی عباس جب اس کو سنا
	سُنْ کہ خبر سے خیر اُبھر
	وَلَا ذَرْوَةَ خَيْرٍ
	تھا بہت شوق اُبھر کر میں

اور مددگار میں شجر و درخت شک	
دے سکیں جن تین کو نظام	
اپنی درگاہ میں کرے کو طلب	
سَمَاءِ رَبَّكَ	
غفرۃ	
بھی کرے وہ درگاہ و کائنات	
فہم کجی یہ دقیقہ ای زک	
كَانَ تَوَابًا	
دو وقت سے بہت بڑے لگا	
گواہ ابیتہ میں یوں محکوم	
رَّكَاتٍ مِّنْ أَلْفٍ وَلِی	
اور روز نماز جا بہت از خوف را	

وضع آئینہ رسول اللہ  
 پیش ہر دین کے وجود پاک کی  
 جب ہوی نزدیک ہر دین کی  
 شغل کر تسبیح اور تحمید کی  
 پیرا اشارہ آئین ہی یقین  
 تا اسی کی پیری کی چن  
 ہے مقرر بخشے والا دی  
 انکوب کا مل نا دنیا تین  
 پوچھے کیوں رہا ہی ہوا لاہ  
 کہ ہی عقبی کا سفر باغ قرب  
 پس امر آخرت شاہ ہدا  
 ہر دعا پڑھتا تھا اکثر روز

خوب واقف اور بہت آگاہ تھے  
دارِ دنیا میں نہین حاجت ہی  
حکم فرمایا ہی یہ عز و جل  
خلق سے تجرید اور تغیر کا  
کہ مکمل نقصوں کو دے گا  
نقص استعداد و انکار ہے  
دیوے ناقص کو وہی کمینگی  
اور یہ کہ غرض کی حیرت نہین  
آئین ہی حضرت کی جلالت کی خبر  
تب کہا جبریل ہی حق کجیب  
جہدا اور کوشش نہ کرنے کا

پوچھے یا رونے کا شی شاہ ائم  
انکو یوں فرمایا سواب پیرین  
یعنی تیرے اکلے او پچھلے ذوق  
بھر جو ذکر مغفرت مولائے کی  
جو نہ کہ درسخ قیام تھے جان  
آہ فرمائے لکھائی تب نبی  
ری روایت آخر ماہ صفر  
ایک دن پوچھا وہ وہو جب  
عائشہ کے گھر میں کچھ تشریف  
عائشہ کے آیا حجر کے طرف  
گوہر میں حصہ کے لگن تھیں ان  
آکے مسجد کو بعد عز و وقار  
پس وہ بند سے بقول اسیر  
سہ کہا خاموش رہا بی خبر  
ابن مسعود مکر م باصفا  
غایت اشفاق سے رونے لگا  
اب کیا تختہ رجبہ کو میرا رب

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَبْرِ  
قَلَمٍ  
وَابَاقِی کے طرف بلوا ہے ہیں  
معفرت کی ہی وہ علامت الحریب  
ہے وہ تشریف اور ذکر محمد نبی  
نسخ میں تقدیم اللہ کی تحسین  
ہول اور ہشت کہان بکرا لگتی  
گھر میں میونہ کے ای نیکو سیر  
کل رہینگے یولیو ہم نے کہاں  
بہر خدمت ہم دین سے ہیں سب  
اُسکے حجرے کو دیاعمر و خیر  
اسمین تبھلا شاہ کو اسی با مفا  
خاص منبر پر ہوا اپنے سوار  
باس جانا حق کے دنیا چھو کر  
پس فصاح چند بتاروں کو کر  
نقل کرتا ہی کہ وہ شاہ بہدا  
اور کیا ہی حق میں ان سکود عا  
لیون تاوینا کو یا بعضی اکو اب

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اع  
 حکم بھی تسبیح و استغفار کا  
 لِعِظَمِ اللَّهِ لَكَ مَا لَقَدْ  
 اور بعضوں کہہا حضرت یونس  
 النور کی عزت و مجاہدت کی وجہ  
 قبر کی تعلق و تائید کی کہان  
 ہو گیا بیمار الار عباد  
 بنی بیا سچھین سب نہ کہیر ہا  
 شہ کہہ کیا دل سے راضی ہوتا  
 ایسی تھی بی طاقتی شہ پوچھتین  
 ڈالنے لاکے ہین پانی پہ چوب  
 حق میں شہدائے احد اذ خدا  
 کوئی سر در کا غرض مجھ پانہین  
 روا ہے  
 یک ہنسے کسی لگے از دنیا  
 اور جدا کی لگا کرنے کلام  
 میں قبول ہوں قلعے کو دگا

ب  
عائشہ کے گھر میں ای نیکو صفات  
تب لگے رو نیکو یاران بھی نما  
شوق اسکا ہے مجھے سہو چھا

پوچھے کیوں روتا تھا حالانکہ خدا  
 اسی برادر شاہ تو معصوم تھا  
 کہ بلفظ مغفرت قرآن میں اور  
 کس لئے پھر یوں تو زار زار  
 جاؤ یہ تہنیت اُنت ہے یقین  
 باد جو داکے وہ بار کھنکھن  
 عرض خدمت یوں کئے بی بیان  
 فضل دین عباس حیدر کو بلا  
 بی بیون شاہ سے یکدن کہا  
 بعد پکڑے پہنکر خیر البشر  
 ہم کہا بندے کو یک پرورگار  
 آو رو رو کر بہت کہنے لگا  
 لے گیا تشریف گھر میں بعد ان  
 خاص باروں کو کیا اپنے طلب  
 پس کیا یوں انکو وہ حق کا حب  
 عرض لاؤی کیا یوں با آواز

کیون یہ پڑتا اور بہت کراؤ  
 شامین حیرے بشارت یہ دیا  
 جرم کوئی اس سے یمن نہ ہوا  
 ایسے ہی اُسے کنائے کزوغر  
 سارے معصوم کا تو سردار ہے  
 وزیر ہی معصوم وہ سلطان دین  
 رہتا تھا ہر روز یک بنی کی  
 اسی نام خاتم النبیین  
 ماتھ کہا ندون پر انکے مصطفیٰ  
 غسل دیو آج تم مجھ کو ٹھ  
 اور مبارک سر پر پتی باندھ کر  
 دینا و عقبی میں بخشا اختیار  
 ہوں ہمارے پان تجھ پر خدا  
 پھر وہ بیماری لگی مڑتے دین  
 اور نظر ان پر پڑی سر حرکت  
 تم سے ہوتا ہوں جدا میں غم  
 کون تجھ کو غسل دینا بول

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مَجْدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ



جا کہ مہدی سے شہ کا نام  
سب مجاہد روئے بے اختیار  
وہ کہی تری جدائی سے تمام  
حق کی تو دین و پناہ میں تم نام  
اور وہ بیمار میں یکدم شہین  
پہچھے آنا چاہتا بے شاہ ہوا  
ہی روایت پانچ دن قبل وفات  
یہی مسجد کہتے تھے میں قبور  
اور کہا بعد از مرے ای رہنا  
جانو میں تلو بہر بے چنچا دیا  
جلد مسکینوں کو سارا نام  
اُس ہی بیماری میں یکدم شہ کا  
بعد اسکے ہوش میں آیا جیسا  
روزیک شہ کا تھا وہی علم  
تیل نہرے گھر میں کچھ ہو گا  
اور روایت ہی کہ شہ لہر جن  
کہنے لگا ای شہروانی نذر  
اور لگا کہنے کہ ای روح اللہ  
فاطمہ کہنے لگی رو رو بہر ہا  
اے ای با با ترے شیریں کلام  
در و خاتون دیکھ یہی خبر  
اور شہ شہ کہ شہنشاہ کا  
روتہ سے اُسے سب بندہ دین  
دیکھ میں تار و نوا یک تار  
بہر کہ موت کرو دیوں در و دم  
جانو قرآن کو تم اپنا نام  
ہیں ہر صاحب جان روک کے نام  
اتم سلمہ بولی ای شاہ ام  
فاطمہ نے یوں کی عرض جنا

وہ بھی گریان ہو گیا حق ہجوم  
تھے در و دیوار بلکہ زار زار  
آہ یوں روئے میں آنکارا  
حفظ و یاری میں ہوا کے دم  
لے گیا تشریف مسجد کے تین  
منع اسکو ہی اشاریے کیا  
یوں کیا ارشاد و شاہ کا بیٹ  
نہم بھی ایسا مت کرو ای شہ  
قبور کو میرے نہر گزرت بنا  
ٹوگواہ رہ تو گواہ رہ ای خدا  
مال مذہب تو اویا ہے وہ تمام  
عائشہ کے گود میں تھا ای شہ  
پوچھا کیا باقی وہ دینار و کوا  
دن وہ گزرا وہ جب اپنی شہ  
بچھ تھوڑا جلد اس میں ڈالکر  
اُس ہی بیماری میں اپنے یکدم  
یہ وہیت بھگوانی ہی خبر  
کہ وہاں میں از دینا یوں  
پس علی کے گود میں سر کو رکھا  
کون یہ میری پوتیرے ای شہ  
پھر کہاں دیدار تیرا یاد لگی  
اور کہا یوں حق ہی رنجیل  
ہو گئے سب بے نیما بھی زار زار  
آہ تیرے بعد کیا جانوں کہ ہم  
دیکھ اب یار و کوانے مصطفیٰ  
گرچہ یہ امت مری نیکو سیر  
اور میری ال کو در کل حال  
جون مسافر کو چنٹا رہے رہنا  
بولا امت کے لئے رہتا ہوں  
بارسول اللہ در و در حساب

دور و وقت سے بہت رنجون  
فاطمہ زہرا سے تب و شاہ کل  
اُسے مسجد میں گزرا ہستی نماز  
پس جدا ہوا ہونین میں سے  
پڑھنا تھا صدیق نے ہو کر نام  
حال پر تو اپنے قائم رہے بجا  
انصاف صلی کی خبر دنگو عام  
انہی کے پاس سے نہر کشتن  
مسجد گزرا بنا بے ادب  
ہی روایت سہل سے مال فو  
جب ہوا بیمار شاہ انہی  
ہو گیا ہوش کہ یہ شہنشاہین  
پس وہ دینار و کونگو ای شہ  
اور کہا اسکو بھی یہ پیام  
تیل کے خاطر نہ رکھا یکدم  
یک ویت شاہ مردانہ کا  
کہتا کہتا یہی شہنشاہ جہان  
حرق آہ شہ کے پیشانی پر  
آہ یہ چون بولای با با شہ  
کہو لگا نکھیں کو کچھ نظر  
اور کہا ای فاطمہ تو مہر کسر  
در پر چرخ کے محابہ کھ کھر  
لوہی بیشک جنتہ للعالمین  
ہی روایت یوں آئی ہے  
ایک فرواے قیام یقین  
جو چہرہ آسمین وہ بایا نجات  
کہ تا کہ تیرا ویت شہنشاہ  
بعد میرا نکھا کہو دنگا حال  
میں بچھ فرما کہ یاد لگی کہاں

بھی زمین پر گر کر او دیکھ  
پوچھنے لگا وہ کیا ہے شہ  
اور کہا ای مومن بایا نہ  
اور جاتا ہوں طرف حق کے اب  
سکے وہ آواز سارا نام  
پس کیا سرور بھی اسکا اقتدا  
وہ بنے تھے ساجد شہ  
مسجد کہنا یقین بنواستین  
منع اس سے نکھیں کرنا ہوا  
آیا تھا یک روز نہر و کھنور  
عائشہ کو حکم صفت کا کیا  
فرستہ قیوم وہ بانی ہنہن  
آپ ہی نظر ابو بکر یا تبھی  
کہ ہی حال نہر میں شاہ نام  
کیا قلم اسکا لکھے جو کسر  
سن علی اسکو وہین رو لگا  
انکہہ موی شاہ اپنی ناگہان  
مر قی کے اُسے ہن تب اشان  
رحم کئے بعد فرماوے ترے  
جان و دل میرا نہ ہو تجھ پر  
موت کے بچے میں ہے تیرا ہر  
دیکھ ہرے مہر و طاقت ہو  
ذات سے تیرے ہن خادوین  
کہ یہ فرمے لگا خیر البستر  
پہلے سے پائین گئے خلدین  
جو ہنہن اسین چہرہ پایا وہ گھا  
آہ خود رونے لگا بے اختیار  
یقین ہی نکھای اب بھگوان  
تب کیا ارشاد یوں شاہ جہان

وہ بھی زمین پر گر کر او دیکھ  
پوچھنے لگا وہ کیا ہے شہ  
اور کہا ای مومن بایا نہ  
اور جاتا ہوں طرف حق کے اب  
سکے وہ آواز سارا نام  
پس کیا سرور بھی اسکا اقتدا  
وہ بنے تھے ساجد شہ  
مسجد کہنا یقین بنواستین  
منع اس سے نکھیں کرنا ہوا  
آیا تھا یک روز نہر و کھنور  
عائشہ کو حکم صفت کا کیا  
فرستہ قیوم وہ بانی ہنہن  
آپ ہی نظر ابو بکر یا تبھی  
کہ ہی حال نہر میں شاہ نام  
کیا قلم اسکا لکھے جو کسر  
سن علی اسکو وہین رو لگا  
انکہہ موی شاہ اپنی ناگہان  
مر قی کے اُسے ہن تب اشان  
رحم کئے بعد فرماوے ترے  
جان و دل میرا نہ ہو تجھ پر  
موت کے بچے میں ہے تیرا ہر  
دیکھ ہرے مہر و طاقت ہو  
ذات سے تیرے ہن خادوین  
کہ یہ فرمے لگا خیر البستر  
پہلے سے پائین گئے خلدین  
جو ہنہن اسین چہرہ پایا وہ گھا  
آہ خود رونے لگا بے اختیار  
یقین ہی نکھای اب بھگوان  
تب کیا ارشاد یوں شاہ جہان



اور فرمایا کہ تو سب سے اول اور جب کسی کا قیام باقوا کو نکال دے گھوٹا دیکھو کہ وہ المرض کہتے ہیں عزرائیل اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا چرخ اول پر ملائکہ کے سب عرض کی خبریں لے کر شہر کرم اک دفعہ کی بجھا دے جلد مجھ کو بلو جاؤں میں جلد تر حوض کوثر لو مجھ کو بہت اور بہت ایسی ہی درجہ علا پر مجھے ہی حکمرانی کی بڑی تو اپنی موت اگے ایک سال ماکر سے تو تو کیا ہو کا حال باریہ تو یوں ہوا حکم دیا موت کے اگے بھی یک امت اگر تب کہا یوں حق ایسی جزب شرط ہے ایمان رہے باقی کر پہلا امت کے گناہ کو دیکھو جس طرح لگا اٹھ کے سو دین بخشش انکی جرم کی تامل یہ روز جزا نشان رنج جو عمل امت کے ہو میں خبر لٹ پٹاتی ہی یہاں میری بار گر یہ لکھ سکتا نہیں ہی موند آہ بایا حکم عزرائیل جب ملائکہ اس طرح دیتی ہے خبر دیکھنے سے اُسکے بھی نہیں چاہا کہ دانتوں کے اپنے نرم کر	حوض کوثر پر لگیا مجھ سے کل کر کے ہوں لوگ دنیا اختیار خوش رکھو باغی غلام کو دیکھو کی اجازت گھر میں آنی طلب کہ رہوں میں تابع فرمان حال یہ لو مجھ سے تھے اس سب میں لایا ہوں نشان غلیم اور کیا یہ حکم جو العین پر اور دیکھ میرے نبی کو یہ خبر دیو لگا مجھ کو خداوند نام دیو حق مجھ کو مقامات علا در دانت کا ہی مجھ کو گھر گر کرین بخشن بخشن میں تان پاؤں کیسا آہ وہ رنج و ملال ایک ہفتے کے بھی اگے ای نبی جو کو تائب اسکو بخشن ہرگز کہ وہ بندہ اپنے مرے قریب شرک سے سرو عیا ہو دور تر حشر میں ہوؤں شفع میں نزد من عیسا کے ہی شامت ہونا بلکیوں پر انکے شکر حق کرو تو ہی ہو گا امتو لکھا سفیع اگے آنے دیو نیلے تجھ کو خبر شق ہے غم سے خام قیام یہاں محضر کہنا ہوں تھو تا تم سنو ہیتمہ کر خدائیں شہ کے با اوب حالت سکرات میں اس کا سر کہ ہی شاید خواہش ہوا کہ اب ما تم میں شہ کے دل ہوں جلد	اور میرے بعد ہی بھائی سے چھوڑ دو دنیا کو عقی کر قبول حق بجالانے میں انکے جاؤں آہ کرم دیا تے یحییٰ کے تجھے بہر وقت یا در کھر گر بھول تم ڈرو حق سے سدا سرو عیاں روایت حاکم کر ہو کر دیکھ بقدر طمان آہی ایسے رو تا جبریل مالک دوزخ کو وہ پروردگار کہ سنو آہ کو تم نے شتاب جب ملائے اور تری امت بھی اور قیامت میں شفاعت تری ملا اعلیٰ میں ہے تیرا تھار پھر گیا روح الامین نزد خدا اکہا مرو سے یہ روح الامین حکم حق آیا ہے دوسرے باز بھی شہ کہا ہفتہ بھی زاید ہے ہنوز تب رسول اللہ نے بانگسار اپنے عصی سے اگر موثر سار شاہ یہ سنکر بہت شاد ہوا دوسرا امت کے جو ہیں مذنبین تیسرا یہ ہے کہ ہفتے میں دو بار نیکو یہ باتیں نبی سے جبریل کوئی مرسل ملک تیرے سوا شاہ یہ سنکر بہت خوش ہو گیا اب طہان لرزان مراد لکھا تم سنو یہ ذکر فرما نظر اب روایت بھائی میرا عبد رحمان دمان خواہش اس سوا کہ ہی کیا تجھے اور کیا بعد از عنایت وہ مجھے	تو ہنر دل تنگ ہو مدد پا پر اور یک لائی روایت ای خبر پیت جگر لکھلاؤ اور چناؤ اذن فرمایا سے شاد و انام پوچھا سرو کھان روح اللہ شہ کہا ای دوست یہ کون سا کہ مقدس ہے یہ خبر کا موع کہ کھڑے ہو باندہ کرم صوفی سب لال اور انکرامت تیرا کہ تو دل سے اپنے رامی ہو گیا شاہ فرمایا یہ سن ای جبریل حق نے فرمایا کہ کہہ بد سلام موت اپنے کسی کو یوں خبر ہو کو تائب ہو کھٹہ لکھا تر شہ کہا یکدن ہی جو طویل کہ کسی بند کیتین ای داگر اتنی فرمت بھی گرا سکوٹے اس طرح کہنے لگا جبریل سے ابو دنیا میں ہنوز قمر و غذا میری امت کے جو کچھ اعمال تین پھر کیا عرض ای حق کون اور فرشتے حق کے ہفتے میں دو بار ذکر غم اگے کروں کیا فم کیا لکھوں اب ذکر ہی کر لکھا بلکہ کیا ہی اب جا اب پر قبض روح پاک پر شعل ہوا ما تم میں حق اُسکے کیسے کوا تر تب کیا مر سے اشارہ شاہین ما تم سے سوا کہ ایسے میں گری	صبر کرو صبر کرو صبر کرو کہ یہی شہکی دیت حق ای خبر بات نرمی سے کرو اور دستاؤ با ادب آؤ کیا شہ کو سلام بولو عزرائیل تب انی شاہین مجھ سے استخائیں ہو کو کون کجا آج آتا ہی سما پر بافتح آتی ہی روح رسولی شرف داخل جنت ہونا ہی حرام فرخ و بہت اُس سے جبریل لکھا کہ میں بہتر بہت بات طویل تیرے امت کے گناہ گار تان شاہ اگے یک برس کوئی خبر شاہ بولا ہے ہینا بھی بہت پھر کے آیا ہی ہر زمان طویل تب بھی توبہ ناستر ہو اگر بخشہ لکھا تری شفاعت سے تین مقصد اور باقی میں سر اور مسخ فرغ سے ناہوں قرب مطلع کر دیوے اپنی سر تین عرض قینوں حق کیا تیرے قو پیر اور جمعے کے شب میں با وقار طاق ہی طاقت قلم کی یک قلم نزع جان شاہ موجودات کا تم بہاؤ چشم سے خون جگر حکم رجعت کے وہ عامل ہوا شاہ نے کرنے لگا اسپر نظر میں اس سوا کہ کو لیکر وہیں یا اگر خدو ضعف سے دست نبی
--	--	--	---	---

چند روز قبل فوت ہوا





قتل من کرو لوگ اس کو بجا  
جو منافق ہیں انھوں کو دیکھو  
جب عمر اس طرح سے کہنے لگا  
کہ یقیناً ہر موت گم ہوئی  
پھر کہہ کر دیکھو روئے دیوانہ  
گر ہمارے ماتم ہو تا نیست  
بیچ تو اب ہم سے ای ربا نا  
اسکو بولا بیچ جا ای با و دار  
بعد از ان عینی بن پر جڑھا  
بعد حدیثی در و مصطفیٰ  
جب پڑھا ہدایتیں وہ باہر  
دست و پا اسکے گویا یار  
کوچہ و بازار میں بڑھتے تھے  
یاد وہ پاتا جن میں دیکھتا  
سہ کتاب جس تعالیٰ ہے بجا  
ایتنی قرآن کی وہ ماصفا  
خطبہ بعد نبی سے وہ اٹھ گیا  
عسل او ترجمہ اور کفین کا کام  
کہ ہم سے ابکاب بیشک ابھر  
زید بن ثابت کہا سالار یوں  
پس کہا ابو بکر صاحب کرام  
سربر حکم امت پر نماز  
بعد وہ لوگ اصحاب کریم  
بعد از ان عینی کس با و دار  
باقی میں اسکے ہی اٹھتا رہا  
کون سکھتے تھے کچھ کچھ  
پس خلافت مقرر مدینہ کی  
جبکہ عباس و علی مرصفا  
کون ہے مابین پہچانے مگر

سرور عالم نہیں رحلت کہا  
شاہ کھنڈا دیو کا دیکھ کر سنا  
لوگ کو وطن میں تہ کے تڑکے  
اب بلا تکان شام ہی نقل کی  
ہون برسے مانا یہ تیرے پرند  
ہم ابھی کرنے ترسے پر جاننا  
اپنے پیغمبر کو ملو اب سلام  
وہ نہ بچھا کر نہ لولا چہ بجا  
ہو گئے مہوت اور نقس حذر  
گوا بانکوں کو ہی بچھا ہے رہا  
اور نہ در عہد ہی معانی جناب  
کہ ہدایت جس سے اسکے سر کیا  
جا بنو گویا نہ ہی میں بھا  
لوگ بچھے کہ تہ رحلت کیا  
بولا متعلق بہ ہے تم سے نما  
اور ہمارے بھی ہو گیا میر  
مخالفی اوجھار سے یقین  
تم متوجہ جاکرتے ہو امام  
دے تجھے سب گیا ہی ہر سزا  
تا تھ پریت کئے اسکے تمام  
انکا اور سارے صحابہ کو بلا  
اور تمکو بھی تمھارا ہست مار  
میں بدل خوش ہوں غلٹ سے  
بالیقین اجماع سے ثابت ہوئی  
اور رجال باہست با مصفا  
تب کہا عباس نے ای باہر

بلکہ بیوشی ہی اسی سرسبر  
بولے تھے لے منافع جیغ  
یت اہلہ ربی کے رکھ کے تا  
پچھی ہی صدیق کو جب بچھر  
پاک دشت نما تو دجین حیا  
اور تکرار مانع گردنے سے لو  
یا محمد با انا ہم مجر و بر  
بعد از ان اسکو کہا ای باہر  
ہو گئے مہوت بھی رہا غیر  
بعد از ان فاروق بھی خطیر  
زنت کا میں شہ کے تھا ہر  
یوں بس تم اسکو بلی بل بن  
آہ جب مدینہ آکر سے سنا  
سب لگے کرنے کو اتر جاتے  
آپ آیا ہے سیفے کے طرف  
تب کہا مدینہ انکے انکے بیت  
پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے  
تا تھ پریت کر دم اسکے سب  
اور نہ زوان امام مجرور  
حضرت عباس حیدر اور زبیر  
پڑھ کے خطبہ یوں کہا ہم علی  
تم نے اب جانے کے آواز بکتیں  
پس علی اور دوسرا یاد ان بھی

جون کہ محی مہوتی کو کوہ طور  
گر ہی ہو با ب تا وہ وفات  
جلد تر کہی ہے اسما باکرات  
آیا ہے گریان و مالان طہر  
پاک و لب بھی ہے بو بعد ہا  
تو ہر نامے چشم سے اپنے ہو  
اسے رب کے پاس ہکو با و کر  
ہے بلا تکان وہ رحلت کہا  
اور لغتوریوں کے سب بل بن  
اور یوں لوگو کہ نہیں کہنے لگا  
تا ہمارے کر کے سب ندیکر  
اس سے راہ رہنایا و کفین  
جلد زان ہوز میں پر گریزا  
اٹا لہ تر رہنے لگے یعنے سب  
جمع انصار و مہاجر با شرف  
ہے امامت از حریفی و رش  
وہ فریون کا اکا برس رہے  
میں بھی بیت اسے ماکر باہر  
لوی تھا ہم سب بستک سوز  
طلو اور مقداد بھی ای اہل خیر  
اسکو ہے ہر امر پیشان حل  
پہلے بیت اس سے ابکرا ہون  
تا تھ پریت کئے اسکے تھی

بلکہ ہم امید و اتق ہے مجھے  
اسے لکھو راخی کر سلم  
غیب بھی ہر موت کی نشان  
اور جبین پرتاہ کے بوسہ یا  
ذات تری ہے لہذا شایہین  
لو کہتا مع رومے سے اگر  
بعد زان فاروقی کمر و کد  
کہا ہوں لو ہر سنا ای با و دار  
آمین و آج ہی نازل ہو  
کہ کہا تھامین جواول اشکا  
بعد ہوا سے کر سے وہ اتحال  
نعل ہے فاروق سے ای مجرم  
اور کہا اس طرح سے ابن عمر  
بعد اہل یہ سے سب عزت  
تھے و مان کرار ہی لہرین  
سب صحابہ کے ایک قبول  
جون تھے ہم انصار لار ائم  
اس سے بولے بو عیدہ اور  
پس خلاف کے بھی لہی ناز  
حضرت عباس اور سر خدا  
اسکو میں کر تا نہیں ہوں کلام  
ب کہا اسکو سب فریغ  
جو کہے ہیں اس سے بیت کچھ  
نفس قطع ہے یہ اجماع دلیل  
پاک ہے یہ شبہ ختم المرسلین  
پھر ہوی آواز دوسری جلد با

اسعد و بنامین وہ جیتا ہے  
اس طرح کہنے لگا ہے وہ جسم  
تب لگی کہنے وہ با او و فغان  
سرا تھا ابنا بہ ناری کیا  
تجدد رنڈ اور سرانے سے یقین  
چشم سے چشمے پہاڑے سرسبر  
دیکھا وہ اس جوش حد پر ہوا  
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب  
اور بلا سے بہ خطیر تھا  
آمین و قرآن کی یہ ہے پڑھا  
سب ہو تھامین جبران  
اسکے ہی ترجمے میں بشارت ہو  
کہ نہیں رحلت کیا شایہین  
بلکہ جب جا یا بلا با و کھول  
کہ کہا وہ حق تعالیٰ کی قسم  
گویا پر وہ تھا ہمارے منہ پر  
کراد ا صدیق عالی مرتبت  
بولے تھے اس طرح انصار  
کوئی نہیں اس سے کیا بکر عدو  
یوں جیسے کہ بھی بن انصار  
ایسے تھے دفت پر خیر البشر  
آٹھ کے بہن و ہر دو اسکا  
شاغل و خیر و کفین تھے بجا  
انہی معن کے لے اب الزام  
کہ نبی بچھو کیا تھا منوا  
جلد و اصحاب ہیں تیس ہزار  
اس خلافت کے آپریتاں اصل  
عسل مینے کی اسے حاجب نہیں  
بے تردد غسل و روضہ کو اب

روایت

عسل پیغمبر کی تباری کئے  
کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا  
ایک ندا نگاہ ایسے بن سنے  
ترک نہت کون کرے اس پر ہلا

۱۔ عسل پیغمبر کی تباری کئے  
۲۔ کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا  
۳۔ ایک ندا نگاہ ایسے بن سنے  
۴۔ ترک نہت کون کرے اس پر ہلا  
۵۔ عسل پیغمبر کی تباری کئے  
۶۔ کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا  
۷۔ ایک ندا نگاہ ایسے بن سنے  
۸۔ ترک نہت کون کرے اس پر ہلا  
۹۔ عسل پیغمبر کی تباری کئے  
۱۰۔ کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا  
۱۱۔ ایک ندا نگاہ ایسے بن سنے  
۱۲۔ ترک نہت کون کرے اس پر ہلا



ای خداوند جسک کاسیات الغرض جن سے فانی ہوئے تھے جیسے یون ہی بنائیں یون یون ہی بل جاب بھی ہو گیا کہ سوا ترے بنی کے غیر پر اور تھا بہر درد و غم جابر اور مرکب نہ کا جو یون تھا آہ اب طاقت نہیں ہے و ظم اور مبارک قبر سے خاک کا صفت علی مصائب کو اٹھنا آہ اب لکھتا ہوں اسکا ترجمہ آہ از تجیل شاہ انبیا کاش اس درد و الم میں تھکا	اگر اس امت میں مری موت چٹا تقریب سب اے کے نہ تر کئے ستوم رمضان کو حیات کین نئے اسی نام میں ہر آن زمان ہم نہ کر سکتے ہیں اب ہر کر نظر جن کو کیا ہے بلکہ حیوانا پر اس الم سے روز و شب رنجو تھا کہ لکھے آگے یہ حال درد و غم اپنے انکھوں پر کھین دے دنا صفت علی الایام ہر ن لیا لیا یعنی فرامی ہے ایسا فاطمہ جو کھڑے ہیں غنیا اب مجھ پر جان نکل جاوے تو میری ہی بھلا	اور اس امت میں میر ہر شکر حضر زہرا کا کیا بلوں الم ہو تو حق سے اسے جلاوت پیام اور جو نام سے کئی مجھ کیا حق نے کی انکی دعائیں سب قبول اوتنی شہ کے سواری کی جوتی دور تھا آہ ہر سو وہ جزین بر کلام فاطمہ ای نیک نام آہ وہ نالان و گریان ہوتوار لغنی علی نذراتہا مجبوسہ کیا نہیں اس شخص کو بھی بہرہا وہ مصاحب دین گرا نام پر یا رسول اللہ نے بعد انہیں	کر شفاعت سے نبی کے بہرہ ور کہ یہاں آرزو میں اسے قلم اور اس کے بدلہ جس پر ہم دنگے بیمار ہو کر اسے شکار ہو گئے اندھے و حور و بول یعنی قصہ چارے پانی تھی اور اپنا سر شکت ابریزین اب یہ کرتا ہوں بیا کو ہٹنا شعر یہ پڑھنے لگے بن لوگا یا لبثہا خیرت مع الزفرات سو گئے جو قبر رسول کا منات روزر روشن ہو یوں راتیں سر بہتری کچھ میرے جیسے میں نہیں	آہ ہم یون زرد مال لیا انوس ماسو اللہ سے وہ ماتھا اٹھا اپنا کب پر انکھوں بنے بنایا انوس نہ سے سرور عالم کی زبان شاد یہ شرفی ہ ہیں ماتہ زیا انوس تو بلا شہدہ دیکھا تھے جیسا سب یک غیب سامان بن لیا انوس کہ مر از نبوی تک تھے مینا بجا	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس
مصنف					ایضاً من	
آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس	آہ دیدار نبی ہنہ نہ پایا انوس خوش نصیبی ہے صفا کی جو دہل کا روبرو اے کہ لہو اپنا بہکنا انوس ترجہ جانی صغی درجہ انوس کثرت نور بصرت کی تھی حدیث انوس آہ صدائے گزشتہ ہمارا یہاں آستان نبوی آہ نہ جو ماہم نے آہ کچھ شہر بدلتا تو نہیں انوس یک نظر نبوی دیکھ ہیں مر جاوے آہ عمر نبوی ہنہ نہ پایا انوس

ایک مرتبہ اس وقت سارا عالم عمر کریم کی طرف سے ہوا مگر وہ ان کو اس سے پہلے	الورثہ کے ساتھ ہیں مامور اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	سید محمد علی مدظلہ العالی عمر کریم کو اس سے پہلے عمر کریم کو اس سے پہلے	کو ان کی طرف سے ہوا اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	استقامت کے ساتھ ہوا اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے عمر کریم کو اس سے پہلے
---	---	---	--	--	---

تو یہ باتوں کی بنا پر  
کے ساتھ ہوں ہی مامور  
ایہ الفاظ "ابہرہ" کے  
ایہ الفاظ "ابہرہ" کے

## فہرست من حضرت صاحب جنتی سے زندہ رہنے کا سال

ایک مرتبہ اس وقت سارا عالم عمر کریم کی طرف سے ہوا مگر وہ ان کو اس سے پہلے	الورثہ کے ساتھ ہیں مامور اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	سید محمد علی مدظلہ العالی عمر کریم کو اس سے پہلے عمر کریم کو اس سے پہلے	کو ان کی طرف سے ہوا اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	استقامت کے ساتھ ہوا اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے	اور ساتھ ساتھ مامور عمر کریم کو اس سے پہلے عمر کریم کو اس سے پہلے
---	---	---	--	--	---

## حدیث

گوئی سے من لکھتے ہیں کہ  
اور ساتھ ساتھ مامور  
عمر کریم کو اس سے پہلے

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث

## حدیث







<p>کچھ اور تیری سن کی تیری نعمتیں سب کے کھانا بہت کیا بتاؤں جتنی نعمتیں اے اقل میں برسے فتنہ بڑا بدعت والحادین کے قدم عرض کر حق اٹھا پھر خلاف اور کرے علم عمل پر لایا اور کسی کا کرے منوں گئے جسم و جان کی تیرے ہی گھنڈا سب موافق میں مجھے عرصہ تک پل بن یک پل مجھے دیو گدگد اہل اور اولاد کو میرے خدا ادب جو میرے دینی اوتاد مسجد آباد کروں جا بجا اور ان جانوں میں اور خدا سنگریں یہ ہر مہر چاروں میں ہو گئے ریان بہ ایام صبح جب ہزاروں دودھ دیکھتے تھے پس مرتب ہو گئی پوری کتاب حرمت نبوی سے خلاق عباد تو نہ کر میری خودی کا تو نہ بنا رکھ مرزا قریب مجھ کو اپنی ذات کا ازبرائے مصطفیٰ سالار دنیا نام پر تیرے نبی کے ہوا</p>	<p>اے میرے لیے نہیں برگزیدی راحتیں اس عمر میں بایکیت اور کیوں دیوں جتنا میں یا بتی اس عمر میں کثرت رزا پایہ سنت لگے کر نہ جم متفق ماہو ویں ہیں یہ نہ تھا فصل سے اپنے سدا رب العباد اپنی منت کا کہے کہ ہوں گئے دل کی حقیقت مجھے بخشے خدا اپنے دامان تھاپے سچے داخل حق کرے پھر جلد تر شرع تیرے رکھے قائم خدا دیوے یک انکو جزا رب العباد سارے تجا نے کرے ویرا خدا بے لکھوں مومنوں کو کر خدا یہ ہر تیرے چار جنات عد نازہ و خندان بہ کمال صبح تب تر و نازہ ہوا دسر اچیں بوسے پار و چمن کی گینا جلد تر بر لاویہ میری مراد تیری ہستی میں مجھے کچھ فنا روح سے ناظر تجلیات کا بہر کل انبیاء و مرسلین ختم اب کرتا ہوں یا زہر کتاب دے تیرے برکت مجھ کو اسکے نام کی</p>	<p>خوف سے حق کے کچھ دیکھیں کوئی دم لگا نہیں سنا کر ہوا یا بنی نیری محبت کے بغیر اہل سنت میں سے کتنے ذوق بر ملا بدعت کو دیتے ہر رواج ایسے فتنے میں بچاؤ حق مجھے اور کسی کا کرے محتاج جو اہل میار رکھے میں مجھ کو دور حالت سکرات کو نہ سا کر کر عنایت مجھ کو کھنکھاتا دولت دیدار اپنے علم عمر اور روزی کرے انکی ناز سب ملالوں کو بھی رب کریم اور اس امت میں جو ہیں عورتیں انکی خوش بولی خوش الحان</p>	<p>اشک سے نامیرہ دھوپ نہیں شکر میں اسے نہیں ذکر ہوا کچھ نہیں سیرتوں کے اعمال کر ابک دوسرے مکلف بد طریق اور بنیادیت میں نہ کسراج حق کتیں کتنے بتاؤ حق مجھے مجھ کو استغنا کا بخشے تاج وہ دل رکھے میرا توکل ہی پود خاتمہ میرا کرے ایمان پر ماہرین میرا جس بالہ دام حق کرے مجھ کو مشرف حق و اور کرے علم عمل سے سرفراز شرع حق پر لکھے بس تقیم فضل سے حق کے و بافت میں عشق میں اس کے ہی سیرت جاکے</p>	<p>اور میرے طاعت و ذکر خدا نار یا منت ناقصات کا سخا حرف کر تو حق سے تاختے مجھے و تمنان اہل ہدایت کے ہوتے بدعت سے بد عمل ہائے ظہور تھمت میں ترے کرے کریم اور نہ لجاو کسی کے پیر لحد کرے مجھ کو عطار حق طلال مجھ کو قہر و خیر میں دیو کا عرض کر تو حق سے ہی حق جیب ادب بخشے مرے بابا پک جتنے دینی ہیں میرے بھائی ہیں حق انھیں غالب رکھے کفار پر اور شرافت ترے سر و جہاں یا بنی میرے عرض اب کرو قبول فضل سے پروردگار پاک بتیں اس جو چمن کے دھار اب میں باراسو پوچھتا ہوں دفر ثانی میں گر جا ہے خدا جب تلک باقی رہیں عرض تلک روز و شب کچھ مجھ کو ان کی سیر کلمہ نوید پر ہی اسی خدا ترے محبوب مکرم کے لئے نام پر اسکے مجھے قربان کر یہ بھی میں اس کے کھلے جا</p>	<p>باخشیج ایک نئی کویں مودا اور میرے ہوی گا ہے ادا یکتہ ہی تو فوق تادیو مجھے رہروان راہ ضلالت کے ہوتے اور بیت النوح کے حق و جہور اور جلا کو بر ملا دستم ایسے دیو پر ہی رکھے شام بحر اور رحمت امین دیو کل حال سختی و توفیق سے تر و عیان نا کرے تا مجھ کو دوزخ کے قرب اور مسلمانا شیخ و شاب کو انکو بدعت سے بچاؤ و اللہ اور انھیں بخشے سدا فتح و ظفر حق کرے بس ہم بھوکو گایا بہر حسین کریمین و متول باغبان ارض اور افلاک کے ایسے تخمینا قریب شن ترا میں ہوا پھر جس کا نظم شیخ کچھ فضایل مصطفیٰ کے لاؤ گنا یہ سحر چار و چہر شاداب کھ اور نہ شغول ہرگز غیر میں روح پر اتن سے سیر کر خدا محبی دین غوث عظیم کے لئے نام وہ میرا تو حریز جان کر</p>
---	---	---	---	---	---

خاتمہ

یعنی پائے میں بہار ختم  
یہی گلزار نبوت اسی بہار  
سنا کہ حوال میں ای نیک فن  
فضل سے اب اپنے اپنی انام  
دے فنا فی اللہ کا مجھ کو روح  
لفی اور اثبات کا دشت خال  
ال و محب باصفاء کو واسطے  
یا الہی فضل سے اپنے شہنا  
سیر دی دے اسکے ہر یک کام  
میں سے اس کا رانی و اللہ

تاریخ تکمیل تصنیف این کتاب

رب الکریم توفیق  
اکمل تصنیف حبان السیر  
الہمنی الہاتف تاریک

بہر تسلیات و صلواتی خدا  
ہم سے بے حد بر محمد مصطفیٰ  
تتمت

از حضرت مصنف مدظلہ

اربعۃ فیہا من الجنۃ  
ہذا السیر حبان السیر  
صحیح کا شمس بیان السیر

جلد اول کتاب  
جلد دوم کتاب  
جلد سوم کتاب  
جلد چہارم کتاب  
جلد پنجم کتاب  
جلد ششم کتاب  
جلد ہفتم کتاب  
جلد ہشتم کتاب  
جلد نہم کتاب  
جلد دہم کتاب

فهرست تصانیف و تالیفات حضرت مولوی عبدالحی صابو اعظم

وقت	روز	عید	سیر و تواریح	عید	عید
مقتضی احتیاج الصلوٰۃ یہودی تصنیف سی مقدم	۵۵ ق	۵۵ ق	حامل التی الکرم	۵۵ ق	۵۵ ق
آداب لباس -	۵۵ م	۵۵ م	ایضا حامل محقر	۵۵ م	۵۵ م
ترجمہ اساس المسلمی	۵۵ ن	۵۵ ن	اخلاق التی الکرم	۵۵ ن	۵۵ ن
ترجمہ محقر کعبہ و تہی سایل	۵۵ ق	۵۵ ق	صوفیات موسی	۵۵ ق	۵۵ ق
والہی العتہ	۵۵ م	۵۵ م	غوابہ طیفی ادب و کرمیہ یہود رسالہ	۵۵ م	۵۵ م
مہرات الصلوٰۃ	۵۵ م	۵۵ م	سیر و حدت رستہ سے کے آداب میں ہی	۵۵ م	۵۵ م
معیہ المسلمی محمد المؤمنین و درود رات وین	۵۵ ق	۵۵ ق	حال التشر مطبوعہ اربہارم و طبع محمد رنجلور	۵۵ ق	۵۵ ق
ترجمہ رادو الآثر امام عسالی	۵۵ م	۵۵ م	رماس الارہر درہ عایل مد السرد و تر	۵۵ م	۵۵ م
احتقار ترجمہ و قاء	۵۵ ن	۵۵ ن	انی حان التشر	۵۵ ن	۵۵ ن
عید			طردہ م حلال السرد و مطبوعہ مارہارم کے ساتھ		
ترجمہ عقاید الخلیل ہی پہلی تصنیف ہی عقاید میں	۵۵ م	۵۵ م	مصحف ہے -	۵۵ م	۵۵ م
ترجمہ عقاید دینی	۵۵ م	۵۵ م	غوابہ حریرہ دسہر محمدہ مولانا ساء	۵۵ م	۵۵ م
عقائد ضروری	۵۵ م	۵۵ م	عبداللہ محمد کے تصانیف سے حدہ غوابہ اس	۵۵ م	۵۵ م
ترجمہ عقاید حامی مع سرع مصر	۵۵ م	۵۵ م	ترتیب کے ساتھ جمع کے لئے ہی کہ جس سے مصر	۵۵ م	۵۵ م
حوالہ عقاید جو عقیدے کہ وہاں حدت میں مکہ	۵۵ ق	۵۵ ق	کی غیر ترجمہ کا احوال معلوم ہوا ہے گو مارہ کما	۵۵ ق	۵۵ ق
ہیں کہ کتاب و امامت ہیں ہی ہی ہی ہی	۵۵ ق	۵۵ ق	سرمس مامس ایس کی تصنیف ہی	۵۵ ق	۵۵ ق
تسلیہ الامان - اس میں اپنی کہ ترجمہ مدد سے کما مان	۵۵ ق	۵۵ ق	مناج السوہ یہ کتاب سیر میں مطول و مصوب	۵۵ ق	۵۵ ق
العاصمہ الامان غوابہ عقائد و صحیح مصر حریرہ	۵۵ م	۵۵ م	صحف کما مامس پانی ایس میں ہندو	۵۵ م	۵۵ م
ترجمہ مصباح ایمان	۵۵ ق	۵۵ ق	سرمس مامس السوہ طبع ہو سکے آئی	۵۵ ق	۵۵ ق
عقائد محقر ایضا تصنفہ عقاید	۵۵ م	۵۵ م	الحکامہ کما مامس السوہ ہے	۵۵ م	۵۵ م
سیر و تواریح			حوالہ العسری السیر و المدد کہ کتاب تراویح		
الوارہ ہی ہی پہلی تصنیف محقر ہی سیریں	۵۵ م	۵۵ م	تیسر میں ہی مصر کی عمر ترجمہ کا احوال	۵۵ م	۵۵ م
مستلک بیت اس میں حدت کی و درہ ہی سے وہا	۵۵ م	۵۵ م	ا میں مدد ہے	۵۵ م	۵۵ م
مجم احوال محمد کہ ہے	۵۵ م	۵۵ م	عقائد التشر حدت کی عمر ترجمہ کا احوال	۵۵ م	۵۵ م

تاریخ	علامت	سیر و تواریخ	علامت	تاریخ
۱۲۵	ق ۵	تاریخ مدینہ منورہ	۳۸۰	ق ۵
۱۴۳۰	ق ۵	خلاصہ تاریخ الخلفاء - خلفای اربعہ اور خلفای بنی امیہ اور خلفای عباسیہ کے عہد حکومت کے وقایع - اور نوین عہدی تک بغداد و مصر کے حکام کا احوال اسمین مذکور ہے	۵۷۳	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	نسخہ مناقب شیخ اکبر قدس سرہ	۵۷۳	ق ۵
	ق ۵	مطلع النور - در مناقب قطب دیلو - مصنف نے اپنے مرشد مولانا مولوی حافظ سید شاہ محی الدین قادری دیلوری کے احوال بیان کیا ہے -	۵۷۳	ق ۵
	ق ۵	جواز محفل میلاد شریف بطور مشروع	۴۷۲	ق ۵
۵۸۵	ق ۵	نبین الاسناد فی عمل المیلاد	۳۴۲	ق ۵
۲۰۰	ق ۵	مغیدہ محقر فی میلاد سید البشر -	۳۴۲	ق ۵
۱۱۰۰	ق ۵	تحفہ المحققین فی میلاد سید المرسلین -	۳۴۲	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	مبیدہ النبی فی اثبات میلاد البقی -	۳۴۲	ق ۵
۵۸۸	ق ۵	رد الزرد -	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	قصائد نفیۃ زابد از صد عدد -	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	رسالہ در حکم قصائد نفیۃ	۳۴۲	ق ۵
۳۵۰	ق ۵	قصائد خوانی کے جواز و غیر جواز کی تشریح اسمین مذکور ہے	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	فلاح کونین در فضیلت تذکرہ حسنین کریمین	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	حدیث	۱۷۰	ق ۵
	ق ۵	اربعین اول - اربعین ثانی - اربعین الثانی	۲۰۰	ق ۵
	ق ۵	اربعین رابع مترجم - اربعین خامس مشروع مختصر	۱۴۵	ق ۵
	ق ۵	پنج گنج - ایمان و نماز پنجگانہ و میام رمضان و حج و زکوٰۃ کے فضائل و ثواب اور اسکے ترک کے عہد و عذاب کے احادیث کا ترجمہ اسمین بر قوم ہے	۲۰۴	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	خطبہ ترجمہ حرمین شریفین سے فقہاء ہند و مواعظ	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	فضائل صدقات - فضائل تہجد	۵۰۰	ق ۵
۱۲۵	ق ۵	سنة الصائمین - یہ رسالہ مختصر میام رمضان و اہل بیت	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	اور آپ کے اولاد و ازواج طاہرہ - اور خلفای اربعہ - اور ایمر اہلبیت - و ایمر اربعہ کا ذکر مختصر اسمین مذکور ہے -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	رسالة الابرار - حضرت کی عمر شریف کا ذکر مختصر اور آپ کے ازواج و اولاد و امجاد - و خلفای اربعہ اور ان کے ازواج و اولاد - اور ایمر اہلبیت کا ذکر امام حسن سے مہدی موعود تک تفصیل کے ساتھ اسمین مذکور ہے -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	قصیدہ فضائل اہلبیت -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	شرح الشہادتین - در احوال حسنین کریمین حسین شہادت کے ابرار و صحیح روایات مذکور ہیں -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	گلزار شہادت - در احوال امام حسین رضی اللہ عنہ - حدیث لقمۃ الاحباب - حسین خلفای راشدین کے مناقب اور ہر ہر کے خلافت میں جو جنگ و جہاد واقع ہوئے اور کتنے ملک و نامہ آئے - مفصل مذکور ہیں -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	حدیث الابرار - مناقب اہلبیت اہل ہار کے اسمین مفصل مذکور ہیں - یہ کتاب ہم حدیث لقمۃ الاحباب کی ہے -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	رسالة طبقات مجتہدین -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	چهار گلشن - ایمر اربعہ کے مناقب اسمین بتفصیل مذکور ہیں	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	ترجمہ تذکرۃ الاولیاء - در احوال اولیاء متقدمین	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	تذکرۃ الصالحین - در احوال اولیاء متاخرین	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	تحفہ مرغوب - شرح محبوب القلوب - جن کرامات کی تفصیل محبوب القلوب میں منین آئی اسمین آئی ہے -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	نوائید قدسیہ در مناقب غوثہ - یہ رسالہ غوث اعظم کے مناقب میں بے نظیر - مواعظ آمیز ہے -	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	توبہ العتول فی اثبات اسلام آبائے رسول	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	تحفہ مقبول - در مناقب زہری بتول	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	تاریخ مکہ معظمہ	۵۰۰	ق ۵

تاریخ مدینہ منورہ

جواز محفل میلاد شریف

جلد اول	صفحہ	ترک و بدعت	جلد اول	صفحہ	حدیث
۳۷۵	۵۸	رد مذہب امام	۳۴	۵۸	ظاہرات الناس فی امام السنۃ
		ترجمہ اصلاح الحق	۸۳۱	۵۸	تحقیق اسماۃ
		سلوک نقیص	۲	۵۸	فتوے مسافہ
۱۲	۵۸	رسالہ امانت نصوف	۴	۵۸	رسالہ تحقیق و صنعت و امانت
۲۸۵	۵۸	نصرۃ التوحید	۶	۵۸	آداب و عیال و حکم معاصی
۱۳	۵۸	ید مصیبا	۵۵	۵۸	نعمۃ اللاحد فی آداب الساجد
۱۲	۵۸	معد المریدین	۱۲۵	۵۸	رسالہ حکم مسرد عید گاہ
۲۲	۵۸	سمو اصحاب - ترجمہ معینہ ادرکیا	۶	۵۸	رسالہ مسائل اسلام
۱۳	۵۸	معینہ التالکین	۶	۵۸	صفت علم و علما
	۵۸	نعمۃ المریدین مع سحرہ صالحین			اخلاق و آداب
	۵۸	سائنس کے حقائق تاریخی ہندی مکتبہ تاریخی	۱۱۸	۵۸	ترجمہ حق الاسلام جو جامع حق و حقوق اللہ و حقوق الناس
الحمد للہ والمثل			۳۹۴	۵۸	حقوق المؤمنین
ماں مصطفیٰ جان سر نے تو اس کی عمر سے صبیحہ مانگی اس کو انما وکیل لک			۱۳۳	۵۸	وائس السیدین فی حقوق آلہ و عیال
سہی انکھ صبا تعین سن عقایدیں گوارا سید تو اس میں ہیں پیش حواہ			۶۳	۵۸	ترجمہ خلاصۃ المسایب امام عالی
مادر مری جرمیں آنکھ ادبیت و مصاحب میں پیدا اسحق عاویہ و نون			۲	۵۸	قصہ دم در اعلیٰ
ورد و ظالمین دو ترک و بدعت و ماحی میں سات سلوک و تقویٰ میں ساطع				۵۸	ترجمہ مہذبہ سود و مد لعل
صیغہ انکسولاج نظام دمر ایک آسان کاغذ حکیم ایک لاکھ دن پر اردو ماہی اللہ				۵۸	صفت المؤمنین و عیال و عیال و عیال
ایک آسان لکھائی اس کے گاہ پر نصیب میں اللہ کا نام جس کا نام دیکھو				۵۸	نعمۃ الناس فی الاعمال الصالحات
مطہر حاتم عام کرے اور اس کے صفت رسم و اس کو دیکھ پرے اسکا				۵۸	نعمۃ المسلمین و حکم لعل و عیال
صغیرہ والوں کو اس مسلمانوں کو کہہ دے آسن محوۃ مدینہ محمد آلہ محمد			۲۲۳	۵۸	ورد و وظایف
المفت شمس الدین احمد			۴	۵۸	مسودہ اندرون وظایف محمد
عفا اللہ عنہ					ورد موی علی
سیوم ربیع الاول ۱۲۹۲ ہجری					رد ترک و بدعت و معاصی
			۱۱۲۳	۵۸	نعمۃ العوام
			۶	۵۸	اصلاح العوام و اتباعہ و مسیح الامام
			۲۵۶۸	۵۸	۲ رسالہ ورد و مرام
			۵	۵۸	نعمۃ لعل و مدینہ کبیر اہل قبلہ

یا ایھا النبی انا ارسلناک شایدا و مبشرا

بعوہ تعالیٰ یہ جلد دوم خان السیر جو مشعل ہی چار رسالوں پر پہلا رسالہ استارات محمدی حسین مخزن مسلم کے کتابت  
ظہور جو اگلے اسمائی کتابوں اور اس کتاب علماء و نسی نبوت کو حسین مع فتح و تہنات یہود و نصاریٰ بائیں ہین مد کو دین

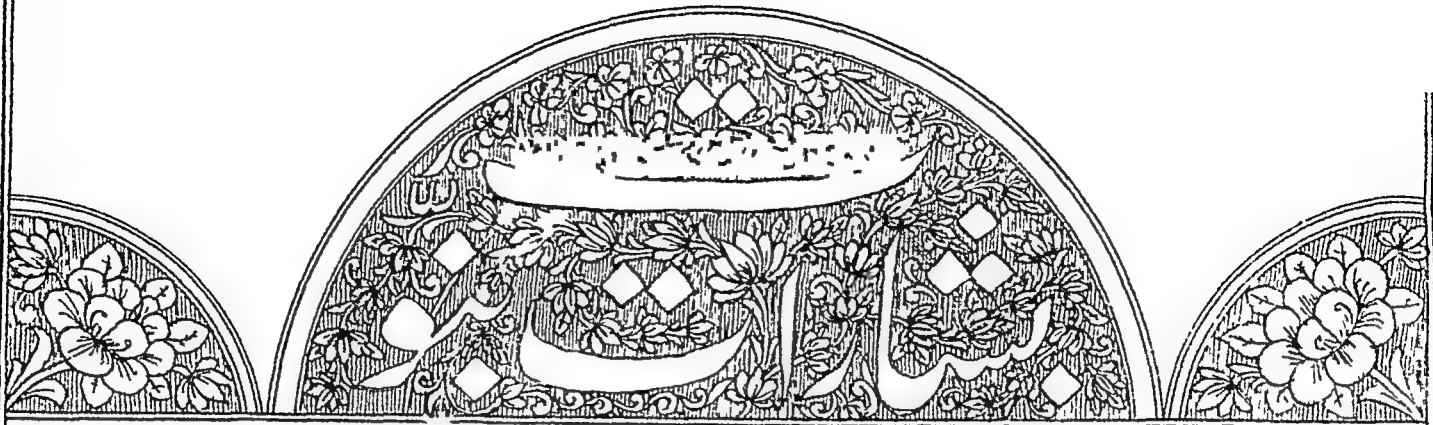


دوسرا رسالہ شمال محمدی حسین حضرت کے سر آپا مبارک و سیرت شریف کا بیانیہ تفسیر عبادات محمدی حسین حضرت کے عبادات  
نازور و زوجہ کوہ کا بیان اختراعات ائمہ اربعہ کوہی گویا چارہ بند کا ادبی و علمی معراج محمدی حسین کے انیس معراج

بہارین طبع مطبع محمدی واقع معسکہ بنگالوسی تان خان بہو

۱	رسالہ ششماں شجرہ محمدی	۱	آیت موعودہ مبارک سرائی کا بیان	۱	سجدہ مہربان کا بیان	۱	کسا سہا الخ
۲	۱۔ اہل ایمان کے اہم کتب	۲	معدودہ ناک میں ایک یا دو بار مانی	۲	سجدہ تھوڑا سا یاں حارہ	۲	حضرت کے خج کی کیفیت
۳	۲۔ قرآن کے کتب	۳	لینے کا اصل لانا	۳	مہربان سے سجدہ شکر کا بیان	۳	ماسک حج مام تفصیل
۴	۳۔ اہل اسلام کا ہندوؤں کے	۴	مسح میں حارہ و انعام کا	۴	عام جمعہ کا بیان	۴	آداب یا رت مہربان وقت
۵	۴۔ ہندو و ان کے حج میں کچھ	۵	داری سے حللہ کا بیان	۵	حج کی حلق جو قرب میں ہے	۵	کسا بیان
۶	۵۔ قرآن میں	۶	مسح گردن	۶	حظہ جمعہ کا بیان و الصلاہ	۶	حضرت سے توسل کر کے کا بیان
۷	۶۔ سورہ اہل ایمان سے	۷	و صلوٰۃ اہل ایمان مسیح	۷	سبب الحج کے اصل سے	۷	حائضہ
۸	۷۔ در کے سارے کادوں سے	۸	سبب کسا بیان	۸	حد میں عدا کا کرنے کا حکم	۸	رسالہ معجزات محمدی
۹	۸۔ کر کے برکت سے	۹	کتاب الصلوٰۃ	۹	عام تہجد کا بیان و بریں	۹	حد و وقت حضرت کے سلسلہ
۱۰	۹۔ اہل کس کے سادات	۱۰	حد و وقت اللین و الصلوٰۃ	۱۰	رکت ایک کسا سے و بریں	۱۰	اعمال کا بیان
۱۱	۱۰۔ ہندو و ان کے حج میں	۱۱	اور الصلوٰۃ سورج اہل ایمان کی تو	۱۱	توبہ شہ ہے کسا بیان	۱۱	مسح میرا دستا بعد میں ہمارا
۱۲	۱۱۔ مسیح و ان کے حج میں	۱۲	ادوات مہربان	۱۲	در کے بعد و رکعت اہل کسا بیان	۱۲	سبب طہ میں سلسلہ احمد
۱۳	۱۲۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۳	دست طہ کا احتیاج	۱۳	عام اسباق و حجی کسا بیان	۱۳	حقیقت عمرہ و حرم حادہ +
۱۴	۱۳۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۴	ادوات مہربان	۱۴	سارے کی حقیقت و ہمارا کسا بیان	۱۴	تہجد کا ذکر اس میں و قرآن مجید
۱۵	۱۴۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۵	احلاف آداب کا بیان	۱۵	مارحہ و کسا کا بیان	۱۵	مہربان سرب میں العمر
۱۶	۱۵۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۶	حضرت سہرا جرت سے	۱۶	عمار فقہ کا بیان	۱۶	مسح و رت اہل کسا
۱۷	۱۶۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۷	ادان سے سہرا جرت	۱۷	سورس و دعا ایک وقت میں کرنا	۱۷	مسح و رت اہل کسا
۱۸	۱۷۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۸	کے مای صفت اور سہرا جرت	۱۸	کسا بیان میں سر کا	۱۸	۱۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۱۹	۱۸۔ اہل ایمان کے حج میں	۱۹	نوحہ و سارے کسا بیان	۱۹	جید گاہ میں سر کا	۱۹	۲۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۰	۱۹۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۰	آیت اہل کسا کے کسا بیان	۲۰	جید گاہ میں سر کا	۲۰	۳۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۱	۲۰۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۱	تہجد میں	۲۱	ادما حارہ و کسا بیان	۲۱	۴۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۲	۲۱۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۲	ربیع میں قتل کر کے و کسا بیان	۲۲	مسح اہل کسا بیان	۲۲	۵۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۳	۲۲۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۳	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۳	رکات کسا بیان	۲۳	۶۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۴	۲۳۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۴	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۴	کات ریزہ کسا بیان	۲۴	۷۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۵	۲۴۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۵	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۵	تہجد کسا بیان	۲۵	۸۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۶	۲۵۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۶	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۶	تہجد کسا بیان	۲۶	۹۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۷	۲۶۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۷	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۷	تہجد کسا بیان	۲۷	۱۰۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۸	۲۷۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۸	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۸	تہجد کسا بیان	۲۸	۱۱۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۲۹	۲۸۔ اہل ایمان کے حج میں	۲۹	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۲۹	تہجد کسا بیان	۲۹	۱۲۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۰	۲۹۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۰	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۰	تہجد کسا بیان	۳۰	۱۳۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۱	۳۰۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۱	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۱	تہجد کسا بیان	۳۱	۱۴۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۲	۳۱۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۲	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۲	تہجد کسا بیان	۳۲	۱۵۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۳	۳۲۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۳	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۳	تہجد کسا بیان	۳۳	۱۶۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۴	۳۳۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۴	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۴	تہجد کسا بیان	۳۴	۱۷۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۵	۳۴۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۵	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۵	تہجد کسا بیان	۳۵	۱۸۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۶	۳۵۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۶	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۶	تہجد کسا بیان	۳۶	۱۹۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۷	۳۶۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۷	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۷	تہجد کسا بیان	۳۷	۲۰۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۸	۳۷۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۸	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۸	تہجد کسا بیان	۳۸	۲۱۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۳۹	۳۸۔ اہل ایمان کے حج میں	۳۹	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۳۹	تہجد کسا بیان	۳۹	۲۲۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۰	۳۹۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۰	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۰	تہجد کسا بیان	۴۰	۲۳۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۱	۴۰۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۱	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۱	تہجد کسا بیان	۴۱	۲۴۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۲	۴۱۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۲	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۲	تہجد کسا بیان	۴۲	۲۵۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۳	۴۲۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۳	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۳	تہجد کسا بیان	۴۳	۲۶۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۴	۴۳۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۴	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۴	تہجد کسا بیان	۴۴	۲۷۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۵	۴۴۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۵	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۵	تہجد کسا بیان	۴۵	۲۸۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۶	۴۵۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۶	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۶	تہجد کسا بیان	۴۶	۲۹۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۷	۴۶۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۷	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۷	تہجد کسا بیان	۴۷	۳۰۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۸	۴۷۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۸	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۸	تہجد کسا بیان	۴۸	۳۱۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۴۹	۴۸۔ اہل ایمان کے حج میں	۴۹	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۴۹	تہجد کسا بیان	۴۹	۳۲۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان
۵۰	۴۹۔ اہل ایمان کے حج میں	۵۰	ہندو سہرا جرت کے کسا بیان	۵۰	تہجد کسا بیان	۵۰	۳۳۔ تہجد و ایک سارے کسا بیان





## بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھتا ہوں بعد و صلوات میں کوئی کتاب اس خالی	حضرت کے جلو کے ستارے ای بھائی وہ دیکھ کر عالی	جتنے ہیں کتاب آسانی علماء کتاب جو تھے	اور حق کے صحیفہ میں ای گہانی بے شمار معترف تھے	انین کر محمدی ہی اس امر کی دلیل باہر	تبشیر قدم احمدی ہی قرآن کریم سے ہی ظاہر
میں ذکر محمدی ہی یقیناً بس کروہ شاہ انسا کا	تورات میں اور ہی بہ انجیل کیونکر کرے انھوں نے گمراہ	اب جانیں عوام لوگ اتنا علم پر ولے نہیں ہی ستور	کر کروہ اکلے انسا کا تو اگلے کتب میں ہی مذکور	قرآن میں وہ خالق برکات اب لکھتا ہوں چندہ بشارت	ظاہر کیا شاہ انسا سات سن اکو تو اعتقاد کے سات
عبداللہ بن سلام کیت اگلے جو کتاب میں سماوی	عالم جو براہیہو دین بھٹ دیکھا تھا وہ انین ذکر نبوی	یوسف جو خدا کے تھے پیبر جو یا تھا وہ تب آپکا مان	اور عشق میں آپ کے تھا بیجا مشتاق لقابت ہوئی	تھی اسکی مدینے میں اقامت اور مکہ با صفا میں حضرت	اگرتے تھے یہود اسکی عزت جب پائیں خلعت نبوت
پہر بات ہوئی جہانیں شہر جب روز بروز اُسے سنتا	ہر جامین بھی تھا اسی کا مذکور اور برتا تھا اعتقاد اُسکا	آئے بدینہ جبکہ حضرت میں ابن سلام ہوں مقرر	وصاف شائل پیمبر تب ابن سلام جلد آیا	اعجاز و فضائل میں میسر دیکھ اسکو کئے شاہ والا	پہر بات ہوئی جہانیں شہر جب روز بروز اُسے سنتا
کجا اس سلام تو ہی کہہ میں موسیٰ پر جسے نوریت	عالم جو بنی در نواح میزب تو ساج مریسے ہوں بہر مات	وہ عرض کیا بنی انی ہر روز کیا حق کی کتاب میں مقرر	ہی وصف مری اب بیان کر یہر کیجئے وصف حق تعالیٰ	دہ عرض کیا ہی آپ پہلے اللہ وہ ایک ہی احمد ہی	میں موسیٰ پر جسے نوریت عالم جو بنی در نواح میزب
جبرئیل امین نے آبرعت اسکو نہیں دروید ہی	حضرت سے کہئے بن جعفر اور اسکو نہ دختر و پسر ہی	اور خود وہ نہیں جانا گیا سیچے ہیں رسول تم خدا کے	کونئی نہیں اُس کے جو رکائی تم کو بھی تمھارے دین کو مولا	جبرئیل امین نے آبرعت اسکو نہیں دروید ہی	حضرت سے کہئے بن جعفر اور اسکو نہ دختر و پسر ہی
حسب ابن سلام ہی بھائی اور حق کی کتاب ہی میں بھی	توحید سنا یہ جب خدا کی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	کر تو نے نہیں خطاب کر کے یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	توحید سنا یہ جب خدا کی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	حسب ابن سلام ہی بھائی اور حق کی کتاب ہی میں بھی	توحید سنا یہ جب خدا کی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ سَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

یہی امی مرے ہی والا ہم بھیجے تھے گواہ شہر	اور بھیجے تھے بشیر کر کے سب خلق طرف نذیر کر کے	بدکاروں کو نارسے دراو تائیکون کو خوش خبر سداو	امت کے اپر گواہ اسپنے کہ حشر کے روز ہو دو گونے
--	---	--	---







مستقامین ہوا جو انکا دعوت وہ ہی کی عام ہوگی اس سے مراد کیوں ہو سنی اس قول کا اب خلاصہ تک جادو کی چھڑی نہ ملک کی اور تان یا ست اس کی تنیک ایسے ہوں سعید دات اسکے یعقوب سے اسکو دی تبار اولاد اس کے اس کے تھے ای بھائی عجب از نصارا آنے سے سچ ہی نواذب عسی کی بھی یاس چو طرف سے دات اسکے سعید تیرے تھے جو جنگ جہاد کا فردن سے شیلو سے ہیں مراد تھر موسیٰ نے خبر دیا کہ یہو اور دہنے ہاتھ اسکے تنیک فاران کجاں کا بھی مذکور تشریک زور سے وہ سن سوہیں خطاب حق تعالیٰ پس تیرے شریعتین و احکام اسی بھائی جو آئی پہر شارت اور وہ جو کیا ہی حکم دار تروار کا باندھنا بہ کثرت مالے نہ سیمبروں کے حکام لے نفع جو باغ میں تھر ہو معلوم ہوا مثال بہر جب طاعت و معرفت اسکے الساہی وجود کا فردن کا	اس حکم جہاد اس سے آیا میں خاص ہی ایک قوم پر ماطل ہی یہ دعویٰ نصارا کرنا ہوں یہاں میں نسل تو دیک یعنے لگیں اسکی سلطنت کی حالیہ جنگی آخر زبن تک کہ وہ دھکے ہوں زیادہ جلتے کہ تھر سے رہا لگی ریاست دولت ہی گئی اسن کی تھے کہ کرتے ہیں سطر جہ دعویٰ اولاد سے اس کے اس کے گب قومین رہوئے ہیں جمع آگے اور انکھیں بھی سرج تھر تھے انکے حضرت کے حکم سے خدا کے کہ ہیں وہی خاتم رسالت سینا سے معرکہ آیا ہو دیگی شریعت آتشی یک اوپر ہی ہوا ہی ضامسطو سید ہی گئی تیری ملتوں کو حضرت کے طرف کیا ہی آیا باہم ہو سستہ ہیں باکرام ہی اس سے یقین مراد حضرت کہ کیجے حامل اپنی تروار ظاہر ہی سدا عوب کی عادت جو لائے تھے حق طرف سیغام لے رگ ہو اور بلا عمر ہو اس مرکز کو جان لیجئے اب کھارنے ایسے سر کو پھر سے بے نفع ہی جب و منکر و کجا	اور جس نے کہا ہی جو تورات دعوت تو مسیح کی ہی بھائی وریت میں راہی جو تیں آئیں یعقوب ہی کا ایک سرخا اور ساہی سلسلے سے تھے انکے السادہ کرے جہاد دسے توریت کے قول کا یہ معنا ستبدون جہا میں آتھ تھے جب آئیں ستر دو عالم کہ شیلو سے ہیں مراد تھر ہوئی بند نبوت ای برادر ظاہر ہوا جہاد ان سے اقوام ہی آگے جو طرف سے ظلمت کے کو و تھر کی دور توریت میں دیکھ دوسری جا ساجر سے وہ طلوع ہو کر ساتھ اسی وہ قوم کے بنے تھے جو ذکر مقدسوں کا آیا اور شرح محمدی میں سنے فائض ہو تیرے ہر دو لب تیرین ترے تیرین ہی گم دو لب سے جو آپ کے بر عالم یہ ہر گئی مراد اس ظہر جو معجزے و کھکے بھی بجان سو ایسے خدا کے مسکرون سے رکھتا نہیں اس شجر کو ملی اسد کیا خلق کو خدا نے پیدا کیا جس لئے انھیں ب ہی لابی ضرب قتل تھر ہا	کہ اسکی ہیں مولے جو با خاص ایک ہی قوم کے طلوع تھے جو آئی ایک سرگمیں بھر کا تھا جہاد ہو د میرا نرمان رسد ہو گے کیرے ہو ہو میں لال کے کہ ماہوں میان اب ای نا ساہی تیری جیگی تب تک وہ ساہی عمروں کے حاتم ہم کہتے ہیں عم ہی یہ انکا عسی تو اب ہیں تھے مقرر اور جتہ ہیں تھے سرج ان بس جمع ہوئے یاس انکے توحد کا جلوہ گر کئے نور استنا کا جو سفر سیگا فاران گھر چک کے انہر احلاص سے بس کھے محبت حسرت مراد ہیں صحا انذار ہی آتش سفر سے نعمت دیا و آخرت کے نیچے تیرے گرنے ہیں عالم فائض ہوئی نعمت کمر عربی وہ رسول میں مقرر لائے نہیں جان دل سے ابان ہی جنگ کیا و کافروں سے چاہے کہ جو باغ اس تعالیٰ طاعت کے لئے محض ہے سو فوت ہوا وہ اصل مطلب معدوم ہوتا وجود انکا	و ساہی ملک تو کہ وہ نوم وہ قوم تمام ای سجدان ایسا سو ان حاجت ہی اسکا اور ستا دین ہی حق تعالیٰ حدا تک تسلوہ و حکمن اور سرج ہوں گکھ کے ایسے بصورت کا وہ جو تک مشرق ستیلو سے مراد ہیں محمد اولاد اس کے اس کے تھے سکتی ہیں یہ بات صلا یعنے عسی بھی تھے ای نشان ان ملک ہر صفا فخر تشریک کو جیو پا تو حید اور دیں میں شاہ دس کا تینتسوں جو ہی باب اسکا ہی ساتھ مقدسوں کے آبا دکر سنیا و دکر سا غیر بے ستہ آتشی شریعت مزمور زور میں سنو تم اب کیجے حامل اپنی تروار یعنے سر سحر ہیں جہا تھے قرآن ہ کلام ہے خدا کا کہ صاحب سیف ہیں وہ سا اللہ کو ابک ہی نہ جالے تا ان جہاں یہاں ہو کر پس قابل قطع وہ اسے تا اللہ کی طاعت و عبادت حید کا وہ تھارے تھر ہو اس حکم کیا جہاد کا رب	سو اس ہونی بہ بات معلوم اور دھکی اسرئیل کی جا اس بات میں ہی یہ قول آیا لے سبہ دگماں یہود ا اور جمع ہوا سکے پاس قومین کہ سرج ہوں سرج تھر سے لہر مام تھا اسکا جو یہود ا اور صا اہیں کے ہیں ہر مجد ہی نہ ہوئی میبری ہی ستیلو سے ہیں مراد عسی اولاد سے اس کے اس کے تھے تھے دات محمدی میں ظاہر اسلام کی وہ کئے ہیں تائید اس ترق سے غرت ہی ہنجا اس باب میں سطر ہی لکھا تقداد الوف ہو وے چکنا گزار اور قریب ای ہر حسرت کی ہی ہی بافتوت جالیس ایر جو ہی جہا م ای ہر ہی بلند مقدار آگے ترے القاد لاتے جو سرف نزول اسیر یا اللہ کے جہاد کفر معبود بحق اسے نہ مانے ناماں وہ رخاک ہو دے کر داتا ہی قطع اسکو جولاں نا ہو سکے اسکے بے کچانت لائی یقین کا تھے کے ہی او جنگ اسے وہ تارہ دیکھے تب
--	---	---	---	--	--

بشارات

کلام نبوت





بشارت

جیسی کہ روایت یونانی ہے وہ ساتھ تھا کرتا ابد ہو آسوقت میں اور اس میں اس سے ہی جانتا ہے تھہرے ہیں سکون اور داد اور فارقلیط کا بھی معنا اس معنی سے ہی بیچ بقیل ان با احمد و با محمد ایسا اور بولے مسیح جاوے گا خاطر میں تمہارے چند نیک رکھتے ہیں بہت سے معافی کر کے ہوتے قول مجھ کو باقی یہ جہان رہیگی جنگ اور حلی ہوں جھٹکے لکھد اور حادے جو جہان میں ہو	جیسی کہ روایت یونانی ہے بے متنبہ روح حق ہی ہے تعلیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں اطلاق کے خدا بہ اسکا شکست کی دلتے و کشاد لکھے اہل لغت ای دانہ تقریب کئے ہیں یون بقیل نیں لفظ قریب کوئی دوسرا بھیجی گئی کو دوسرے رب یہ آباہوں لاو لگا وہ تاویل یون دسرت کتب آسمانی اور رکھتے ہر دوست کو گرو یعنی ہر رسالت اسکی تک وہ زہر کر گیا سخت اسپر دیو لگا یقین خبر وہ اس سے یعنی جو ہر وحی حق کے اسپر	جیسی کہ حواریوں کے نیک کہ چاہو لگنا باپ میں اپنے بس جبکہ وہ اس جانیں آو کہ خالق و اوستا کو تب پرائے دے تابعا ای دانہ مولائے بھی اور مسیح بھی بیشک ہی یقین چھوڑنا والا آیا ہوں چھڑنے میں ہی لگو اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ زندہ اسرار وہ کر گیا تاویل سے یہ مراد یحسان اور بولے مسیح اس طرح سے تو میری نگاہ رکھو میت اور بولے مسیح بقیل مسموع کلام اس سچو ہو اور بولے مسیح ذوالکرامات بندوں کے وہی کہے وہ مرور	مستہوئی جو کہ یوحنا ایک یعنی چاہو لگنا اپنے رب سے ہر حیرتیں تمہیں سکھاو بس کہتے تھے باب بتائے اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا بس اکو ابد تنگ ہی دوری حامد بھی ہی معنی معلما یعنی رنگناہ و کفر مسو جو کہ خلق کو میں چھوڑنے آیا ہر چیر کو وہ بدل بھی گیا قرآن کریم ہی تو پیمان کہ آویگا وہ جو بعد ہر میں چاہو لگنا حازرت عزت کہ جاؤں نہ تنگ بقیل وہ اپنے طرف سے ناکہ او ناپسے کر گیا نفس بات جس کا کہ کہا ہی رب جان	شہر رہی یوحنا کی انجیل کہ فارقلیط کو وہ بھیجے اور باپ کے لفظ کا وہ طلاق جو پائے والا ایک ہو بن باپ کے جب ہر وہ پیر اور انکو عذاب و جہنم ہر ایک ہی چھوڑنا والا حامد بھی ہی دوسرے معنا معنا ہونا ثابت اسکا انہر اور میرے لگے گا وہی گیا کہ میں جو مبارک اسکے آیت گر مارنا چاہیں خلق سیاہ کہ بھیجے تمہارے خاطر اسکو وہ فارقلیط حق طرف سے او خلق کو وہ بھیجے سیاست وہ بلکہ خدا سے جو سنیکا اس تہ کی شان میں تیرا	انجیل میں اپنے سے بقیل الطاف سے واسطے تھا بسی جو کئے بذات خلاق سب کہتے تھے باپ اسکو بچو تھہرے انہیں خدا کا بیٹا جو تا بہ اند زیاد ہر دم اتباع کو کفر و شر سے ہیگا حضرت کا ہی م وہ انی افنا کہ فارقلیط ہی تیسر جس طرح گواہ میں ہوں اسکا تاویل کے رکھیں احتمالات ناما رکھیں اسکو زہنا اور ساتھ تھا کہ وہ سدا ہو تم جاؤ نہ اس جان میں آو خدا سے ہر خون رب عزت بندوں کے یقین ہی کہیں لگا
---	---	---	---	--	---

وَمَا يَنْبُطُ عَنْ الْهَوَاۓ اِنْ هُوَ اِلَّا وَنَسِيَ يُوۡحٰ

اور بولے ہر اس طرح عینا وہ فضل مرایان کر گیا اب دیکھتے یہ صفات والا کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰ تھے ذات محمدی میں انہر کو ڈاؤں سا ہونا فرد دیگر	اور یہ بھی ہی سب پڑھا میں انہیں گھساتے اور برتا کہ انہیں برا کے اور گھٹا کے پھر لکھ چھپے ہو گئے ہیں بس انکے کتب میں خوب لکھ یہ جہت ایزدی ہی جاؤ	غلام سے یہود اور نصارا اللہ سے کچھ نہ خوف لائے چھپوئے کئی ہزار نسخے بیکار جب انکے پاس تھیرا انکے چھپے چھپے ہیں وہ جو اعجاز محمدی ہی مانو	تحریف کتب میں کر چکے ہیں معمول قدیم ہی یہ انکا پھر جاو گزرت جب ایک مدت اور اقس سے اسکے باورفت آئے کیسے میں اختلافات اب انکے کتاب میں اور صحیفے انجیل میں یوحنا کے درباب کہ عرض میں باپ کے گنگا ہوتے ہو ساتھ میں تھا	انکے بھی بلکہ کر رہے ہیں ایسا ہی چلا ہی آئیں آیا دوسرے تو یہی پہنچت میں محسوس پوچ کر کجاست بدلائیں کس طرح فقر انکے چھپے چھپے جو سینک مردم ہی جو کہ یوحنا با کہ فارقلیط بھیجے دوسر باتیں یہ کہا ہوں جانو تم	معمول ہی اب بھی رکھنا چھاپے کا ہوا رواج جب پھر اس میں برا گھٹا کے ہی یہ اپنے کتب کی قدر ہی با این وہ محمدی بشارات موجود ہیں اور جا جاو اس جو دہوین یا میں مقرر وہ فارقلیط بھیجے دنگا پر فارقلیط کتب ب	کہ پاؤں کے شوری اور ایک کھا شکوہ نہ ہے چھپوئے ہیں اسکو دوسرا صد آہ سداغوز با اللہ میں اس سے بھی پاؤں جاتا کرتا ہوں میں نقل لکھ فقرہ ہی جو سولان حشر تم ساتھ وہ تا بہ رہیگا بھیجے یہاں میر نام جب
---	--	---	---	--	---	--

بشارت

اس فقرہ میں اس طرح لکھا ہے اور فقرہ ہی جو کتب و پنجم	اس طرح مسیح نے کہا ہی اس میں لکھا ہی یہ سو تم
---	--



جی اسکو بسند کیا ہی مرا  
 اور نہ بار بار سے اسکا  
 اوصاف دے پھیرتے ہیں کسیر  
 پھر چھپائے جو اسکو تیرے بار  
 کہ میں نے قبول اسے کیا ہی  
 آواز بلند مار کرے وہ  
 ناخوش نہیں ہوو گنگا کھنڈ  
 ایسا ہی کہا ہی حقتالی  
 قیوم زمین کا بھی بہت  
 اور حاتم میں غلاموں کا  
 زمروں کے بھی اسطے امی مشر  
 میں رہ ہوں ہی ہنی نام  
 آئندہ بھی ہووینگے جو جبریل  
 اسی بحر سواہر ہو ہوا لو  
 آئنگا گھر دینے کو کار  
 مولا کی بر رگی دے کرنگے  
 اور لاو لگا اضطراب ان او  
 ہی یہ جو صحیفہ اشعیا کا  
 اُس جہا پاک کو بچائے  
 کہ واسطے امتوں کے یکسر  
 اس کے کامر حد حلا  
 غیرت سے بھی حلا انو کرنا  
 سو لوگ وہاں کے منتظر تر  
 اولاد سے لکے ہی محمد  
 لکے کی زمین با حفا ہی  
 حضرت کے سوا ہی برادر  
 اور وہ نہ کئے ریاست آئی  
 بکھلے میں مثل مرد جنگی  
 اولاد جو امر نیل کے ہیں

اور روح مرا میں اسکو دیکھا  
 اور توئی چھری توڑ دیکھا  
 یعقوب کے جاسبا ہی برادر  
 بدلانے میں پھر بھی نہیں کیا  
 وہ میرا بسند کیا گیا ہے  
 اور یا س کیسا کا ناہر وہ  
 ہرگز نہیں ہوو گنگا ترش رو  
 معبود جو ہنی وہ سب جہانکا  
 سا خون کا بھی اس کے ہی ہی  
 انصاف میں تجھے ملایا  
 گردانا ہوں میں یقین تجھے نو  
 میں پالنے والا ہوں جہانکا  
 دوں ہو نیلے لگے انکی جبریل  
 اور اس کے یقین پھر ہوا لو  
 ہی نام یقین جہا قدار  
 یعنی تکیے کینے  
 غیرت کو بغیر سبہ سبجو  
 وہ ترجمہ اسکا تھا جو پہلا  
 اور کم و زیادہ کو ہی دالے  
 حضرت کے سوا ہی برادر  
 جو ہی یہ زمین کا ایک کونا  
 کثرت کا نہ پروا لکے دہرنا  
 تھے آپ کی شریح مقرر  
 میں خاتم انبیاء محمد  
 تو دیکھے کہ ہی نشیب ہی  
 نکلا ہی نہیں کوئی پیغمبر  
 اور جنگ و جہاد بھی کفار  
 غالب ہوئے دشمنان بھی  
 آبا ہوں انہیں کے واسطے ہیں

تا واسطے امتوں کے یکسر  
 بن ایسے ہی اور صفاد مسر  
 کچھ خوف حد امیرا بل مصل  
 بدلانے کے باوجود ہی ٹیک  
 مسرور ہو اول اس سے میرا  
 آواز سے نہ جاوا اسکا  
 تا انکو کرے وہ حکم مسہر  
 بے شبہ کردگار کی ذات  
 اور ہینگے جو اس میں کینا  
 اور ماتھ کو تیرے میں نیرا  
 تا اندھوں کے انکو تو کھولے  
 ایسی نہ سر رگی خبر کو دون  
 تسبیح کو حد ایک لوگو  
 اور ای ویجا رے کے جزیر  
 اور ای گرونگے رہنے والو  
 اور حمد و ثناء سے اسکا ظہار  
 اور جانوا اپنے دشمنوں پر  
 نام اس میں خاصا احمد جان  
 دے گھر کے کم و زیادت  
 بے شبہ کوئی رسول نہرا  
 نکلے ہیں وہاں سے وہ پیغمبر  
 حضرت کا تو ہی جہان میں ہو  
 اور حمد نام طاغیوں کا  
 اور کئے کے جو کہ ہیں پھار  
 جز اس کے ہزار و پیر ہی لوگان  
 در شان مسیح بہ ثبات  
 غیرت سے بھی وہ دلیر ہو کر  
 اور لے سے لکے بہار  
 مشہور جو ہی مٹی کی انجیل

حکام نکالے وہ یہ مسہر  
 پیغمبر آخر الزمان کے  
 رکھتے نہیں آہ اپنے درمل  
 ثابت ہی وہ ذکر احمد ہی  
 اور اسکو دیا میں روح پیا  
 اور توئی چھری نہ توڑ دیکھا  
 سب رو زمین پر مقرر  
 ہی خالق و باسط سموات  
 انکو وہی دے والا ہی جان  
 اور میں نے تجھے نگاہ رکھا  
 اور قیدی کو قید سے نکالے  
 ایسی نہ تانا ہو کو دہنوں  
 تسبیح نئی وہ رب کی سمجھ  
 اور اس کے نام رہنے والو  
 تسبیح مبارک اسکی کجھو  
 دیوینگے خبر دے در جزائر  
 آواز کر گیا وہ مختصر  
 پھر دو سر ترجمے کے دریا  
 با این وہ رسول کی بسات  
 میں حکم زمین پر نکالا  
 پائے رہے بلند و سرتر  
 یہ بات نہیں کسی ستور  
 گردانا تھا آپ کو ہی ہولا  
 تسبیح نئی خدا کی ایجان  
 اللہ کو ہیں بکار تے جان  
 پاتے نہیں نہ ہمار تبات  
 حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر  
 تسبیح نئی ہوئی نہ پہچان  
 ہی بات ہم میں اسکی بقیل

ہرگز نہ کبھی بکار گیا او  
 نصرانیان اسکو ہی کتل  
 میں جبکہ ہزار و شتصدیر  
 یعنی لکھا ہی اسمیں اب  
 اور واسطے سارا امتوں  
 ہی نہ وہوں کی کچھ او  
 تم جانو منتظر ہیں اس کے  
 اور ساری میں کینا او  
 اور جو کہ میں اس سے والے  
 اور میں نے جاعتوں کے ظہار  
 بے شبہ و قیدین ہیں اب  
 اور جانو ہی ہونا جو جو  
 تعریف بھی اسکی سب کرینگے  
 وہ ہووینگا نامور یا با  
 اور جزرہ کے پہاڑ سمجھو  
 اور صاحب جنگ و مان  
 غالب ہو گا وہ ذوالفخر  
 بدلا وہ نام کو نصار  
 ثابت ہی ابھی اسی ہی ایک  
 ظاہر ہی وہ خاتم الرسالت  
 اور جنگ قتال میں دانا  
 اور ملک عرب ہی کی جزیر  
 فرزند تھے اسمعیل ایک  
 حضرت کی ہی امت ہی برادر  
 اور صاحب جنگ و سامجھو  
 کہ واسطے ساری امتوں کے  
 قیدار کی نسل سے بھی ایجان  
 انجیل میں بکھر بہ لکھا ہی  
 کو اپنی جویوں کو عیسیٰ

اور وہ نہ جزیر گیا ہر سمجھو  
 یعقوب کا نام لکھ کے اول  
 بائیسوں عیسوی خاشعہر  
 کہ جانو ہی وہ بندہ میرا  
 تم جانو حکم وہ نکالے  
 انصاف سے حکم وہ نکالے  
 سب ترع شریف کے جزیر  
 اور اس کے بات کو بھی سمجھو  
 ان ب کو ہی ہی ہی وح بختے  
 گردانا ہوں عہد کج کو ظہار  
 ظلم کے درمیان میں بختے  
 ایسے سبہ عام ہو چکا او  
 تم جانو آخر میں سے  
 اور سبہر بھی اس کے لوگینا  
 آواز بلند سے پکار میں  
 ایک مرد حبیل قدر بکھلے  
 مضمون وہ یہاں ہوا ہی اثر  
 بھر تر جبریل کئے میں تسرا  
 یہ مجھ محمدی دیکھ  
 عالم میں یقین کئے ریاست  
 گفاز کینیں شکست دینا  
 ایک پاک جزیرہ مشہر  
 قیدار تھا انکا نام ای نیک  
 کرتی ہی تو دیکھ لکے او پر  
 دنیا میں یہ بعد اشعیا کے  
 عیسیٰ نہیں حکم کچھ نکالے  
 پیدا ہوئے مسیحیت ان  
 کہ صاف مسیح بے کہا ہی  
 اس طرح حکم کر کے بھی



سنا جاوے گا جو زمانہ اسو سٹے ہی قریش کسیر کہتا ہوں تجھے میں نے ٹی ہوں مستطربک ہی کا اٹل شاید وہ زمانہ یاد نکالیں چسپ وہ ہی سے نوٹ لگا اور تو تریا اسکے سر اور ہے نام پاک اسکا یہ شرب میں ترقی اسکو ہو حضرت نے ہیلے ہلہام وہ ہے جذب قلوب میں ہیں اور گزرتے جو کہ بزرگان لوگوں کی کہیں تو بات سنکے لگا ہو اور نصارا اوصاف ہی اس نبی کے خاص وہ اس کے سوا سمجھ ہی انا زید ابن عمرو کا حال سارا کہہ نہ سکتا اسے اپنا دانا	س وقت کے لوگ میں تھاوانہ دستیں اسکے ہوتے استہر کہ انی مخالفت ہی ظاہر اولاد سے اسمعیل کی جان دوت یہ نہ مانو لاؤ گامین پہنچا تو اسے سلام میرا نا ہو وین بہت نہوین تھوڑ کے میں ہی ہو ویکو وید دین اسکا جہان میں ہے فرمانے میں منع وہ برنام ہیں دوسرے کتب میں سٹو کہہ اسے یہ حق خیر برن ہشبار کہیں دغا نہ کھاو اور جو تھے جو جس کے فضلہ میں تجھ سے کہا ہوں جی علی باقی نہیں کوئی نبی کا آنا اور عرض کیا میام اسکا گھر ارجحان میں تھا خزان اسو سٹے اسکو حقتعالیٰ	حق باب کا تھا سدا و گوا یسن بدین العری جانی میرے تین اپنی قوم کے ست وہ نسل سے عبد طلب کے لایا ہوں و لے میں سیلین اور اسکے جو بہن صفافاخر اور انکھوں میں اسکے ہو سرخی قوم اس سنگریگی پر عدوت تھا نام بدینہ تر بایجان اور طیبہ طیبہ مکریم اور کہہ سمجھ کے بزرگان کہ منع کی وہ حدیث نبوی ست سمجھو تو اس نبی کو گنا یو چھا بہن اخفون سے کلاقا اوصاف ہی مبان کے وہ راوی کہیں یہ جب نہایت حضرت ہو کہ وہ سے خرم کہ جاہلیت میں وہ سرور حضرت کو چہیت میں کھایا	دن اب تھا وین حق کا جو کے سے نکل کے اسکے ہی دہو یا خوشی سے انکھ میں ظاہر یہ جہان میں جلی ہو قصیدتی کیا ہوں انہو دل کہتا ہوں بیان یہیں ہی عام سرخی کہہ کبھی جدا ہوگی کے سے کہ گناہت بہجرت وہ جاہلیت کے بیچ سمجھان نام اسکا کہہ شہ عالم استعار میں اپنے ہی سخا شاید کہہ نہیں ہی انکو بھی ہو اسکا مطیع جانی دل سے کہنے لگے سب کے زبانی بات اس طرح مجھے نشانے وہ دل میں ایسے یقین کیا میں اور اسکے ابر کے تر ختم ظلمت سے وہ ترک کے نکل کر ورقہ کشتیں بھی بو تھیں	اور چھوڑ دیا تھا بت سرتی جب کہ حرا طرف چلا تھا اور ہیگی جو بت برکیم احمد کا اسکا نام دلا جب عمر ترقی از ہو دے کہ اسکا نہ قد بیت بو دینا دوستانوں کے دریا ہی ہر کے سے کھل کے وہ یگانہ یہ شرب بحقیقت ہی برادر ہیں اسکے سوا اور بھی نام یہ شرب ہی لکھ میں نام اسکا کہتا ہی عرض جناب سر میں زین خلیل کا ہو جو یا نکلا ہی تلاش میں تو جسکے کہ عصر اخیر کا میسر مبعوث ہو میں مصطفیٰ جب فرمانے کہ دہریت والا توحید کی راہ تھا ایجان دیکھ میں بسیراع حجت	چہتا تھا ہندی تھو پستی تب رہ میں مرسے ملے دلا میں اسکے لیا بغزو کریم جب مجھیکا اسکو حقتعالیٰ اس عمر سے سر فرار ہوو کو تاہ بہت بھی نارہی لگا ہو مہر نوت سکے ظاہر یہ شرب کے طرف ہو تہ انہ یک بت کا تھا نام زشت شہر لکھ میں کتب میں اپنے اعلام پراسکی سند مکر تو ہلا پھر مجھ سے کہا ہی نید فاخر ملکو میں بہت پھر بھی ہو تہ وہ دین یقین ہی اسکے تھے بیتک ہی وہی نبی مقرر میں جا جناب پاک میں تب میں زید کو اس طرح پر دیکھا اور لایا تھا مصطفیٰ پر آیاں
---	---	---	--	--	---

## بشارت

زید ابن عمرو کا جو ہر تھا یو چھا اسے تو کہاں آیا نزدیک ہی چاہتا ہی تو جو حاکم تھا واکھا از نصارا میں بولا کہ مان یہ بتا کر کہا تم نے قبر لے یا نہ بولا آنا کا ہمار کوین نہیں او میں بولا کہ اسپر لا آجان وہ پوچھا کہ دعوت یہ کی گئی	کہہ بیگا سمع نام جسکا بولا کہ نہ کرے منع لا اپنی ہی زمین میں یا لگا او نام اسکا موقوف شکار او ہم کو بھی یقین تھا جبکہ اکثر تب میں نے دیا جواب کہ حاکم کا بھی میں نہیں یقین او کہ عمر جو لوگ ہیں اسی سلطان میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہی	وینا ہی خبر کہ زید مر ا یو چھا اسے چاہتا ہی لو کہ آئی جانی ہی واقعہ ہی تھو میں اس سے تلا تو اسے پوچھا ہم ساحل بحر سے ہو کے دعوت نہیں اسکی ہم مانا آنا کا جو دین ہی ہمارے عہد جو کہ لوگ ہیں عرب کے کہ ایک ہی جاوڑ بہت عزت	جب میں نے ہی طلب میں نکلا یو طالب ہوں بن حق کا اور نسخ ابو نعیم سے بھی تم پہنچے بیان تک انکے کینا ہیں جلد بیان تک آجینے کہا اسکا نسبت اسے یو چھا مضطر ہیں ہم اسی پر ہمار وہ جنگ جلد کے ہیں اس اور لاؤ چھا اسکی طاقت	مروصل کشتیں وہ جب گیا ہی راہ سے کہ بیان سے پھر جا کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ کہہ یہ تھا اور ہمار بولا کہ محمد اب ای لوگو بولا لایا ہی ایک نیا دین یو چھا وہ تمہاری قوم مان یو چھا غلبہ ہو انکی کو کہ ایک ہی جاو حقتعالیٰ	راہب اسے کیٹان ملا ہی جواب تو دیاں جہاں آیا جب مصر میں جا میں نے پہنچا حائل میں کو لوگ مصطفیٰ کے دعوت کرتا ہی میں کی جو کہتا ہی اچھی سب کو یقین کوئی لا بھلا میں اسکا مان ہو کہ کبھی انکو گناہے انکو اور کوئی نہیں تر یک اسکا
---	--	--	---	--	---

سرا لای اسکے کھات	اور اسکی ہر وار کمر کرت	اگر ہمارے کتاب و دیوار	کرسے سے مل کر جو کرنا	کفر و کفر ہی اسکو چھو دیو	مرکب کا ہر وار
نام کہہ کر عمت لوگو	او کا کام لا دیو	وہ وہ تھا کہ ہر کوں وعدہ	تھوڑا سا ہی کچھ کیا ہی	کہ باج و بار ہستے درات	مرکب مقرر ہی آئی
اور اہل جو کھر میں سال	او باج سر کو دیکھتا	کر دی ہی اور کہہ اسکا	گرا ہی وہ سب کا حکم سنا	وہ وہ تھا ہی سب کہہ کر	کہا کہ باجی اول ہی زاد
ولائے کہہ مال اکا	تقسیم ہوا زری کر	او کنتی ہی ہل کر کھو	اور وہ دھو کا کوئی کو	اور منج نہ مارا سٹی	اور کہہ کئی حق نہ
اور غیر عدائے نام ویر	سو دج جو حاور مقرر	کھا تا وہ سب ہی جو کھ	او کھا سے سے کسک	تھوڑا سا مونس کچھ	کسک کچھ ہی جو کھ
سے سند تھی ہی راور	انہ کا ہی نصن سمر	اور ہمار ہی چار و کھ	سوسو ہی و رسول حق	گر مٹیں یا کہہ دم اور	موت مسموت وہ سمر
	لوگ نام جان دل سے	سے سے مٹ اسکے چو	اسی خروٹے میں مٹ	اگا و جس کے میں مٹ	

بشارت

دہری ہی اچ اور مساکر	بہر وہ بھی وہاں ہاجر	لا سے ہیں وایت یونگر	کرسے سے خروٹے ہی	اس پر میں ہی گیا	مرکب کا ہر وار
مں کا سوتے تھے باور	کے کے طرف کیا ہوج	تھوڑا کام ہی کسک	اس پر میں ہی گیا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
کھسیا مجھے س جھرنے کا	طالب آیا مجھے کھر	کسک گوتے س جھرنے کا	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
کھر مں سے ہی ہوتی تھا	می ہر گس لیا	دو ہر گس لیا	دو ہر گس لیا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
وہ مرگنا سرخسای سکا	اور مں سے وٹاں کھا	تھوڑا کام ہی کسک	اس پر میں ہی گیا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
مٹے سے مں جو کھر گنا	اس دیکے مں کھکے	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
او دہر ہا ہوں مٹے سے	میں ہا ہوں مٹے سے	میں ہا ہوں مٹے سے	میں ہا ہوں مٹے سے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
کو جو کھر مقرر مں	وہ دیکے مں کھکے	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
اور کسے اب طرف میں	اعلم ہوا تو ہی ہوں	کسک گوتے س جھرنے کا	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
سہ مں میں کسکے مں	بہر کیا ہی حال وہ ہر	تھوڑا کام ہی کسک	اس پر میں ہی گیا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
چہتا ہوں ہی مں سہ	کسک حیا مں کھکے	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
سہ مں مں کھکے مں	مٹے سے مں کھکے	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
کہ مں مں کھکے مں	وہ دیکے مں کھکے	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
ولادہ جو کھر دیکے مں	اور مں کھکے مں	راست کسک میں کھکے	راست کسک میں کھکے	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار

بشارت

مارا مں اسکے تھیں کرد	راست وٹاں کھا	سایہ وہ مٹے سے	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
مسموت کھکے مں	میں وٹاں کھا	سایہ وہ مٹے سے	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
اجہا مں مں مٹے	ماویا مں مٹے	سایہ وہ مٹے سے	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
سی حاتم مٹا مں	تم اسکے مں مٹے	سایہ وہ مٹے سے	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار
لوگوں کھکے مں	کسے مں مٹے	سایہ وہ مٹے سے	کسک گوتے س جھرنے کا	مرکب کا ہر وار	مرکب کا ہر وار



بشارت

قیمہ کے طرف سے وہ ایسا عالم	عنان کے ملک کا تھا حکم
پوچھا تو اسے وہ دنیا بولا	میں دین حمیری قبول
عید تھی یہی دیکھا بشارت	میتک یہ نہی کی باکراست
پس قید کیا یہی اس کو قید	تب بھی نہ پھرائی وہ مقرر
از فاطمہ بنت قیس ایجان	مسک گیا یہی نقی بجان
طوفان میں جہاز وہ ہمار	جا ایک جزیرہ پہنچا
بال اسکے تھے سر تکتے لہے	کہ تازہ میں پہنچتے تھے
یہہ سکے جواب اسے یہی	احوال میں اپنا ناہو نگ
پوچھا یہیں کون ہیں اس	ہم اس کو کہہ میں عرب ہم
میں دل سے مطیع اسکے بکسر	بولا یہ یہی لکے حق میں بہتر
پوچھا خرمے کا بن آئی لوگو	میسان کے درمیان یہی جو
پھر ہم کہا یہی در انحال	کہ میں ہوں یقین مسیح حال
احوال یہہ سے جسے ہم	و ایسے مقام سے ہوتے ہم

بشارت

بصرے کو من جا کے جگر پہنچا	میرے سے ملے کئی لھارا
پوچھے وہاں کوئی اسکا کار	دعوا جو کرے پیمبری کا
اور بولے کہ انہیں دیکھ لیا	کہ انہیں یہی صورت اس بنی
تصویریں جو پہلی دیر میں تھیں	سوا سے بھی بھی یاد ہوسن
یوکر کی بھی تھی شکل خانو	پکڑا تھا وہ مصطفیٰ زانو
اور اسکے سوا صفات والا	حضرت کے نہیں کو اپنے بول
میں بولا کہ دیتا ہوں گوہی	اوصاف اسکے میں کجا ہی
تب کہنے لگے مرے سے کسب	ہم دیتے ہیں اسکی تابدی
وہ کہنے لگے قسم یہی جھکی	نامار سکینے اسکو کوئی

بشارت

بولائی یہود سے کہ واللہ	استبائے تم ہو خوب آگاہ
اس طرح بول وہ کون کار	نکلا وہیں اپنی لے کے تھیا
اور آگے کیا تھا یہود	جب مجھ کو نصیب ہو شہادت
بس مال و منال جو تھا اسکا	حضرت کے حضور میں ہی پہنچا

مردی یہی زابن سعد والا  
حضرت پر وہ دل لاکہ پال  
قصر نے کہا کہ باز آ تو  
شاہی بانے کے خوف ہاں  
پھر قتل کیا اسے عتہ  
کہ آن کے جب تمیم داری  
پانی کی طلب میں تم آئے  
ہم پوچھے تو کون کہا ترانہ  
تم جاؤ فلاں مقام رہا  
پوچھا تم سے بنی جو نکلا  
پھر بار در وہ ہم پوچھا  
پھل دیتا یہی یا نہیں بول  
جب مجھ کو نکلے حکم ہو گا  
جب بولا یہہ تمیم داری  
دیتا یہی خبر یہہ سن ای عالم  
اور کہنے لگے تو بول ہم سے  
صورت کی کجیات اسکی بجا  
میں دیکھ لیا انہیں عتہ  
دکھلا کہہ مرے سے  
وہ پوچھا کہ کہا تو اسکو جانا  
تا انکی زبان سے سنو میں  
پھر پوچھے اسے پچھا تو کہا  
یہی جین حیات یا رہا اسکا  
واللہ وہ رسول نیکان  
اجتہاد ہو سے تحقیق  
کہ نصرت میں پیمبر رب  
حضرت کے جناب میں ہی  
جنتا کہ یہہ مال و زر مرانی  
اس مال کو خرچیتے تھے درت

راہل سے ہی اسنے نقل لایا  
بھیجا یہی عنایت لایا  
معزول کرونگا ورنہ جو کو  
پاتا نہیں تو شرف زایان  
یا یہی وہ درجہ شہادت  
ایمان لایا بغض باری  
اطراف میں اسکے دستہ لاکہ  
بولی جسا سے ہی مرانام  
معلوم تم کو ہو دیکھا سب  
بولو احوال کہا یہی اسکا  
کہ حال یہی چشمہ نزع کا  
بولے دیتا یہی پھل اچھا  
میں ساری جہاں تب دیکھا  
فرما رسول رب باری  
اسطرح خیر ابن مطعم  
آیا یہی تو کیا بیان حرم سے  
کہا مجھ کو یہی میں نے تب کہا  
انہیں نہیں اس بنی کی صورت  
دیکھ انہیں کہ صورت انکی یہی  
تصویر یہہ کی یہی پچھانا  
کہا و صف بھلا آج جانے  
یہہ زانو کو اسکے ہی جو کر  
بعد اسکے خلیفہ اسکا ہو گا  
پیغمبر آخر زمان یہی  
عالم جو رہا تھا ایک محرق  
حق یہی لازم یہی تم ایرب  
ایمان کا ترف ہی جلد پایا  
سب نذر جناب مصطفیٰ  
صدقات میں وہ شہر یہاں

زابل یہی بن عمر و جدائی  
قیصر کو کوی بہر جاسنا یا  
خود پہہ سسٹ کہاہی  
پر دین محمدی آئی بار

تب اسنے خبر دیا کہ یہی یا  
عورت ناگاہ ایک ایسی  
ہم اس سے کہی یہی کہا ترا حال  
تب ہم نے وہاں گئے جلدی  
تب ہم نے کہے کہ لوگ اکثر  
کہا اس میں یہی یا نہ بول پاؤ  
وہ بولا کہ چند دن کے پر  
پر کہہ وطیبہ درمیانے  
وہاں وہی یہی بد قرینہ  
مبعوث ہو گئے بعد لار  
میں انکو دیا جواب ایسا  
یکے میں تب مجھے لاکہ  
تھی دوسری دیر کلان تر  
میں دیکھا تو انہیں غیر ناخیر  
میں بولا کہ مان ہوئی کجاست  
پس مجھ سے صفا احمدی  
میں بولا کہ مان میں جانتا ہوں  
میں بولا کہ در ہی مجھ کو دلیر  
بے شبہ کرم سے اپنے داؤ  
اور تھا وہ ترا ہی حکمال  
پس تم یہہ عادت آج پاؤ  
اور جنگ کیا وہ با شعی  
مختار یہی کہے جو چاہے  
کہا نیک تھا حال و مال اسکا

ناب یہی بن عمر و جدائی  
قیصر کو کوی بہر جاسنا یا  
خود پہہ سسٹ کہاہی  
پر دین محمدی آئی بار

بشارت

خود یہی برادر اسکا نامی  
خود کو وہ جلد تر بلا یا  
کہ تو بھی یہہ بات جانتا ہی  
میں باز کبھی آؤں تمہار

کہ ہم نے جہاز پکھے اسوار  
یک جاکظری ہو گئی  
کہ صبا ہم سے الحال  
یک شخص یقین بولن تھا قیدی  
تصدیق اسکی کہے ہیں شہر  
بولے پانی یہی اس میں باقی  
پھل وہ نہیں دیکھا مقرر  
طاقت نہ سکی مجھ کو آئے  
طیبہ یہی یقین یہی مدینہ  
میں شام طرف گیا تھا کجا  
یاں تھے مکے میں حرم آیا  
تصویر میں بہت وہ دیر میں  
وے لائیں مجھ کو اسکے اندر  
حضرت کی نظری یہی تصویر  
بے ریب یہہ یہی اسکی صورت  
بے شبہ یہی بیان کتب  
اسکو بھی یقین پچھانا ہوں  
کہ اسکو فریش مار و البن  
غالب اسکو کر گیا سب ر  
در روز احد وہ نیک مال  
یہہ دولت دین ہاتھ لاؤ  
اور پایا یہی رتبہ شہادت  
مختار یہی دیو جسکو چاہے  
راضی رہے اس سے حشاک



ہر فعل سے اور ہر صفت سے بے ریب ہی جانتے محمدؐ مولائے ازل میں ہی کلام کتاب کے جو تھے حیر و مادر آبا میں تشریف یہ تھا نام کہ پست سے ہی اس کے نکلے اور برگ جو اس سے بڑے کہ صلب شیرے اسی سے خندا	ایک ایک یقین ہی نام نکلے شہر و موعظہ محمدؐ حضرت کا یقین ہر رکھ نام دلانی اٹھو کہ دل میں دور پس کس نے اس کا یہ کھ نام زنجیر عجیب یک ز پیری ہر برگ پر اس کے نور ہی یک لڑکا پیدا ہوا یک دستان جب عبد مطلب سے ایسا	افعال و صفت کی دو کثر اسم اتنی اتنی آگاہ برجت و ساق و عرش عظم جب عبد مطلب ہی برادر بولا رکھتا ہو میں یہ تیرید ہی چرخ یہ اس کا ایک جاب اور لوگ جو شرق و غرب تیر جو لوگ شرق و غرب سینے مذکور یہ ہر حمد کا سنا تھا	ہی دال کثر تہ فہم جیسا کہ ہی ایک اسم مرقوم ہوا وہ نام اکرم حضرت کا رکھا یہ نام نور کہ خلق کریں سب ہی تجرید دُسر ہی بستر قی و خیر زنجیر کو وہ پکڑ لے ہیں سب ہی متابعت کرتے اسو سبط ہی نام محمد	اسما حضرت کے جو ہیں اکثر ایسا ہی محمد اسم فانی دنیا میں رکھا گیا حودہ نام لوگوں کے اول سے ہنیت کر اور نقل ہی عبد مطلب سے زنجیر وہ اس کے بعد ہی تیر اس وقت کے جو تھے اہل تعبیر اور لوگ میں دستان حضرت کا یقین رکھا محمدؐ	امیں یقین عظم اور اسہر ہیں دو ستر نام سماعی تھا حق کے طوق وہ بھی الہام یو جھے اسے ای عرب کے ہتر یون دکھا ہی خواب چچ اپنے ایک جھار سے ہو گئی نور تعبیر کہ یہ اس کی آی میر سب حمد کر گئے اس کی سے
---	--	---	---	---	--

## روایت

اور دوسری آئی ہی دست سواست ہوئی ہی حادثہ نام تھا کسی کو معلوم کہ قرب ظہور کا زمانہ اور نام محمد اسکا ہو	کہ جبکہ تھا حمل پاک حضرت مذکور یہ تو خوب اس سخن کو اس سے ہوا ہی کو یوسوم نزدیک ہوا ہی جب فی انہ استبا کو بعضے لوگ سیکے	تبخ اب میں بی بی آمنہ پیدا ہو و جنت محمد محفوظ رکھا تھا اسکو رحمان تھے اہل کتاب سے جو علما اپنے بچوں کا بچ ہی نام راوی ہیں بخاری و مسلم میرے سے کسے ہی جو ہیں یا وہ جو حدیث میں ہی آیا سو کفر و مان تلک سرور مبعوث ہوئے ہیں جو لڑا اور کوئی تھے صابین ہی اور جنت فلاسفہ تھے غالب کیا دین شاہدین کا در حین حیات والا اصحاب کرام کے زمانہ میں کبار فتح و ظفر دیا ہی مولا اسرار و دیار و دریا اصحاب کے بعد بھی ہی سامع اور لکھتے ہیں محمد کا بھی	اس طرح کہا ہی کوئی آگے نام اسکا مژدہ رکھ محمدؐ عالم سے رکھا تھا اسکو پھان دینے لگے یہ خبر ہر جا رکھے امتیہ سے با کرام یستک خبر بن خطبہ کفار سے کفر و شرک کا شین کہ حضرت خالق البر انا بس محمد کیا ہی ت داور سب اہل میں بھی تھے کفار اور کوئی تھے دہر پر تہ کار قائل وے نہیں تھے انبیا دیون پر دیاب اسکو غلبہ گرچہ نہیں سب جہان میں پنجا اکثر ہوئے منتسب جہان میں یہ دین کہاں تلک ہی پنجا آباد کیسے ہو ہیں خوشداشت اس سرور دین کے توابع غلبہ ظہور ہی آی دانہ	اس امت با صفا کا تہر اور جانتے از زمان آدم شرکت ہوا میں تا آج دنیا کہ ہو و یگا عفریب پیدا پر حق سے ازل میں جسکو چا فرمائے رسول ت علام یعنے تھے سے جان لیجے پیچید زمین کرای ماہر خود وقت میں شاہ و لشکر جان کہ کوئی تو کو پوجتے تھے اللہ کو نین و جانتے تھے جو دین ہی پاک انبیا کا و مان تلک پنجا یہ دین فزون پر دین کے قاعدہ کما ہی یہ دین متین بچہ خلفا شوکت کبریٰ با ہی داور تاریخ کے فوج سے جو ہیں ہر علما فضلا ائمہ و میں اس دین کو دیکھ رت و باب	سرور جو ہو و یگا مقرر تاقرب ظہور عبد خاتم حضرت ہی نام ہو ممتاز اس عصر کا جو رسول ہوگا یہ رتبہ پاک اسکو کثا کہ یانچ میں جانو جس نام اور سار کجڑ بڑ عرب سے حضرت پر کیا ہی اسکو ظاہر جون کفر یقین تھا جہان سے اور یو ہی ستارگوں کو بعضے ہرگز نہ اسے پچھلے تھے نیں معتقد اس کے تھے و صدا کہ ہو و جہان تلک تبار اور اس کے اوامر و نواہی بس دور و دراز تلک ہی پنجا پایا نہیں جسکین سکندر یہ بات ہی خوب اپنو ظاہر اگر احکام اور سلاطین سب یونہی کر دیا ہی غالب
---	--	---	---	---	---

## روایت

کہ میں ہوں محمدؐ اور احمدؐ حق و در کیا ہی بت پرستی اور وعدہ کیا کہ تلک امت سو عصر میں یون کسی شے اور آگ کو پوجتے تھے کوئی تبدل و تبداد کو بھی ہی بار پس کفر کو ان سب کو کھولا اور یہ تو آفتاب مانند اور فرع و اصول ہی بار مخصوص عمر کے وقت ہی بار عثمان کے وقت بھی حضرت جو انان تو اگر ہی اسکا انبیا یہیائے جہان میں سب بھائی	اور حاجی ہو نیک رب و احد باقی نہ ہیگی وہ کہیں بھی پنچیکا یہاں تلک حضرت میں کفر تھا ہی اس جہان سے اور پوجتے کوئی آپ کو بھی وے لوگ بناتے تھے زہنا حضرت ہی ماتھے سے متایا پنچا وہ جہان میں سب لہند حضرت نے تھے جو مقرر ماتھے آئے ہیں کتے تلک و صدا کبھی ہوئی لشکر و مکی کثرت لا با ہوں جد بقیہ سچ نو دیک ہی آج تلک بھی در ترقی	سب اہل میں ہی بی آمنہ پیدا ہو و جنت محمد محفوظ رکھا تھا اسکو رحمان تھے اہل کتاب سے جو علما اپنے بچوں کا بچ ہی نام راوی ہیں بخاری و مسلم میرے سے کسے ہی جو ہیں یا وہ جو حدیث میں ہی آیا سو کفر و مان تلک سرور مبعوث ہوئے ہیں جو لڑا اور کوئی تھے صابین ہی اور جنت فلاسفہ تھے غالب کیا دین شاہدین کا در حین حیات والا اصحاب کرام کے زمانہ میں کبار فتح و ظفر دیا ہی مولا اسرار و دیار و دریا اصحاب کے بعد بھی ہی سامع اور لکھتے ہیں محمد کا بھی	اس طرح کہا ہی کوئی آگے نام اسکا مژدہ رکھ محمدؐ عالم سے رکھا تھا اسکو پھان دینے لگے یہ خبر ہر جا رکھے امتیہ سے با کرام یستک خبر بن خطبہ کفار سے کفر و شرک کا شین کہ حضرت خالق البر انا بس محمد کیا ہی ت داور سب اہل میں بھی تھے کفار اور کوئی تھے دہر پر تہ کار قائل وے نہیں تھے انبیا دیون پر دیاب اسکو غلبہ گرچہ نہیں سب جہان میں پنجا اکثر ہوئے منتسب جہان میں یہ دین کہاں تلک ہی پنجا آباد کیسے ہو ہیں خوشداشت اس سرور دین کے توابع غلبہ ظہور ہی آی دانہ	اس امت با صفا کا تہر اور جانتے از زمان آدم شرکت ہوا میں تا آج دنیا کہ ہو و یگا عفریب پیدا پر حق سے ازل میں جسکو چا فرمائے رسول ت علام یعنے تھے سے جان لیجے پیچید زمین کرای ماہر خود وقت میں شاہ و لشکر جان کہ کوئی تو کو پوجتے تھے اللہ کو نین و جانتے تھے جو دین ہی پاک انبیا کا و مان تلک پنجا یہ دین فزون پر دین کے قاعدہ کما ہی یہ دین متین بچہ خلفا شوکت کبریٰ با ہی داور تاریخ کے فوج سے جو ہیں ہر علما فضلا ائمہ و میں اس دین کو دیکھ رت و باب	سرور جو ہو و یگا مقرر تاقرب ظہور عبد خاتم حضرت ہی نام ہو ممتاز اس عصر کا جو رسول ہوگا یہ رتبہ پاک اسکو کثا کہ یانچ میں جانو جس نام اور سار کجڑ بڑ عرب سے حضرت پر کیا ہی اسکو ظاہر جون کفر یقین تھا جہان سے اور یو ہی ستارگوں کو بعضے ہرگز نہ اسے پچھلے تھے نیں معتقد اس کے تھے و صدا کہ ہو و جہان تلک تبار اور اس کے اوامر و نواہی بس دور و دراز تلک ہی پنجا پایا نہیں جسکین سکندر یہ بات ہی خوب اپنو ظاہر اگر احکام اور سلاطین سب یونہی کر دیا ہی غالب
---	---	---	---	---	---

ایک ایک یقین ہی نام نکلے  
شہر و موعظہ محمدؐ  
حضرت کا یقین ہر رکھ نام  
دلانی اٹھو کہ دل میں دور  
پس کس نے اس کا یہ کھ نام  
زنجیر عجیب یک ز پیری  
ہر برگ پر اس کے نور ہی یک  
لڑکا پیدا ہوا یک دستان  
جب عبد مطلب سے ایسا

برائے دل سے ایسی	اور نہ کہ خداوند سبحان	اور علامہ بہدوش کا اثر	یوگا جہد کی وقت ظاہر	کہ تشریف سے عرش علی ہوا	اسلام کا دین ہوا
نائب حضرت کے ہیں ہر	مسجد خلق خدا کے ہیں ہر	ماست کو کام ہوا چاہا	واقع میں بیست ہوا چاہا	اور شو کے کہ بہر کیستے	کہو اپنے سے نام ہوا
سینا کی کو وہ نہ تیر	روس ہی مدت کا دلیر	اد قاضی ناصر ہی ہوا	اس کی رسم کی طرح میں لگا	کھنسن آسم کی سر	ہائیکہ مستندی ہوا
یہ کہے کو گناہ سیر	سودا م و افکن اپنی مار	حضرت کے ہی ہاتھ نہ ٹو	لے نہ جہاں آفتاب	روایت میں اور بیضا خا	کہ عایوہم کو میں ہوا
حاضر مری نام نہ تو	ہوں بیکردم نہ لوگ شو	یہ حضرت ہی چنگ لگے	مس فرسے سے اے	اور ایک کو نہ لگے	تھے حضرت کے ہی ہوا
اور نہ کہ دگر آگاہی	لاویگے وسیع کیا گاہی	اور میں سے حاروی وار	دوسری علی گے میں ہوا	کرے رہاں مروی ہوا	میرے حضرت کے ہوا
آؤ گاہیں و درخشہ	کوئی نقد میں سیر	میں عرس میں کو گھر	محسوس ہوں ست کردم	میں آگ میں ہوا	تھے میں آگے ہوا
وہاں اور وہاں	ما قیسم نام ہی ہوا	معنا عاقل گاہی ہوا	آسا لہی عجبی ہوا	لے حاتم ہی آ رہا	کہ حاتم علیا میں ہوا
وہاں وہ جلیق نام	کہ پانچ میں عایوہم	پہاں میں عراوی محمدی	لے رہا ہوا درکت میں	سیدنا میں تیر نام ہوا	اور ایک میں ہوا
		اور نصیر و استہدیکار	حاکم آگاہی نام ہوا		

روایت

عائشہ سے آگاہی	روایت میں حاکم الزکاء	روایت میں تیر نام اظہر	قرآن کریم میں معر	یہی ہے محمد ا و ا محمد	طہ یس آی محمد
اور نہ کہ در منزل آگاہی	جو نا گاہی رت وادار	اور نصیر حد کو میں	دس نام میں اے مصطفیٰ	مذکور ہو جو نام آگے	اور آگے سہارہ
یہاں ہی محمد رسول راحت	اور وہ مری سواں	مری سواں حاکم تھا	لے ہی جہاد کو روا	جو تھا ہی مٹھا تھا	سی طہ کریم کا اصر
یہ محمد ہی مری سواں	معنا میں نام اور کمال	معنا میں نام اور کمال	سب قاضی ہی کو روا	داؤ کو لے لے آگے	صوت تھا سواں
اسکو لے نام محمد	سب نام کو لے وہ محمد	آگاہی معرف اور اعلان	وہاں میں ست ہی آگاہی	یہ لے لے لے لے لے	اور وہ در وادار
حق در مری سواں	اور ہی میں مری سواں	اد آگاہی حاکم العین	اور محمد عاقل ہی میگاہی	اور یا عر نام اظہر	اور یا عر نام اظہر
اور نام و نام	اسی ہی نام ہوگا	اور نام ہی قدر محمدی	اور محمد عاقل ہی میگاہی	اور یا عر نام اظہر	اور یا عر نام اظہر
اور یا عر نام	اور یا عر نام	اور لے لے لے لے لے	ناموں میں ہو جہاد	تیر کے سید محمدی	اور لے لے لے لے لے
		اس کا سر لے گا وہ قہار	آگاہی کو دیا درکت		

روایت

علائے شیطانی	لا یا مری سواں	اس کا سر لے گا وہ قہار	قرآن مجید میں	تا وہ نہ لے لے لے	خون و دودوں میں
یوں لکھتا ہی اس	میں ہی ہی ہی	کہ جتنے کہتے ہیں	ذہب میں آگاہی	قرآن حدیث میں	دہر میں ہی کے
سید محمد جہاد کا	لے لے لے لے لے	جس کے ہو دے لے	کہ نام ہوا میں	اس کا سر لے گا وہ	ایسا ہی ہوا
اوہاں سے لے لے لے	ہر وصف نام ہی	ہر وصف نام ہی	جس نام ہوا میں	تم حاکم دے لے	ہو دے لے لے
علائے شیطانی	اس کا سر لے گا وہ	اس کا سر لے گا وہ	لا یا مری سواں	اس کا سر لے گا وہ	اس کا سر لے گا وہ
دے ہر دے لے لے	ہیں اس میں	ہیں اس میں	کہ وہ نہ لے لے	دو میں ہی	دو میں ہی
محمد کی تو میں	نہی محمد کی تو میں	نہی محمد کی تو میں	سکھانا میں	دوساں میں	دوساں میں
اور نہ کہ	اور نہ کہ	اور نہ کہ	اور نہ کہ	اور نہ کہ	اور نہ کہ

Handwritten marginal note in Urdu script on the right side of the page.

کراہی ادا سے حمد اعظم جو چہتا ہی جاہ پاس میر حالا کو وہ بے نیاز ہو گیا خانی ہی سب سیکھ لیا باین وہ خواص ناٹوں کو اور نزلت و فضیلت و جاہ اور اپنی اطاعت مطہر وہ پیروی جسے چھوڑا جو چہتا ہی جاہ ای میر اس دن یہ تہہ مغل بہر کھینکے رشتہ گرامی حضرت کلیم اور عیسیٰ تعلیم کثیر پر نظر کر اور آئی روایت ای نوڈ کے شیت بنی کو باصفت تو یاد کر گیا حق کو جسم بعد اسکے کیا ہو بنی شیت کو قہر کوئی در و دریچ اور سردہ کے ہر وقت کی	سرسجید میں کھ اپنا ہند براؤنگھا مقصد میں تیر کچھ اسکو نہیں کسی بڑا راز ہی سب سیکھ مرزوق وہ اپنے کئی مقرر ہوں کو عرفان و شہود و قرب گاہ حضرت رکھا اطاعت اندر وہ دوستی حق کی توڑا کرتا ہوں عطا تجھے مقرر حضرت کے سوا کیا دھڑ حضرت کو شریکے نامی احمد ہی لئے ہیں نام والا اچھے کہی تھو دو پیغمبر کہ نام رکھا یہ انکار آدم نے کئے ہیں یہ صفت لے نام محمد معظم بے شبہ طواف میں شہوت میں نے نہ بہشت میں ہی کھا اور پردوں کے حاشیہ کیر	زراہ کمال لطف و حسان چہتے ہیں خوشی مری یقین مختار ہی اپنی مملکت کا حاکم ہی سب سیکھ محکوم دگاہ میں اپنے بارگاہ امت بخشا شہر سلوک و عیسیٰ اور اپنی محبت معلا اللہ نے جس کو ناکھ دست تب چاہینگے خلق کی رحمت اسباب میں کوئی شرف ادا نام اس لئے آپکے محمد اگلے کتب سدا ویر میں تفضیل کا ہی وہ جان خلقت کے ہزار سال آگے ای میر کسرتو یہ بعد دیکھا ہو بنی نام پاک کھا دیکھا نہ میں کوئی جاگاتا یہ نام مبارک محمد انگو بن فرشتوں کے زیبا کہتا ہی ابوہریرہ ای بار از کلمہ طیبہ ہی گیا نی یار ب از برکت محمد آدم نے کئے ہیں تب خدایا سمجھا اس میں غرور اس	فرماو یکتا رب رحمان اور چہتا ہو بنی خوشی ہی صاحب ہی یقین ہی مملکت عالم ہی سب سیکھ محکوم دیتا ہی کرم اپنے عزت بخشا نہ کسی ہی کو دسی حضرت کی ہی پیروی کھا وہ شاہ بھی ناکھ دست کھو لینگے یقین و رتفا نام رسول و مالک باکرام ہیں جانے احمد و محمد مذکور ہی ہی نام حسین اس مرسے ہو تو خوب اگر تخلیق جہان ہی بعد اسکے میر ہی خلیفہ و معزز کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا لکھا نہ محمد اسمین ہو مردم تھا اسی ہی نوید وہ نام شریف ہی لکھا تھا ارشاد کئے رسول مختار مردم تھا اس پر جزو ثانی از عزت و حرمت محمد ہر جا بہشت میں میں دیکھا وہ اگر م خلق ہی تر پاس فتلقتی اذ مررت بکلمات پائے میں لکھا ہو مقرر اور باہین ایک سنگ گیر	ای میر محبت ہی میر محبوب میر کبھی خدائی ہی عنایت ذات ایک حید و رغبت ہی غالب سب سیکھ محبوب لیکن جو مرتب معظم حتی کہ خوشی ہی اپنی دور پیروی جو آپکے سن کا حضرت کو غرض خطاب تب اپنی عرض ہو دو تلو جب عالم اولین کسیر بعضوں نے لکھے میں ہی کر لیکن حق ہی ہی مجھو	کہا ہی ہو تو بل اپنا مطلوب کہ جسکو نہیں ہی کچھ نہایت لائق اسے کہ اور منی ہی ہیں خوف سے سب سیکھ محبوب درجا رفیع و شان عظم حضرت کی رکھا خوشی ہی منظر ہی دوست خدا و الممن کا جب ہو گیا دو مقام محمود براؤنگھا اپکا یہا مول اور عالم آخرین یکسر احمد ہی ہی شمیم قدم بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
---	---	--	--	---	--

روایت

اور ابن عساکر خبر دار تقوے پر تو کو ہمیشگی بھی حالا مکہ میں روح طین تھا جب میر تین وہ رت عرا خو روں کی جین ہی نوڈ پسر ذکر مبارک محمد معراج کی استیج خوشی بو کر کا نام بھی میں دیکھا اب میری خطا کو بخشے کہ کلمہ طیبہ مطہر تو بہ کشتیں پس انکے مولا اور قاضی عیاض ذوالنہب یک سنگ قدیم ایک خط تھا عبرانی لکھا تھا خط یہ	یون نقل کیا رکب احبار لے ٹاقہ میں اتوار رسی اس وقت نہیں ہوا تھا پیدا بخشا ہی بہشت میں سکونت طوبی کے شجر کے برگ پر ای میر کسرتو کئے ازید افلاک پر لیگے مجھے جب پیچھے میر نام کے لکھا تھا تو بہ بھی مرا قبول کیجے لکھا تھا دمان بخط انور حضرت کی ہی حق قبول لا یا بشفا کئی عجائب یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا	میں کوئی نہ آسمان پر گذر اور آئی ہی وہ سری رویت اسطرح کہا ہی حق نے انکو ان ہی روایت اور دیگر اس آیت با صفا کی تاویل کہ اسے ثبوت کو یہ ہیں تپا	پرسپو میں اپنا نام دیکھا آدم نے کئے ہیں درصیت پہا ناکہاں ہی سے تو نجدی و رسولی تھا حشر بعضوں نے کہا ہی ہی مقبل بے شبہ زمین پر بھی کئی جا محمد یقین مصلح اکبر	وہ نام معظم مطہر
--	---	--	--	------------------

روایت

یا سواک اللہم جاع الحق بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - کثیر موسیٰ بن عمران  
یہ نام سے تیرے ای رودگار آیا حق تیرے رب کے طرف سے زبان عربی رو سن سے - نہیں ہی کوئی معبود دلائل تجاہد سے کہ اللہ - محمد رسول میں اللہ - کہا اکو موسیٰ بن عمران

جواب الہام

جواب الہام





نماز میں ایسی بیوی نہ ہو تحتیہ برائے میں یک سکتا نیک ہر دو ان تھی بے عیفا ہوئی چھوڑ دے کوئی دوست کہتا تھا فصیح جاوے تب مراسکا یقین نیام کا تھا مفسر ہو جائے کو لاگا یو چھا مجھے پھر نہ نیک نیر جنات میں مومنان جیسے وہ مجھ کو کہا کہ بول سدم چہتا ہی تو کیا یہاں کا سنا یہ بول کے بحر میں وہ دو بار یہ قصہ کہا جس نے لیا ایک سال دربان دو بار اُس شہر کا حکم آئی بڑا جب ہوتا ہی گم زمین کے اندر اس شخص کے جاوے چشم غیب از غامد قدرت الہی نہیں دور فضل ازیدی ہی یا ہوتا ہی گم زمین کے اندر جس ل میں پہنچا نام کیا فریاد کر گی تار اس سے تو حلد گذر کہ نور تبرا اسرار محبت محمد بہن لایا ہوں دیاض زہر مدد سکر ہوا ہی پہر سال	کہہ دیجئے کہ سب سے اسکا موجیں لگی مار نہ بد مدت پانی تھا بہت ہی بکامی یک جھار پھر چرنا بہشت یہ کلمہ طیبہ ہی خوشدہا تھا منہ تو عام آدمی کا تب مجھ کو وہ جانور پکارا کہ بول ترا ہی کو نسا دین سرحد پہنچا ہی بچھ لے یہ کلمہ طیبہ معظّم یا اہل و عیال پاس جانا کشتی ہی وہ ایک جلد لایا وے سے سکے ہو ہیں سب لار لاتا ہی یقین وہ شہر بار رکھا ہی کلون کو اسیر کرسم میں وہ اسی آئی بار بنا وہ یقین تہی ہو بے ریب جس ل میں لکھا ہو وہ گاہی یہ برکت نام احمدی ہی لیجاتے ہیں یا لگ سما پر جس ل میں وہ لکھ لکھا ہو مضطر و بیقرار اس سے دیتا ہی بکھا یہ متعلق میرا برصہ جان و دل کو شتم	بول کہ جہاں زیر و اسوار پایا ہوں جزیرہ ایک ایسا خوش سکون ہوں دیکھ کر تب بک ہی کر کے شاخ کیتس لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ لَعَنَ الْفٰکِرَ تھے اونٹ کے چار پاؤں کہ تھہرے دور آگے اب نصرت میں ہی اسے بولا ایمان اگر نہ لایا تو لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں اور مجھ کو کیا ہی بہت شارا لایا بہ صلح النبۃ ہر گل کو میں اسکے تپے جو کرتے ہیں پھول اشک تب اپنے کہہ کر سرت عرت اللہ نے یہ رکھا ہی برکت اللہ و رسول کی محبت اور اس سے بھی جان بہتر طاقت کوئی جانور نہ پاوے امید ہی آتش سقر بھی جَزِیَۃٌ مِّنْ فَاٰنٍ لِّمَنْ اٰطٰاَ الْاٰیٰتِ کہا نام نبی کی ہی فصیلت بانور محمدی شکی نیست کہا اسمیں رکھا ہی جی برکت کہا اہل سعادت و بہتیم	دریا میں چلا تھا بس یکبار پھل داروٹان بہت شرجا کہ کھا ڈنگا پیو نگاہیں بہ رکھہ اسیر اینار باہین لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مچھلی کی تھی دم بھی اکیچھے ورنیں تو ابھی ہلاک ہوگا وہ بجز میں یوں زبان کھڑ اُن سے نہ مان بایکھا تو لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ اپنے خیال پاس جاؤں کہ اسمیں تو اب سوار ہو جا یہ نقل عجیب ہی حق اگر ہر پتے پر قدرت خدا سے جن کو وہ وقت نظر سے کرتا ہی شفا اُسے عنایت اس نام شریف میں برکت اس ل میں لکھی رہے افان یتا کرے اس جو میں پر کہ برگ شریف کو وہ کھاوے اسہ نہیں کچھ اثر کر گی جَزِیَۃٌ مِّنْ فَاٰنٍ لِّمَنْ اٰطٰاَ الْاٰیٰتِ کہا اسمیں رکھا ہی جی برکت کہا اہل سعادت و بہتیم	دریا کے جو درمیان پہنچا پھل اسکے تھے شہد بھی مچھلی تا مجھ کو دکھا وراہ داوڑ جب گذری ہی نیم شب بقر خشتی کے پردہ جبکہ آیا تب اپنے میں جان کے خطر یہ سنکے وہیں کھڑا رہا غفلت میں عمر کوئی نادان میں پھر کے وہ جانور سے چھا یہ کلمہ پاک میں پڑتا تب لو لاکہ نو شہر کچھ یہاں اب پس میں شہر نہا ہوں اسکے کہ ہند میں بر مزار آدم سب کلمہ طیبہ ہی مرقوم وہ دیکھ کر نہ دے کہات اور برگ کو اسکے جبکہ لکریں جس سے یہ لکھا ہو وہ کلمہ اس دبدہ دل کو دیو داوڑ ہو جاتا ہی غیب بالیقین اس برگ شریف کو ہی آئی اس شخص کا بلکہ نور ایمان بنے وہ کیسی نبی مومن درباغ دل و زمین جاہنا کچھ نام ہی کے خیر برکات	ناگاہ جہاں میرا تو تھا سکے سے بھی قسم بہت پس آئی ہی ات دن گذر یک جانور آیا آب اوپر میں غور سے اس کو خوب دیکھا اُس جھارت سے جلد تر اُس کے اگے نہیں یک قدم بڑا ہر ہو جلدی محمدی سلمان اسلام وہ کہا ہی مجھ کو فرما یو چھا مجھے کہا ترابی مطلب تالاؤں تر لے میں مرکب بارا تھے نصار اسکے اندر ہی ایک عجب جنت عظم وہ ہوتا ہی خوب صاحب علم کہ اس کو جتن کھے وہ ذرات ناہینا کے چشم میں لگاوین جب اسمیں پہنچا یہ کہ شہد گر نور بصیرت آئی برادر آتا ہیں بحر نظر کہیں وہ آتش بھی جلا سکے نہ نہار جب ہو کہ صراط پر خشتان ای سندہ بنگ یاک باطن حرہ مہر محمدی نہ شتم کچھ اور فصائل و کرامات گر چاہے تو دیکھ آئی برادر وہ شب بھی بزرگ بت و شہر
---	--	---	--	--	--

اب ختم بفضل حق تعالیٰ  
اس نسخے کو کر قبول فرما  
سن ایک ہزار و دو صد اوپر  
اسما نبی کے میں سے اب  
نور کے ایر تھا یک مقر  
کر میری رو دہرا  
اور شہر جب کی جاہل موم  
کہ حاتم میرا بہت باد

# رسالہ شمائل محمدی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزا دہندہ خداوند تعالیٰ کھا اس محرم خراصل حاجی مصطفیٰ فارغ کیا بہاں تک پہنچو کھا کھا دیکھو ہم کو کمان دینی بان مستور ہے ہی تو وہ صف کوئی اس شعلہ کا بخور	میں نے مصطفیٰ سدا وہ کہہ میں نے سچ بتل کہونگا اگر کوئی ایمان مسلمانوں میں کہہ کر کہ جس وہ مسائل کا بیان ہیں مسائل اور وہ کہہ میں پیدا ہوئی اور نہ	کوئی کہ حضرت اوشما سناں واد صاحب ستر وہاں سے قریشی تھے کہہ کر ان کے لئے کہاں وہ حارثیوں کو یعنی جس میں جس وہی اس علی بن ابی اگر نہ کہہ موطول	میں کہہ ہوں تو سن لو وہاں سے ہوں مات مستحکم وہاں کے یہی ہیں جہل وہ کہہ آج کی میں ملو کہہ کہے مصطفیٰ جس کہاں کہہ لگو کی ہی جات اس کوئی نظر میں نہاں ہوں کو حق پر	مسلمانوں کی مری دانہ خلاف اسکے کہہ کر کوئی اس میں کہہ کر اوشما حضور مصطفیٰ میں باب اور ماں جنرل کا قادم چاں کمال اعتدال کو کو نہ کہہ کہہ حال امار
--	---	---	--	---

## وے حدیثین جو حضرت کے صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہی اس بار صحت رکھ کر جس ہی کو اس آیت کہی حرو سالار و دل کہیے جس میں جو بصورت کہہ کر رسول اللہ صا کہاں وہی اس جس بھی خود مرگ جس میں سچ سچ خاص کیا	میں جو خود رو میں کہہ کر اچھا صلہ عالمی میں مہارماں نظر لکھے سن کو کو وہاں جو یہاں کہہ کر جس جس کہاں وہی اس کو بھی لایا جسے یہی	کہا ہی اس ہر کہہ کوئی اٹی آج سے آنی دہیت میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور	کہا ہی اس ہر کہہ کوئی اٹی آج سے آنی دہیت میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور	کہا ہی اس ہر کہہ کوئی اٹی آج سے آنی دہیت میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور میں کہہ آج اور
---	--	---	---	---

کتابیں

رکھ دو مسجد مہ کرتے ہیں جو  
 براؤ سے عقل سیر میں جو نیل  
 اگر وہ رویت بھری پسگی  
 کہ حضرت کو خداوند سباز  
 خاطر درک محسوس بن بھی  
 کرے مکشوف حضرت پری گنا  
 بھی تم گنا تریف شاہ ابرار  
 بھی فرستے تم سننے ہنن جو  
 کشادہ بھی تعی پیشانی فاخر  
 بلند تعی کی مینی ۱۱  
 بھی تفتین مبارک بخوب  
 بھی یاد حدیث ابن عباس  
 لعل پاک میں حضرت امی میر  
 بھی بجز وہ ہی کا آب کیا  
 وہ آب شور شیریں ہو گیا تو  
 قسم مسکرا نا ہی لوتیجاں  
 یائی بوہریر سے رویت  
 عطر تھے غم سے نکل پڑا  
 تجی تجی جلال رب تعال  
 فتادہ نے کہا پوچھا انس  
 پہنچے تھے وہ ناگوش مبارک  
 کائناتے تیل اور جب نہ کرتے  
 پر کر نامند نا نا تو سر کا  
 چھو تین اس طرح کہ ابرو دا  
 جسے اگر ہو تغل علم و عات

اسی ظاہر وہ ہنسی مجھ پر تھان  
 ہی ہی جا آب کی تحصیل  
 نو ظاہر ہی آگھو سے ہی  
 دیا تھا اپنی رحمت یہ عجز  
 حواس پاک کو بجھتا تھا وہی  
 نہیں بلذات ہی پر غیبانی  
 تھے پرستہ دراز اور کھے کاڈ  
 بلا شک میں اسے سنا ہو چو  
 بھی یک نورایت تھی اس ظاہر  
 تھا تا بان اس یک نوریت  
 تھے لطف و احسن خور  
 کشادہ لب تھے جمل سینا  
 شفا مرض تک کی تھی تیر  
 چپ کو میں ملتا وہی  
 مدینہ میں وہی تھی رہا ہی  
 ضحک ہی حسرت و نڈان  
 کہ کرتے تھے کبھی کبھی حسرت  
 بھی ہوتا جو تیر سید و یک سان  
 بھی جب ہوتا تو تھے ادا  
 کہ فرما بال تھتہ کیسے  
 ہی در قلوب تادوش مبارک  
 نظر آئے مبارک بال لئے  
 نہ گاہے حج و عمرہ کو تھا  
 کہ پتہ تھا کہ ہوا دین گد  
 بھی اکثر غسل کی پرتی ہوتا  
 علی کہتے تھے میں تیرے

وہ رویت کی حقیقت یہی  
کہ رویتِ رسالتِ بصری کا  
تو ہر جزوِ متن میں کے بولا  
اگر وہ رویتِ قلبی ہی سمجھو  
بہ نسبت اس نامِ امیہ کے  
خدا غیبانِ مآلذ ہر آن  
مبارک کاں غیبی کا عجز  
اوطیط آسمان میں ہوں کمر  
کہے ہیں از طالع ای سخن  
عجب اس کی ہی یک لہذا  
تھے دندانِ مبارک مصطفیٰ کے  
بھی تھے باہم کشاہ اسی خدا  
علی کے جب کے اسوہ انہیں  
وہ کوئی تھی سب سمجھو  
بہ نسبت حضرت کا تھا اگر قسم  
وہ ہفتہ ہی بلند ہو جس آواز  
تو دوباریں سمجھو تھے خندان  
تہجد اور تلاوت اور دعاء  
یہاں اس نے اعضائے نبی کا  
ہاں مونے مبارک مصطفیٰ کے  
وایت ایک آئی ہی ہوتی  
گر نہ کم نظر آتی درازی  
نی کھنا بال کا پس میں  
سیکو دیکھتے گرا سطح پر  
بشغلِ علم طاعتی بود  
بہت کھتا ہوں شمن کو کہ

خدا ہی بجا ہی مقرر  
رہے یاد و دستِ فلانی سے  
بقا در قوتِ بسری دیا تھا  
تو مست کی اور الہام ہو  
بلا نیک تشہیت بھی ہو  
رسل اور اولیا کو اپنے انجان  
سمتین بھی تھی شکِ شاخِ اعجاز  
سسا کا ہونے کا آواز  
پستانی سے ہی ہوتا ہی نمایان  
تھی رختانِ آپ کے بالا بینی  
عجب روشن بادہ موتیوں سے  
جو از سرِ سما آگے کے دند  
لعب اپنا ہی الے میں انہیں  
چمکے کو لگی ہی مشک کی بو  
یقین تھا ضحکِ کتر جانِ نغم  
وقار سے یقینِ جاوادی شا  
ہو رختانِ جونِ نورِ ہر تان  
ارین رو تھے اکثر مصطفیٰ  
مبارک آپ کے سے سر تا پا  
نہ آویزاں کتیبہ بھی نہیں تھے  
درازی انکی تھی تازہ ز گوشت  
تھے جو پاک و یک طاعت ہی  
سدا گر ہو سکے انکی حفاظت  
بہت مکر وہ رکھتے تھے میر  
خلعِ ہوا ہتامِ بال سے جب  
سنا بنِ نجابتِ و رست

جیسا انکسب کنیا حوال  
 ماز و دین ہی ہو جا میں ہوتا  
 ویا کچھ دیکھے حضرت اسی فیست  
 مدرک علم معقولات جیسا  
 ماز و دین ہو باورقت دیگر  
 رے مکشوف جب یا کج حالت  
 بہ سیداری خواب و روز و رات  
 کہیں یک پتہ کی نیس سہیں  
 لکھتین تقدیر جو دست کیم مار  
 نظر آتا تھا یوں نورِ اظہر  
 علی کہتے ہیں واگے کے دند  
 کر سن جب با یوں ناٹھا  
 شعا بخشا اسی عت میں اور  
 اس کے چاہ میں بھی ہی دود  
 ولے ہنسے من اس کے کچا  
 بھی لہو تا ہی مردہ جانا اس  
 تھا متل حکم دیکھا ہی انداز  
 وہ رونا تھا برا فکر امت  
 بزرگ خوش نا حضرت کا سر  
 میا سہیں تھا دو زنیں ہی د  
 یہ بہ اختلاف و اعلیٰ نظیر  
 بھی آئی یک و ایت آجی کا  
 لکھا تا تیل اور گنگھی بھی کرنا  
 بھی وہ ایسا ہی کردہ جاتے  
 منہ دینا ہی سر کا انکال  
 کہ ہی ہر مال کی بن میں جنت

نہ جانے کوئی خیر برت تھا  
 دیا ہو عام سب دقات و ذرات  
 نہ لازم تھا جہت کا یہ جان  
 احاطہ قلب نبوی کو دیا تھا  
 جو جب جہاں یقین خلاق داور  
 یہی ہی اعتقاد اہل سنت  
 سارے تھے کجا اس نے تھک  
 وہاں یہ یک لک ہی سرحد  
 یہی پستانی پر ہی بھی مقرر  
 کہ گویا سرسبز رہا ہی اویر  
 تھے بالتحقیق روشن اور تان  
 کہ گویا ہی نکلتا اس کے نور  
 اُس بد جانکے وہ فتح جبر  
 عجب اب تک حضرت کا پراجب  
 بعضی فقہ نہ تھا نہ ہزار نہ ہار  
 تو دور ہی گدہ ہاں اُس سے  
 کہ روئے میں تھا حضرت کے آواز  
 دیا تھا باعثِ رقت بریت  
 نشان ہی یہ کمال عقل اویر  
 بری ظاہر تھی ان سے خوشمنائی  
 لکھے ہیں اس طرح باب تحقیق  
 کہ کتر لے سے وہ جوتھے گواہ  
 بھی ہونا ہوتا ہوا انکا یہ ہزار  
 زیادہ تغزل میں رہنا ایسکے  
 یہی اکثر غزل ہی سا لکون کا

وہاں سے آکر کراچی پہنچا۔ جہاں پر اس کی ساری ساری حالتیں معلوم ہوئیں۔

ریش مبارک

مبارک میش اسالارین کی	تھی انبوه اور بیت ہی شہاقتی	درازی میں مگر کچھ اسکا مقصد	نہیں مذکور در اخبار و آثار	مگر بعضے لکھے اسکی درازی	کہ پیدایتس میں تارا لنگر کی بھی کو
حدیثِ زمذی میں جو ہی آئی	کہ عرضِ طول و اثر ہی کو اپنے	مبارک مال لینے تھے بنی نے	بھی موحید بن کر تھے تہر	اسیکا حکم بھی کرتے تھے اکثر	



سعدی قدرتی تھی قابل  
کہا سو گنا نہیں ہیں کوئی خوشبو  
بنیں حالانکہ خندہ کوئی خوشبو  
کہ کپڑے تو تار اپنے بدن  
کتنی سے گدے کہ کپڑے  
کہ در خاک نہ رہے خوشبو  
کہ جب ہر قضا حاجت آئی  
مبارک سے نکلے جو کہ فضل  
فراغت پاک جب تشریف لائے  
تو خوشبو ان سے یکا کی تھی جو  
کہ حضرت کے بدن کے نیچے ہر  
کہی میں یا بنی برشتہ تھی میز  
طہارت پر وہ فضل اس سے  
کہ تیر کو صحت ائم ملیگی  
سو خوشبو تھی حکمت کے تین  
بھی باہر لگیا اور لگیا  
لہذا انی لبابین اس کو چلا  
اُحد میں جب ہو کر خیمہ  
بہرہ لگے لگیا وہ خون اکرم  
کہ حضرت نہ تیر کو چھوڑا  
ہیں ایسے وہ بھی آئے روایت  
کہ ابن حجر نے اس طرح سے

اہمیں تختہ خانہ مو لا حسن کل  
زیادہ ایک خوشبو سے بھجھو  
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو  
اتار امین کپڑے اپنے تن  
وہ رہا ہوا تھی خوشبو سے محض  
مقرر خاص کب ایسی ہی خوشبو  
کہیں تشریف لیتا وہ سال  
نہیں ہوتا تھا اس کے کوئی گہ  
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکہ  
ہو اہی مغز میرا بس معطر  
تھے رکھتے قح یک ہم ہی ہوا  
جو کچھ اس طرح میں تھا یکدیگر  
اسی خاطر گئے ہیں عالموں نے  
کبھی ہر گز نہیں بیمار ہوگی  
بھی اکی نسل میں تاجہ شہز  
جب آیا پوچھے حضرت کہا کیا  
کیا اپنے شکم میں اس کو نہا  
تو آما لکچے جو ساخول طہر  
کئے ارشاد تب سالار عالم  
مگر ازہر آن سو گند جبار  
سمجھ ہوتی ہی بت ایسے بہت  
کہ پاک یوہ فضلات نہی

جی سہل کی تھی ایسی تین  
نہی وہ خوشبو در دست و خیر  
سبب پوچھا کہ وہ نیک مغز  
مبارک کا قصہ پر تب اپنے کرم  
دیکھ کے در و دیوار کا  
کہ کوئی مشک و عطر میں بھی آئی  
زمین ہوتی تھی شوق تب انور  
کہ ہی ہنقول از بعضی صحابہ  
نشان بول برازا صفا  
مگر حضرت کا پیشاب مہلتر  
کئے تھے بول یک تب اس میں  
تسبیح کے سالار والا  
تھی پر گہ نامہ اور ایک عورت  
نہیں بیمار پڑے ہوئی ہی  
بھی یونہی خون طہر کوئی کے  
کہا باہر اسے میں لگیا ہاں  
یہ سن فرما تب اس کو حضرت  
کہے تو آلا اس کو زمین  
ہستی پر نظر کرنا جو چاہے  
کہ یعنی حق تعالیٰ نے بقرآن  
کہ خون و بول تھا حضرت کا طہر  
دلیل سبب اس میں ہی ہا

کہ وہی تھی مشک خن میں  
ہیں تھی اور کوئی خوشبو نہی  
ہو تھے آبلے میر بن پر  
چھڑاں پیر دست اکرم  
ابھی پائے وہ خوشبو جو  
سمجھ رہی نہیں خوشبو زہا  
براز بول ہوتا اس میں گم  
کہ تھا میں یک سفر میں کہ ہر  
نظر آیا نہیں کچھ مجھ کو صلا  
ہیں دیکھے اوپے بعضے مقرر  
کئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر  
کہے در دست کم تیر کو ہونگا  
کہ کرتی تھی ہی کی وہ بھی خندہ  
مگر اس مرض سے ہی جو ہوئی  
صحا بنہ تبرک جانتے تھے  
کہ تازیر زمین کروں نہاں  
کیا نو نفس کی اپنے صفات  
لگا کہنے قسم حق کی کھا کر  
تو وہ اس کو ابے شہ دیکھے  
قسم سبائی کھا یا ہی تو جان  
بھی ایسا ہی تھی فضل فاخر  
خصا نص سے گئے بن ان کو آج

ان جو خاص حضرت کا خانہ  
روایت ہی تھی عجب ہی ہا  
کہا میں جب حضرت سے ملتا  
ہوئی پیدا ہوا خوشبو سے  
تسبیح تھا جواز ابراہا و جوا  
بلکہ فضل انوی میں بھی کان  
بھی کچھ شہوئی پائے تھے کار  
سوا زہر قضا حاجت یکجا  
مگر اس طرح تین سے  
چنانچہ اتم امین سے ہی مروی  
کہ باہر صباک داب کو لجا  
ولیکن نہیں کئے یہ حکم اس کو  
یہی کیا روہ بھی بول اظہر  
بھی یکا کی روایت آئی ہا  
لگا کر سنگھیا حضرت کو کروز  
ولیکن اچھا خون مہلتر  
کہ یعنی تو زامراض بلایا  
رسول اللہ کا خون مہلتر  
بھی عبد اللہ زبیر ایسا ہی ہا  
کہ سارے خلی کو لاوا لگانا  
کہا یعنی امام بو حصہ  
بیان حضرت کا حضرت تھو

کہ خدا دس ل حضرت کا طہر  
ہکتی تھی سہ خوشبو سے  
مجھے بون حکم تیر فرما حضرت  
نہیں ہوتی ہی کمر سے لگا  
خبر اس طرح دیتا ہی وہ جا  
تھی خوشبو یک ہکتی ہی سخی خندہ  
ہکتی تھی یقین جو اس کا  
ہو یک ن نبی تشریف فرما  
من سو گنا ہوں کہ دوسلو کو گنا  
جو اس لار دین کی خدا تھی  
یسا با اس طرح میں ہا  
ای اتم امین ایسے نہ ہو تو  
اسے ارشاد فرما پیمر  
پیا تھا شخص ک بول پیمر  
لگا لا خون یک جام فرود  
نہیں چا نا کہ میں دالونی میں  
مقرر ذات کو اپنے بچا یا  
نہیں واللہ دالو گنا زمین پر  
پیا ہی حکم خون تیر ابرار  
گذر سبکا ہر اوپر محشر  
بیر شہ قائل ہی اس کا  
میں آبرو ہی مختصر تر

وہ حدیث طویل جو شیر شریف کے بیان میں آئی ہے

بیان شیر شریف یہاں  
سیان بطیہ خیر البریات  
حسن مامو کہ ہیں ہند کو  
ہو تھے اس دو فرزند  
ہوئی ہی اس لڑکی ایک  
مسلمان ہو گیا وہ بہتاد

میں لکھتا ہوں تو سن گوتھا  
بھی بعضے شیر و افساد عادات  
سبب اس کا یہی ہی خوشبو  
تھا مالہ ایک در تھا ہند دسرا  
مقرر ہند ہی تھا نام اسکا  
حدیثوں کی بھی کرتا تھا تو

ائمہ جو ہیں آل مصطفیٰ کے  
ہیں مذکور اس حدیث پاک  
مقرر در زبان جاہلیت  
بسر ہلا ہی کہ جب اکی دیشا  
مواہب جب عقیق ای نیگین  
ربیب مصطفیٰ تھا جہ ذی شہا

مطلو ایک حدیث آئی ہے  
یہاں لکھتا ہوں کا تیر  
کہ یعنی مصطفیٰ کے قبل  
ابن مالہ ہی اس کنیت جاں  
لکھا مصطفیٰ میں آئی وہ جان  
حسن مامو کہ ہیں اسلے جا

روایت اس کی ہوتی ہی طہر  
جس کو کمرے مامو پوچھا  
لکھا حضرت بنی خدیجہ  
ابن مالہ نے جب صلت کیا  
غرض وہ ہندابی مالہ کا بیٹا  
غرض حضرت مسکینے ہر

مستطیل شہی آبر حنین  
ابن مالہ کا بیٹا ہند جو تھا  
ابن مالہ کے ساتھ اول ملو تھا  
عقیق اس لکھا اپنا کیا ہی  
خدیجہ کے بدن سے جو ہوا تھا  
کہ میں نے ہند مامو کو پوچھا

تبع  
مبارک  
فضل  
نعت  
حقیقت  
مبارک





مُوالِدِ الْفِ بْنِ قُلُوبِ هُم  
 مددگار بن کرے جسے  
 بھی شوقی سے پسند کرے  
 بدی جس کو خواہ کرے  
 جسی از تعلیم و زاد و سبب است  
 کرے از انرا دم تخت طاعت  
 کہ سادہ رجا بنو کا مہوتا  
 جو ناصح خلق کا اور نیکو خواہ  
 تو بے سستہ تھے ہنس تھے  
 جسی است کو کسی کا کرے  
 بھی ہر یک کی جو رہتی فاقہ  
 وہ جب مانگے ایسی خوشی  
 تھے خوش و خرم وہ غلوں سے  
 بلند ہوتا اس مجلس آواز  
 وہ مجلس کے رہا یوں کر  
 بھی و آخر ایک دست  
 تعالیٰ اللہ سب کا اوصاف  
 غرض کچھ سیر سالار عالم  
 بھی جو پیر و پیا حضرت  
 حدیث اقدس ہم ہند سحر  
 یہ سکا سر جہی جو لکھا  
 ریاض از ہر اندر ای بار  
 کسی انسان کو بھی بزدل  
 معانی میں ہی دوست کیا  
 ثواب مالک ابن ابی قحافہ  
 مسلمان وہی بہترین پیر  
 مسلمان وہی پاکر عنوان  
 لا یومن احدکم حتی یحب کلہما و لنفسہ  
 رکھ جس کو پسند لے وہی  
 البلاء مَوَکَلٌ بِالْمَنْطِقِ

صغیفہ بل و قوی ہوئے  
 نگہبان کچھ عادت نام  
 بھی اکثر چھپتے لوگوں کا اول  
 بھی جو تھے یکے کے افعال اول  
 ساسات و درندہ برائی راہ  
 بھی کہ یوں نہ تھے اچھے  
 تجا و بھی فرما تھے حق سے  
 بھی کہتے ہیں حسین باکر  
 بھی جب مجلس وہ تشریف لا  
 طرف سب اہل مجلس کرم  
 کہ اسے دیکھ ہی سرور  
 بھی سائل کو نہ دکر تھے  
 بھی مجلس اس نام ایسا  
 نہیں شائع کئے جاتے  
 مخالف ایک سر کے نہیں  
 بھی کرتے تھے برو کی اپنے  
 حال کی شان اقدس میں  
 یہاں کیا ہی مسلمانوں سے  
 بنی فرمائے ہیں اصحاب  
 شام کی حیدر اور جو گزری  
 سوا کے دگر اوصاف کرم  
 فصاحت بیان حضرت کی لکھ کر  
 بری تھی آپ میں شیرازی  
 یہاں کرتا ہوں جالیس قوم  
 اگر شدت نار کھسکا  
 سخن افضل ایسا چھوڑو  
 زبان مانتے سے اسکے سلا  
 نہیں مان تم سے کوئی یا  
 الدین النصفہ  
 موکل ہی بلا غفلت کے ساتھ

بہت تالیف کرتے انکی سالا  
 کہا ہی جو کہ در قرآن کرم  
 بھی فرما تھے اس پر حال  
 کمال اعتدال انکی ہی  
 تھے کرتے انکے کاموں میں  
 درستی اور برائی مانگی تھی  
 بھی قائم اور ثابت ہو کر  
 میں یو چھا پیر سے پھر باغ  
 جہاں ٹھہرے وہاں سے جاتے  
 توجہ انصاف اس طرح کرتے  
 بہت ہونا تھا خوشنود اور  
 روا البتہ کرتے کسی جفا  
 تھی مجلس علم اور حلم و حیا  
 وہ مجلس ہم فرمایا ہی  
 عزیزان بھائیوں با لیقین  
 بھی چھو تو نہ سدا رحم و شفقت  
 کہا مولیٰ رضی اللہ عنہم  
 کچھ انکی پیروی حاصل کرو  
 ستاروں کے یقین نہ ہینگے  
 علی مرتضیٰ سے جو ہی خودی  
 رسول اللہ کے اخلاق عظیم  
 یہ نسخہ تم کرتا ہوں اسی پر  
 غصہ تھو کہ لفظ اور بیجا  
 بھی نکات ترجمہ صاف منظم  
 تو اب اسکے عمل کا ملکا  
 کہ نفع آخرت حسین ہو  
 رہیں اس دنیا وین کوئی  
 نہ جب ہو اسکا حال ایسا  
 الدین النصفہ  
 بن با تو نہیں ہی فاقہ دیا

بڑا کم کام کا جو شخص ہوتا  
 اور اپنے دشمنوں کو بھی کرم  
 بھی حسین سب کی کرتے بھر  
 نہیں جانا میں لغو اور اول  
 کہیں تا لوگ جو جادوین مائل  
 کہ جیسے جنگ جو ہو دین  
 مقرب کی دگر کے ہی  
 رسول اللہ کی مجلس کے آداب  
 نہیں جیتے تھے وہ بالائینی  
 کہ ہر سرور ہی ایسا بگستا  
 بھی کرتا ہمیشہ جو حضرت  
 اگر بالعرض نا ہو چیر کوئی  
 بھی تھی وہ مجلس عزت  
 کسی سے یعنی زلت کر ہوا  
 زیادہ جو دقت میں کامل  
 بھی محتاج جو نہ کرنے تھے  
 فضائل انکے کیا لکھنے میں  
 جو پیر و ہونہی کا با سجاد  
 سوائے پیروی چکی کر  
 مبارک سہرین حضرت پر نور  
 چنانچہ زند و ابار و حق  
 کوئی کیا لکھ سکے ذکر فصاحت  
 حدیثیں آج کے گواہ ہیں

وہ کرتے عزت و کام کیا  
 وہ کساد و بیانی لے رہے  
 بھی کرتے تھے سدی کی تہی  
 قحار عری کے کاروبار ساد  
 بجا سے ہر کام ہر دین  
 رسد کے کہیں کھتے ہیں  
 بھیت سب کے اخبار اور  
 کہ ہوتے ہمنسب کیا با سجاد  
 کرتے خاص فی جا اپنی  
 کہ مجسمہ برہنہ تھی  
 کوئی یا اپنی لے آتا تھا  
 تو دل جوئی سے کرتے بات  
 ادنیٰ بھی وہ مجلس غایت  
 نہیں کرتا تھا دسرا کو ظاہر  
 زیادہ جاتا اس کو فیاض  
 غریبوں کی رعایت ای کو کا  
 مناقب انکے کیا کہنے میں  
 رفاقت پا و حضرت کی محبت  
 ہدایت پا و تم فضل حق  
 بن مجلس میں جس مقدمہ اراد  
 بھی علم و حلم اور جو دو سخاوت  
 یہاں ہی طاق ہر انسان کی  
 سو تھو اس لکھتا ہوں ہر

کچھ

کچھ

اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ  
 مِنْ حُسْنِ اسْلَامِ الْمَرْغُورِ كَمَا لَا يَحْنِيهِ  
 الْمُسْلِمُ مِنْ سِلْمِ النَّاسِ مَنْ بَدَأَ وَلَسَا  
 زبان دشنام و غیبت بجا و  
 کہ وہ جو چیرتا اپنے خاطر  
 مقرر دین جتنے ہی  
 ختمی ہی جی رہنے نہ

الدین النصفہ  
 بن با تو نہیں ہی فاقہ دیا





## بسم اللہ الرحمن الرحیم

کراد احمد و لغت سے عنوان نور ایمان کا جنادت ہے بلکہ ہر شئی ہے اسکی طاعت میں اور خزانہ ہے جو دین میں پاک اسکا انوار قدس عالم غیب جانا دینا سے دون کا اور نام سچ و عین تب وہ دہر ہو گا اور قرآن پاک میں مولا پس تو سچ کر ترے رب کی یو نہی لکھے مقدر ان شمع بولے ہیں یقین آوے جب منقطع نہ ہو اسکا سیر و سفر شخص یک مجلس حیدر میں آ انکا صدق یقین ہی کا مگر دیکھو با این و خا صکا خد افضل الانبیاء ہی جب ذات اصل مصدر کے جالفا وضو اور وضو کا برائی جزو نہ ہو کہ مسما جب کرے ہی وضو دھوے جو وقت اپنے وہ نہ ہو دھوے جو تیرے تیرے تیرے تیرے	کروں طاعات سے طے کا بیان روح عرفان کا عبادت ہے ذکر و تسبیح رب عزت میں اور پھر خود میں ہیں تمام اپنے مشکوف ہو دین بتا لا ہو پھر دو برابر اسے دانا اسکے بدلے سرور کیوے گا سرور دنیا کو نہ مایا اور ہو ساجد حق ای نبی گر تو چہنا ہی دیکھ نہ غیر طاعت حق ہو اس سلسلے رہے زندہ وہ جب تک لپی لپی یک سقوط عمل کی بات کہا اور ہی ایمان انکا فاضلتر نہیں طاعت ایک دم تھے جدا انکی طاعت ہی افضل الطاعات کہتے ہیں خوبی و ہمارت کو ہی وہ کفار گنہ دریاب دھوے جو وقت اپنے وہ نہ ہو دھوے جو تیرے تیرے تیرے تیرے	جانو تم بطاعت مولا اور جو اسلام سے عبارت ہے از جماد و نبات اور حیوان گر نہ طاعت ادا ہو انسان عالم غیب جب کھلے اسپر اسکے جانے سے کچھ نہ چنت ہو دیکھ قرآن میں خدای کریم کہ تر حال جاننے میں ہم اور عبادت تو کر ترے رب کی موت یک امر جب یقین ہے منع تکلیف اس کو ہو سدا تو نہ رہ کی اسکو تیری شیخ اسکو کہا یہ باتری اور عین یقین کا درجہ خاص سالار دنیا ای نیک کہ یہاں آپ کی عبادت کا	ہو دے بندوں کو قربت بولا حق کی طاعت ہی حق کی طاہری ہینگے ظاہر نماز کے ارکان تو وہ بدتر ہی سنگ حیوان اسکو دینا حقیر آوے نظر اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو کہا فاجدہ وہ بظہری فہم بالیقین ای پیسہ کرم موت آئی تلک یقین تیری پس یقین جا اسکی منی ہے یہ تو الحاد و زندہ ہے برا چاہے ہی وہ طاعت باری ہی زنا و شراب بھی بری اور عین یقین کا رتبہ طاعت حق میں کقدر تھے کیا اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا	از پی قربت بارگاہ کریم اور تخلیق حق و انسان کی دیکھ لو میں قیام میں شجا قلب قالب اپنے جہاننا جبکہ دینا حقیر آوے نظر اور بند سے پر سچ آوے جب اور کہا دوسری جا میں ہی کہتے ہیں تیرے حق میں جو آیت پاک میں یہ آوے انا جو ہیں شریع و طہری و زینت کیونکہ بندہ بہر زمانہ قرب حاصل کو جقد ہو الغرض انبیاء عالی جاہ انکو حاصل تھا جسطرح چاہا کہ تہمین جب ہو طہری و زینت پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کا جب وہ کرتا ہی پا عفو کو یہی روایت ابو ہریرہ سے بالیقین اس کو پانی سے یعنی ہر عفو جبکہ دہوتا ہے	اسکی طاعت ہی نزد بان عظیم محض کے ہی لئے ہیگی اور بہا یم مکوع میں ای ہو و مشغول طاعت رحمان ہو دے آسان اور بکا اسپر تب وہ شاغل ہو کر طہارت استغاثت کرو بصبر و نماز تلک موتا ہی اس سینہ ترا موت پرکا یقین کا معنا اسکے معنے کو نا سمجھ تحقیق درگاہ حق کا ہی مسافر جان ہندگی استعد ہو انکو زیاد جو بہرین مغرب و درگاہ مرتبہ ویسا دوسر کو کہاں ورم کرتے تھے جنکے پائے ہام بعد غسل و تیمم ای ویشان نام رکھا گیا ہے اسکا وضو کہ رسول خدا نے فرمائے دھو جائے میں و گنہ اسکے جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے
---	--	--	---	---	--

### وضو کے معنے اور فضیلت کا بیان

اور فضیلت میں اس وضو کو درج  
مہرہ سے اسکے جو جرم و خطا  
اور پاؤں کو اپنے دھو جو جب  
ہینگے وار دہریت حدیث صحیح  
جہنم سے جو گنہ طرف دیکھا  
دھو جو جو گنہ پاؤں کی تبت

۱۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۲۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۳۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۴۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۵۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۶۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۷۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۸۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۹۔ وضو کا معنی ہے طہارت  
۱۰۔ وضو کا معنی ہے طہارت



یہ حدیث صحیح ہے مقبول یوں روایت کی گئی ہے کہ میں نے دیکھا ہے رسول خدا اسکی محبت بسر و بر والا جو محقق بڑا تھا اور امام جالود و نوین فضل ہیں اور نزد پرستہ ایمہ آفاق ہی پرستہ غیرتہ و گران گرچہ یکساں ہو جائے بال دیکھیں میں سبکرت بن کے سجہ مدد ہی ہر کار کی ہاں دہی پانی سے سجہ کر کے بجا نہ نراوت ہی ہو بات اند دوہو پاؤں کو اپنے دودو با ایک ایک جہت میں ہوا ایک جہت بعد کرنے حلال داتہ ہی کا ہی پرستہ خلال جو سو اس سخہ کو دہو نیلے وقت ہر ہی بجا یوں روایت کیا ہی ای دہر کرتے گئے گا وہاں ای فرخ فا آئیں دو روایتیں ایجا یک حدیث آئی ہی زبان ہر کہ سند اس حدیث کی ضعیف اسکا ثابت کیا ہی استحباب کے گردن پر سجہ پھر لار مستحب ہوگا حنیفہ کے پاس اس خبر کی دلیل ہے ہی روا نہ زیادہ ہو جزئی ای گیانی چھوڑ دیں دہوئی تاکہ نہ کہ	انہی میں باب غنہ کی دیس وہ یقین اپنے باب واد اور ہر ایک بار آب ہدا لیکھت ہے ہی یہی نہیں لکھ یونہی دیبا ہی شیخ ابن ہام ستافعی کہ ہی پانچ ہی بجا ور و نوین ہر مستحق اور ہر کتے تھے دست پانچ کہہ لیکن جسکو مسیحی تو تھا اور دلائل بہتوں مذہب کے تین پانی سے بنی ہاں بجا اور کرتے تھے سجہ کا لون کا یہ ہے معمول بعد سجہ یک روایت ہی سید بار مورین مت ہو کے تحقیق زیر ریت سرین اپنے بھگا بو حنیفہ و سافعی کے پاس اور کرنا حلال داتہ ہی کا ابو داؤد نے زابن عمر دست اور پاکہ انجیلو کھانا ہاتھ کے انجیلو کھانا باہین سجہ گردن کے باہین ای پر لیک کہتے ہیں اسطرح ہی شیخ ابن ہام پاکہ لغنا سجہ دوکان پر کے سجہ با اور گردن کا سجہ ہو سو اس بس مدد غیر کی و نوین بجا غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی بعضے مکرہ رکھیں اور	وہی ترجمہ حیات غنہ کو ہون ہاں ہی کہتے تھے ستر ہی جو وہ نے اپنی بک بن پانی میں خدہ تھ کو بھینچی کہہ مگر کو اسنے دیکھا ہے بس دو دو نوین مسل ہاں ہر وقت ہر دست ہی یقین ناک میں دت ہے سے اپنے قد و واجب ہی ہی ہی ہی پاؤں مگر کا ہی فرض ہے و سو اس ہیچھے لجاؤ آگے بھر لاوے بو حنیفہ کے پاس ہے سنت لیکے اب جبہ سجہ کئے اونین ذکر حدیثیں آیار بعد تہ بار پائے چکای یار ایک کف بھر کے پانی تب لیکر لاوے اور ہی خلال ہی ہاں مذہب جنہی کے بعض امام یا کرے وقت سجہ سر خلال بعد کرتے حلال داتہ ہی کا پاؤں کے انجیلو کھانا ہی خاص ہے پاکہ انجیلو کھانا نہ پڑگی سوجہ بغسل خدا سجہ گردن کو بھی لکے عین کہہ سجہ سر ہی سجہ بار سجہ گردن بھی سجہ کرتے ذات پانی دست حضرت ہر ہی رعایت ادب کی ریش نظر دئے دخت بھی پونچھنے کی ہاں	بہر جو قیام سے ہی دل طوا بن سرف ای و شہو لہذا ان تین برای گیانی بعد طہ کو محبت ہو ہی اس سر سے ہی ثابت ہو جائے بو حنیفہ کے پاس ہی و ساز پس حقیقت میں کہہ بھلا نہیں اور لیتے تھے اب حضرت نے شیافعی نے کہا ہی کہ مکتار اور امام ابو حنیفہ پاس دو لون کا لون سر کے آگے اور یک آب سے بعد کرتے یک روایت ہی سجہ گوش نے پاؤں دھو میں امن جو بجا دوہو ہیں سید پاؤں کو سجہ کہہ وضو کرتے جبکہ نہیں سر انجیلان اپنے زیر ریش سے پا ایک واجب ہے اسے ہی ہاں سخہ کو دہو نیلے وقت پر و حلال انجیلان زیر ریش اپنے لا پاس احمد کے ہی فرخ پائے اور مالک کے پاس آو تھا طوف گردنیں آوے جزا اور بعضوں ای نکو بہر و ایل بن حجر کہا ہی یار کہہ ہیں وہ شاہ موجود کبھی سفر و حضر میں شخص دگر کہہ نہیں اصل اسکو انکو مگر بعضے اصحاب باہین فی نشان	دیکھ حنیفہ ہی ہر شہو جسکو نے ہیں اور کھاسخی معمولہ و میں سجہ بار اس ہر کی مدین حنیفہ ہی جہ طہ سے یک خبر لیا شیخ حنیفہ نے اس سے نقل کیا وصل جائز ہی فعل ہی بہر فرض ہی پر امام احمد پاس قد و واجب میں خدہ لکھی سجہ واجب ہی ای کو بجا کہہ کرے ایک بار ہی ہی ہاں سجہ اسطرح سار سر کا ہاں بس احادیث اکثر و شہر دئے ہر دو حدیث میں تطہق یک روایت بھی آئی ہی ہی ہی انس سے حدیث کی گئی ہی بلاشبہ اسکا حکم کیا نزد احمد مذہب شہور وہ غیر ہے یعنی ہی خستار ہر دو جنار اپنے ملتے تھے ہی وہ مت خلال انگشتان دوسر قول سے نہیں مت سجہ گردن کرے جو ہر سر سجہ حلقوم کا ہی بدعت جا ترندی کی حدت یہ لایا پھر وہ لایا زکعب بن عمر بس اسکو میں خدہ مار کے دو بوترن جواب ہی لکے نہیں کہہ سے پونچھنے آ	مختلف و مخالف کے قیاس کہہ اولاد مسبرانی کہہ مسلط و منو ہی یار شاہ فیہ نہ ہر ہی ایک اور ہر طبیعت ابن ہر بجا اور قنوی جو ہی طبیعت کہہ ہر لای شافعی اشھر فضل سنت ہی ہر ہر ہاں سجہ کرتے تھے سر کا ہی میاں اور مالک کے پاس سر کا تمام اور سنت ہی سجہ کا تمام اور سنت ہی شافعی کے یہاں آئے اسبات پر ہی اولہر ابن حنیفہ اسطرح نو سقی اور ہی تین مار بھی مروی ور بیان خلال ریش ہی اور فر مانے جو کہ رب میرا اور سنت ہی نیز بر سو تو اور کتہ پاس ای ہر ہاں جب رسول خدا و نو کرتے بو حنیفہ و سافعی کے یہاں یک روایت ہی یقین سنت کہہ میں خدہ کے نہیں سر اور بالاتفاق غیر گمان مستحب ہو ہی اسکے بجا ابو داؤد کی حدت دگر شاہ فیہ سے ہی سوجہ یعنی پاؤں دھو کے وقت پر ہی اور بعد و نو رسول خدا
--	--	---	---	--	---

امام کا مذہب صحیح ہے

تاریخ کی خصال

محرران

وہ کہو راس پوتا اچھا اور دیکھیں وہ سبکے اچھے اور ہر عضو و ہڈی میں کہاں سہاوی کجائیں کہہ عورت کے اندر وہاں	اور ہر مرام کل کلاں کلاں وہیں اور حدیث و ہر تسبیح ہی ہادیں میں وہ ہر ہر ہر ہر ہر کہہ لنگا دیکھو لنگے	لے لکھتے تھے سرچ میں سہاوی میں ہی ہیں اور قوی در دو کلاں اور یقین کلاں ہر کہہ تو جس کی سہاوی	مقل ایسا سے کہے ایسا یہ لکھے تھے حدیث سہاوی میں ہی ہیں تھے تھے اور وہیں اب سہاوی میں ہی ہیں	ہیں کہو ہی ہر ہر وہ تھے تھے ہر بگنا وہاں ہر ہے وہ تھے ہر ہیں ہی ہر ہر
یہ حدیث تشریف میں آیا سورہ قدر کا بھی کہہ پہلے اسرا میں کہے فحور و حدیث کہہ تھے تھے ہر ہر اور بدل مت و ہر اور مانی کو اپنے ہر ہر اور اعدا کو ہر ہر اور فوج و ہر ہر او صابہی ہر ہر ماں میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	کہہ تھے تھے ہر ہر انک اتر صیغہ میں آیا اور یہاں ہر ہر ستر عورت بھی ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر صحت ماہر کا بھی ہر ہر خاص کر ہر ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر	ایک کلاں میں ہی ہیں وہ تھے تھے ہر ہر اور وہیں ہی ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	انک اتران ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	ہیں کہو ہی ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر بگنا وہاں ہر ہے وہ تھے ہر ہیں ہی ہر ہر
یہ حدیث تشریف میں آیا سورہ قدر کا بھی کہہ پہلے اسرا میں کہے فحور و حدیث کہہ تھے تھے ہر ہر اور بدل مت و ہر اور مانی کو اپنے ہر ہر اور اعدا کو ہر ہر اور فوج و ہر ہر او صابہی ہر ہر ماں میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	کہہ تھے تھے ہر ہر انک اتر صیغہ میں آیا اور یہاں ہر ہر ستر عورت بھی ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر صحت ماہر کا بھی ہر ہر خاص کر ہر ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر	ایک کلاں میں ہی ہیں وہ تھے تھے ہر ہر اور وہیں ہی ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	انک اتران ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	ہیں کہو ہی ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر بگنا وہاں ہر ہے وہ تھے ہر ہیں ہی ہر ہر
یہ حدیث تشریف میں آیا سورہ قدر کا بھی کہہ پہلے اسرا میں کہے فحور و حدیث کہہ تھے تھے ہر ہر اور بدل مت و ہر اور مانی کو اپنے ہر ہر اور اعدا کو ہر ہر اور فوج و ہر ہر او صابہی ہر ہر ماں میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	کہہ تھے تھے ہر ہر انک اتر صیغہ میں آیا اور یہاں ہر ہر ستر عورت بھی ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر کہہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر صحت ماہر کا بھی ہر ہر خاص کر ہر ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر ہر ہر ہر ہر	ایک کلاں میں ہی ہیں وہ تھے تھے ہر ہر اور وہیں ہی ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	انک اتران ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر اور تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر تھے تھے تھے ہر ہر	ہیں کہو ہی ہر ہر وہ تھے تھے ہر ہر بگنا وہاں ہر ہے وہ تھے ہر ہیں ہی ہر ہر

یہ حدیث تشریف میں آیا  
سورہ قدر کا بھی کہہ  
پہلے اسرا میں کہے  
فحور و حدیث  
کہہ تھے تھے ہر ہر  
اور بدل مت و ہر  
اور مانی کو اپنے ہر ہر  
اور اعدا کو ہر ہر  
اور فوج و ہر ہر  
او صابہی ہر ہر  
ماں میں ہر ہر  
ہر ہر ہر ہر



اور کسی یک جماعت اکی اکل  
اہل تحقیق نے کہے ایسا  
کرنا چاہئے ہوئے ہیں موصوفہ

مسح ختن کا یہی ہے افضل  
مسح موزہ بھی پاؤں کا دھونا  
تو بلاشبہ پاؤں دھوئے

## تیسرا بیان

درمیانیک سفر کے جاوتم  
اور ابو بکر ہو کے تب مضطر  
ہیں پانی ہی تا نماز پڑھیں  
ای ابو بکر باصفائی آل  
مگر اس میں خدائے ایک  
پس تھی سے تیمم کی خوشخو  
نہ بہ شافعی میں خاک ہوا  
اور جو چیز ہو جس میں  
اور تیمم تعین ہا کہ یہاں  
اور تیمم پر شافعی کے پاس  
کہ ہر ایک فرض کے لئے یہی  
بعد از ان دوسرا جو ضرب کرے  
قول ابن عمر و قول سے  
ایا بعض روایتوں میں مگر

جب ہوا اما لایستہ کا گم  
غنتہ کرنے لگا وہ بی پر  
اٹھنی با تو میں تھے کہ ایسے  
تم پر رحمت خدا کی ہو چکا  
مونو نگویش نیک  
ہوا مشروع جبکہ حاجت ہو  
نہ تیمم ہے دوسری شئی یہ تو  
ہی تیمم روا کتب پر تعین  
حکم رکھنا ہی پس مونو کا جان  
از پئے دفع مریج ہو سوس اس  
یک تیمم ہی کے ہوں جدید  
کہینوں تک دوبارہ اپنے  
قول سفیان و سالم شعی  
پھر سے دوبارہ اولاً مگر

## غسل کا بیان

کبھی افضل و منکر ہے لیا  
کہے اکثر کہ مصطفیٰ یقین  
ور نہ کرتے تھے ویل و شہرین  
اور بعد اسکے تین عرف اب  
نان مگر بالی جب سے لیتے  
اور باجماع دو جماعت میں  
دوسرا بار پھر اگر چاہئے  
یعنی دھو لکھو سے شرم گاہ پانی  
اور جو وقت پر جنب رہتے  
اور وضو کی جگہ پر بچھائی

دوسرے اوقات میں کرے جیسا  
پاؤں دھوئیں اپنے کرتے ویل  
پاؤں دھوئے تھے بعد غسل تعین  
ہر دو پاؤں پر ڈالتے تھے شام  
اور پانی نہ انگو پھینکے  
غسل واجب ہیں یقین نے میں  
درمیان دو کچھ وضو کرے  
ہی وضو سے یہاں مراد ہی  
اور سونا اگر وہ تب چھتے  
بعضے رکے رو تیمم بھی

کیونکہ اٹھارہ اس وقت کا  
دو وضو مشروع اور برابرین  
اور اگر پاؤں ہو و وضو تعین  
اور تیمم کتاب و سنت سے  
دھونڈنے میں تھے لوگ ایسا  
کہ ہمیشہ کو اور صحابہ کو  
پس تیمم کی آیت مقبول  
اور کہا عالتہ سے یوں فرحان  
ایک ساعت کے بعد وہ مالا  
ہو روا جس جگہ نماز غیاں  
ابو یوسف کے پاس سنائی گئی  
یعنی خوشی لگنے نہ آتش سے  
کہ تیمم سے ایک چند نماز  
ہی ضروری ہمارت ای بھائی  
اور تیمم کے فرض چنگے میں  
بوضو کا یہی ہے مذہب  
اور قول حن جو ہی بھری  
اور ہی بعض روایتوں میں  
غسل کرتے تھے جبکہ ضرورت  
اور نزدیک نام مالک کے  
اور میں بعض روایتیں میں تیمم  
غسل میں پہلے جب منکر تے  
اور بعد اسکے اپنے تن پر تمام  
یا تم سے تن کو ملا غسل میں  
نان وضو مستحب ہے یقین  
بائے اس خبر کے ظاہر سے  
کبھی یک غسل ہی آخرت  
تو وضو کرتے تھے وضو نماز  
اور روایت کے ہیں ایک خبر

اور یقین روایتی اس وقت کا  
ہیں ترجیح کی کسی کتب میں  
مسح کرتے تھے اپنے ہتھ میں  
اور اجماع غیر امت سے  
پھنچا ایسے میں آکے وقت نماز  
سر پر رنج سید دلی ہی تو  
کی رسول خدا پر شرف نزل  
کہ ای بی بی آمو منو کی ان  
ایک بار شتر کے نیچے بلا  
اسپر کرتے ہی تیمم خان  
خاک و بالو سوا درست نہیں  
اور جگہ نہ خاک ہو جاوے  
ہی بلا شک و شبہ جانا جواز  
جون ہمارت ہی عذر و ایکی  
ایک نیت ہی اور دو وضو تعین  
مالک شافعی کا بھی مذہب  
ہی بلا شک و شبہ جانا ہی  
کہ مقدم دو بارہ اپنے طے  
کرتے آغاز تبت وضو تعین  
مسح سر کا نہ اس وضو میں سے  
پاؤں دھوئیں کرتے تھے قدیم  
بعد از ان پانی ہاتھ میں لیکے  
کرتے پانی روان رسول نام  
ہیں واجب چھ بار یہاں  
ابو یوسف کے پاس لیکے نہیں  
عمل واجب کا میں کئے بعضے  
کرتے تھے بی یوں مگر غلط  
اور ہوتے تھے خواب سے سزا  
حضرت عائشہ سے دیکھ اس پر

رافعی اور خارجی بدکار  
اور تہی یہ عادت پھر بر  
پس ہی بہتر علی اب ایسا ہی  
دیکھ بیشک ثبوت کو چھٹا  
اور پانی نہ تھا وہ منزل میں  
ہذا انکو کئی درج مسرا  
تب کہا ہی آئینہ ابن حنبل  
کہ ہو تریسے امریک صادر  
حکمت حق کا میں تمنا سا  
خواہ وہ خاک ہو یا پتھر  
بوضو کے پاس ای دلبر  
اور ہی سنگ صبا پر بھی روا  
دیکھ قرآن حدیث کا ظاہر  
اور بولا ہی شیخ عبد اللہ  
ضرب اول بجا کہ پاس  
اور احمد کے بعضے پاؤں کا  
بعضے کہتے ہیں کہ ہی ضرب کر  
لیکے ترجیح مذہب اول  
غسل کے واسطے وضو جو کرے  
سر کا دھونا ہی پس ہی میں  
غسل کا اگر مکا پاک رہے  
موسی سر کا خیال کرتے تھے  
بعضے کہتے ہیں بالی کا غسل  
مالک و شافعیہ پاس  
آئی ہی یک حدیث مسلم کی  
پر لکھے مالمون نے ای دانا  
غسل کرتے جہا جگہ کا ہی  
پس کوئی حالت جنابت میں  
تہا ہاں میان ہمارت کا

مسح موزے کا کرتے ہیں انکار  
کہ کرین قصد وہ وضو کہ جب  
تاکہ ہو مثل عادت جنوی  
ہی خصیصہ یہ خاص امت کا  
تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں  
اور وقت نماز آپ بچھا  
کی مبارک ہی اور جب ہی خبر  
رکھیں کردہ جسکو در ظاہر  
کہ نبی سے بھی اسکو رکھا نہاں  
خواہ بالو رہے ای نیک سیر  
خاک اور سنگ اگر بالو پر  
نہ رہے گرد جبکہ کچھ اعلیٰ  
ہی ہوا اتنی ایسے کی ماہر  
میں نہ پایا کوئی حدیث یقین  
ہر دو ہاتھوں کو منہ پر پھر سے  
یہی مختار بالیقین ہی بجا  
مہر یہ اور ہر دو ہاتھ پر پھر سے  
کہ چکے ہیں ایٹھ اکمل  
مسح سر میں ہی اختلاف اس کے  
پاؤں دھوئیں بھی خلاف ہی  
تو وضو میں بھی پاؤں دھوئے  
اور بچھائے بیخ پاؤں کے  
ہیں واجب ہی غسل میں تحلیل  
ملنا واجب ہے تن کا ہوساں  
جسے کی اپنے ذن نزدیک  
یہاں وضو وضو کا ہے نہا  
اسمیں پاکی بہت ہی فرماتے  
خواب پانہیں تو تب وضو کرین  
حق کی تائید سے متام ہوا



ابو حنیفہ کی اس سخن پر دلیل  
اور روایت ہی صحابہ کرام سے  
رہتی ہی ایک سنگین معنی  
اور ایہ میں اختلاف آیا  
کہ کریں نہ نماز پھر ادا  
کہ ہوا آفتاب متعین  
ابن مسعود کی حدیث جلیل  
ابن مسعود کا ہمہ مقصود  
تین تک وہ نہیں ہی متغیر  
اور اس بات کی دلیل صحیح  
پس بلا حاکم و عصر کو پایا  
کیونکہ دونوں ہی جبرائیل  
جبکہ غایب شفق سما سے ہوا  
لیک انکر عمل مجبوس کا  
چرخ سے گم ہوئے کہ ہوشی  
اور نماز عشا کے آگے خواہ  
اور بایں بھی نیک بود عشا  
بعد دولت ہر طرف آئے  
ایسے کاموں گھر کے فارغ ہو  
پھر نہ بایں زبان پر لگے  
پس ہی سنت ہی کہ بود عشا  
گرچہ بانو لکی ہر تہی حاجت  
لوگ حاضرین زیادہ  
کر کریں پہلے وقت سے تاخیر  
در نہ بیشک جو وقت ہی آویا  
کہ و اس نماز میں تاخیر  
یہ حدیث شریف بھی ہی دلیل  
لیک افضل یقین ہمارا یہاں  
کہ اس طرح شدہ ابراہ

جائے یہ حدیث ہی بتیل  
کہ اسے پھر سے کہ وہ محمدی  
محمدی کرنے سے پس ہی مرا  
بر کوئی ایک حدیث ہی پایا  
ہو جب تک تمام یک سایہ  
چنانچہ روز کی ہی مکمل محضر  
ہی بلا تک شبہ اپہ دلیل  
اس سے تاخیر عصر کی ہی نمود  
اور ہوتی ہے خبر اس نظر  
ہی صحیحین کی حدیث صحیح  
یعنی اسکی ہوی مثلاً روا  
ایک ہی وقت پر چکر اپن یقین  
ہو اب سے شروع وقت شام  
جائے ثلث شب تک ہی تھا  
بالیقین ثلث رات تک اپن  
رکعتے ہر وہ فرض جناب  
گر کہتے تھے ہی یہ بھی روا  
ما حاضر جو ہی نوشن فرماتے  
بعد شریف لاتے مسجد کو  
وہین دوسرے طرف آتے  
مگرین بات غیر ذکر کرتا  
پر کرے احتیاط بنے غایت  
کہتے حضرت عشا میں جلد ہی  
ہی روا بلکہ منتخب میسر  
ہی یقین اپنی ذات میں افضل  
یعنی ہی وہ عشا ای باوقیر  
کہ عشا وہیل ہے چکر بتیل  
وقت اسفار فجر ہے سچاں  
تم کہ و ساتھ فجر کے اسفار

جو ہی مروی ابو ہریرہ سے  
یعنی پڑھنے میں پھر ہی خبر  
کہ کریں وقت پھر میں دو رکعت  
پس لکھے احتیاط ہی امین  
کریں دوسرا بعد عصر ادا  
آخر وقت عصر ہی تین تک  
کہ خبر اسے ہی رسول خدا  
جب تک کہ ہو عصر متعین  
اور بلا شبہ حنفیہ کے یہاں  
ابو ہریرہ نے جو دیا ہی خبر  
چاہئے باقی رکعتیں بھی پڑھ  
جائے جب غروب ہو غروب  
اور نماز عشا کا وقت پھر  
کہ صحیحین میں ہی صحابی  
ابو ہریرہ نے ہی خبر ای خبر  
اور مکر وہ جانتے تھے بجا  
پر وہی تھا رسول کا دستور  
جاوڑ جو کہ رہتے ہی اکرم  
اسمیں یک پہر شب گذر جاتی  
سورہ ملک مجید ہر ابرا  
لیک اس ملک کے صاحب  
کہ کریں ناکلام لایعنی  
اور اگر لوگ کہ میں غفلت  
پس امام اور تائبان کے  
پن عواض ہو کہ جب حاجت  
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام  
اور وقت نماز صبح عیاں  
اور اس بات کی دلیل قوی  
یعنی تم صبح کی نماز جلیل

کہ رسول خدا نے فرمائے  
اول وقت سے کہ تاخیر  
وہی موسم میں تا کرین قبل  
کہ نماز میں وقت شکیں پڑھ  
تاکہ بالاتفاق ہووے رخصت  
نہ زوب آفتاب ہو جب تک  
کہتے عصر کی نماز ادا  
یعنی اس پر عصر کے نظر  
آخر وقت عصر عین گمان  
کہ یہ فرماتے ہی کہ سنبر  
پس نماز اپنی وہ تمام کہ  
وقت اسکا شروع ہو اسجد  
فجر کے ہی طلوع تک ہی خبر  
عایشہ کی حدیث یہ آئی  
کہ عشا کی نماز کی تاخیر  
کرنا بایں پس از نماز عشا  
ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور  
ناقص خاص اور اب و منہم  
آئے ایسے میں سب مجاہد بھی  
اور زمرہ اور سبحات بجا  
ہی معمول ہی محابد میں  
کہ بایں ضروری دینی  
کہتے کچھ انکے انتظار میں عمل  
آئے اس بات پر یقین ہی  
جاوڑ تاخیر ہو دیگی وہاں  
انتوں پر دے گئے ہوتا  
صحیح صادق سے ہوتا ہے بجا  
ہی مقرر حدیث رافع کی  
روشنی میں ادا کرین قبل

کہ یقین سخت تر ہو کر ہی جب  
ہی ہدایہ میں اس طرح مذکور  
الغرض پھر بوجہ و پاس  
بلکہ یہ شدہ مذہب سخت  
افضل عصر ہے دوسرا  
بلکہ خورشید غروب تا ہوا  
رہتا حالانکہ آفتاب سفید  
کہے یعنی کہ جب ہو مہر بلند  
رہے باقی یقین سچہ تک  
جسے جاوڑ غروب کے آگے  
اور غروب کا وقت گواہی تک  
اور جب تک شفق سے پہلے  
لیک باشب ہی افضل تھا  
کہ رسول خدا نماز عشا  
دوست رکھتے تھے ہر عالم  
مان اگر دفع ماندگی کے  
فرض وقت کے بعد غروب کے  
حال دریا اور کھا فرماتے  
پس جماعت کو اپنے ہر پہلے  
اور تبلیغ و حمد و تکریمات  
اول وقت پڑھتا ہی تمام  
اور جاوڑ کی حدیث میں جان  
پس ہو اس حدیث کا پھر  
کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر  
اور حدیث نماز میں آیا  
کوئی آفت جو تم سے آگے تھی  
اور بلا شبہ اسکا وقت پھر  
راویا جسکے تین میں مسعود  
کیونکہ اسفار فجر عظیم

اسکو محمدی کہ نماز سے تبا  
سخت گرمی وہ ملک عین ہو  
جب ہی دوسرا مکان ہی نکلا  
علما کا یہی ہی بے انکار  
تک تک ہی ابو حنیفہ پاس  
اور بلند و سفید و خوشابو  
ہیں تاخیر خورشید  
یک دو نیزے برابر ہی بلند  
نہ زوب آفتاب ہو جب تک  
ایک کھت بھی عصر کی پاوے  
وہی بالاتفاق ہی لکھا ایک  
رہے بے شبہ وقت غروب کا  
یک روایت میں ہی تین ہی  
پڑھتے تھے اور سچاں ہوا  
یعنی ثالث رات ہی اکرم  
کبھی ہو کہ بھی آخر نماز پڑھے  
نقل ہے رکعتیں وہ پڑھتے  
بے زبان تاکہ نارہے بھوکے  
وہ شام کی نماز پڑھتے تھے  
پڑھ کے سوتے تھے وہ جلیل الذہن  
کہتے ہیں اسکے بعد اکل طعام  
کہ صحیحین کے جو ہی در میان  
کہ جماعت کثیر کے خاطر  
تا جماعت کے لوگ ہو دینی پھر  
کہ رسول خدا نے فرمایا  
نہ نماز عشا پڑھی ہیگی  
ہی یقین نا طلوع مہر میسر  
دار جمعی ترندی ابو داؤد  
اجر کی راہ سے معطی









نہیں کرو گز ایسا ہو  
اور وہ قرات شریف رسول  
اور دو رکعت میں جس کے ہاں  
جبکہ چست تھے پڑھتے نہ بستر  
مصلیٰ کا یقین عمل اکثر  
کیا یہ تکبیر ہی بحال قیام  
اور اٹھاتے تھے جب کہ سکر  
ہر دو جانب حدیث میں یقین  
اور اسکی روایت از ہوا  
پہلے لکھا ہی باب رفع یدین  
تا مبارک وہ ہر دو کندہ کن  
اکثر اصحاب تابعین کا عمل  
پھر ہر جان ابن حدیث بجا  
یہ روایت ہی حلقہ نے کیا  
یس پڑا اور کیا نہ رفع یدین  
پھر کہا اہل علم سے بسیار  
او امام محمد والا  
سنا والد سے اپنے والد  
یہی قول امام ہی اشہر  
کہ نہ کرتے علی تھے رفع یدین  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
اور اسود کہا کہ میں دیکھا  
بعد ابن عمر کو بھی دیکھے  
ہو ابدالہ اندیوں جن پر فاضل  
اور ہنایہ میں دیکھے بغیر  
وہ اٹھا تھا ہاتھ ہر دو بار  
یعنی بٹیک پہر حکم اول تھا  
ابن عباس نے ہی مروی  
پس کہی جائیگی یہاں بات

پڑے قرآن سے ہوسیر جو  
بے تردید ہی مقبول  
پڑھتے وہ سورۃ الابرار  
یونہی آئی حدیث ابن عمر  
تھا بلاشبہ وثک اسیکہ ابر  
یا ہی چکے کیوقت پر کھام  
کہتے تکبیر تبہ خیر بشر  
لاے میں جا نہیں لگو لیں  
کے عشر مشترہ در باب  
اسمیں لایا ہی یہ خبر میں  
ہر دو دست شریف ہو تھے  
تھا مقرر اسی پہ ای اکل  
ترید ہی اشارہ ایک کیا  
ابن مسعود جو صحابی تھا  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
از صحابہ و تابعین کبار  
ہی موطا میں آبیوں لایا  
کہ کہا اس طرح وہ حق آگاہ  
اسمیں آثار آئے ہیں اکثر  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
پھر نہیں وہ کہے ہیں رفع یدین  
عمر فاروق نے نماز پڑھا  
کہ نہ رفع یدین وہ بھی کہے  
کہ بلاشبہ میں پڑھا ہوں نماز  
یوں روایت کے زبان نہیں  
کہا ابن زبیر اسکو ای بار  
اور منوع بعد اسکے ہوا  
کہ یقین عشرہ مبشر ہی  
کہ دو باتیں بھی پائیں اثبات

یا کہ وہ قرات رسول کو مان  
لیک ہی شرط اور بھی ہو  
جمعہ کی شب میں دعا غشا  
اور جو ہی فوق کے کتا بونین  
کہ مقرر حدیث اور آثار  
قول اکثر لکھا ہی ہی اندیشہ  
احمد و شافعی کے پاس میر  
جو ہی سورۃ ادا کر م  
اور یہ عام ہی ترمذی کی سنو  
کہ روایت کیا ہی ابن عمر  
پھر بحال رکوع آتے جب  
پھر ہو سے میں جو مجتہد آگاہ  
دوسرا باب اس کے بعد لکھا  
کہا اس طرح اپنے یاروں سے  
اور کہا ترمذی نے ایسی ہی  
بے تردید اسکے قایل ہیں  
کیا مالک نے نقل از نہری  
کہ ہی تکبیر سنت ای دلبر  
اور عام بن کعب شہر  
اور عبد العزیز ابن جلیس  
اور مجاہد کہا پڑا میں نماز  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
جب ہو انکے خلاف میں نقل  
حضرت سید البشر کے ساتھ  
دیکھا وہ بعد حرام میں آ  
کر نہ ایسا نماز میں ای عروہ  
ابن مسعود نے کہا بے میں  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
رفع اور عدم رفع ہر دو بھی

گر پڑے صبح میں تبرک جا  
بے یقین وہ گاد گاد پر  
بھی وہی آئی قرات و لا  
فخر اور نہ میں طوال ہیں  
اندرین باب آئے ہیں بسیار  
کہ یہ چکے ہو سکے تکبیر  
ہی بہ رفع یدین یہ تکبیر  
اسکا ماتن کیون کیا ہی تم  
کہ یقین اختلاف جہیں ہو  
میں نے حضرت طرف کیا ہوں نظر  
اور اٹھاتے تھے سر رکعت  
مثل اداعی اور عبد اللہ  
یہ حدیثیں وہ با میں لایا  
کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے  
ابن عازب کی بھی حدیث آئی  
یعنی بٹیک اسکے عمل میں  
اور نہ ہر کی ہی روایت کیا  
جب جبکہ اور جب تھا سکر  
پدر جکان تابعین امیر  
نقل لایا ہی اس طرح انجیم  
چیتھے ابن عمر کے ای مواز  
نہ کہے ہیں عمر بھی رفع یدین  
وہ کیا جا کس طرح سے قبول  
اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ  
کہ کسی نے نماز پڑھتا تھا  
کیونکہ نہ ہی یہ بھی ایک ہی چیز  
کے جب تک سول رفع یدین  
نہیں کرتے تھے کلامی رفع یدین  
کہ کبھی رفع عدم رفع کبھی

ہو نہ کر وہ پہ چاہے کہ کبھی  
نہ سمجھیں عوام یوں صلا  
اور سوال کے دوسرے سو  
پڑہیں اور ساط بھی بصر غشا  
اور قرات کے بعد کہ تکبیر  
کہ ہدایہ میں دیکھ یونہی بجا  
اور احناف کے ہاں بے میں  
رفع کے باب میں بغیر حفظ  
عقد کرنا ہی اسکے وہ وہاں  
پہلی تکبیر بولتے تھے جب  
تب بھی حضرت اٹھا ہر دو  
شافعی اور احمد و شافعی  
کہ نہ کرتے تھے جہیں رفع یدین  
میں بھی ویسی نماز با برکات  
ابن مسعود کی حدیث وہ جن  
قول سفیان ثوری والا  
بے تردید سالم ذیشان  
پر نہ رفع الیدین ہی ای بار  
تھا وہ لایا ہی جائے یہ بات  
اپنے انکھوں میں کیا ہو نظر  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
ابن مسعود اور علی مسر  
لایا ابن ہمام ای آگاہ  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
جبکہ جاتا کہ کوع کے اندر  
پہلے حضرت آپ کرتے تھے  
جا نہ رفع الیدین ہم بھی کہے  
پس ہوا اس بیان انظر  
یا ادا میں فعل رفع لکھا

پڑے البتہ اور سورہ بھی  
کہ نہ جائز ہے قرات اسکے ہوا  
ہیں طویل و قصیر قرآن کے  
پڑہیں مخرج میں ہی فقہان  
آئے حضرت رکوع میں اکبر  
نقل از جامع صغیر کیا  
نہیں بعد رکوع رفع یدین  
چار سو آئے ہیں صحیح اثر  
یونہی وہ لکھا بصواب  
وہ اٹھاتے تھے ہر دو ہاتھ نہایت  
بعد اسکے لکھا ہی وہ یہ بات  
کہا عامل اسکے تھے بوناف  
پہلی تکبیر کے سوا بے میں  
دیکھو پڑھتا ہوں اب ہاتھ نہایت  
ہی بلاشبہ وثک حدیث جن  
ہی ہی اور اہل کوفہ کا  
ابن عبد اللہ بن عمر ایجان  
پہلی تکبیر کے سوا یکبار  
مقدور وایتوں کسات  
کہ پڑے جب نماز ابن عمر  
میں نہ دیکھا کہ نہ رفع یدین  
مشہر ہیں بقرت میں مسر  
علیقہ نے سنا ز عبد اللہ  
نہ کہے ہیں کوئی بھی رفع یدین  
اور اٹھا تھا جب کوع سے سر  
اور یقین بعد اسکو چھوڑ دے  
جب وہ چھوڑ دے ہم بھی چھوڑ  
کہ جن طرف میں بھی حدیث و اثر  
اور منوع اس کے بعد ہوا

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی



بہت ہی بوجیفہ پاس  
اور وہ بات کیا ہی بن ستر  
اور وہ جلسہ استراحت کا  
اور نہدین چھتے تھے جب  
ہر دو قدم کے درمیان اب  
دوسرے قدم میں نتراش بن  
در نماز صبح ای فاضل  
کینت ہنگی بوجیفہ کی  
اور نہد کے پاس سن بہر بات  
اور دوسرے بھی سچیں اجار  
اور حدیثیں جو ان دنوں  
اور نہد وہ جگہ پر تھے تھے  
لیک ہر قول ہی سن اسہر  
اکثر اصحاب و تابعین کرام  
بوجیفہ و صاحبین کے پاس  
اور حدیثیں صحیح ترمذی  
کو کرے پہلے ای کو محضر  
اور یونہی کہا ابو جعفر  
اور امام ابو حنیفہ کا  
بوجیفہ امام اعظم پاس  
کہ بلا شک ہمارے مذہب کے  
بہت اجار اور بہت آثار  
ابو داؤد و ترمذی والا  
ہیں یہ بہت ہی اذیت دین  
دار قطنی نے دیکھ ہی بھائی  
نماز اسکی ہو گئی مقبول  
اور اکثر درود کے صیغے  
ابن عباس نے کہا ای صہم  
اور یوں مرتضیٰ علی کہا

پاس احمد کے بھی انکے تھیں  
کر کے صغیر کو مہینہ  
پاس مالک کے بھی نہیں ہر گاہ  
پانچ کھینچ بھاتے تھے  
بوجیفہ کا ہی یہی مذہب  
ہر توڑ گئی انکے پاس یقین  
جگہ ہی ایک ہی قدمہ آخر  
وہ روایت کیا ہی ایسی ہی  
آخر اش آیا در ہمہ جلسات  
مطلق اکثر اش میں ای یار  
یہاں کہتے ہیں حنیفہ بنیک  
اپنے زانوں پہ نافہ رکھتے تھے  
اور اے اسی پرین اکثر  
فقہ اور محدثین عظم  
بھی ہی ثابت یہاں ہر وہاں  
دیکھ لکے ثوب پرین دیں  
قبضے شہر خضر و خضر  
جو محقق فقہ ہی اسہر  
بہی ہی قول ہی جو لکھا  
اور محمد کے پاس و موس  
متفق ہیں روایتیں ہمارے  
اندرین با اے ہیں آیار  
عبد رزاق اور ابو یعلیٰ  
گر لکھو انکو نسخہ ہو طویل  
ابو مسعود روایت کی  
یا رکھ اس حدیث کو نہد  
ہیں حدیثوں میں مختلف  
اس دعا سترین کی تعلیم  
کہ نہد انبیا حبیب خدا

کیونکہ اس میں سن اجماعی  
ما تخریرا و عطا کر کے سے  
لیکٹوں کو اپنے رکھ زمین  
پہلے خدین شافعی کے پاس  
اسکو کہتے توڑ گئی اگر  
شافعی پاس لانا امین محم  
اور مالک کے پاس اجماعی  
دو تہہ میں جس ناز میں ان  
قدمہ اول و آخر کا  
کہ وہ سری کا ہی مہر ہوگا  
ما تخریرا کے اگلے یقین  
کہ شہادت میں لایکجا جب  
ہی انار سے وعقد کے قبل  
علمای قدم از احناف  
عقد کس طرح کہتے اسکا  
بیچ کی انگی اور انگوٹھے سے  
اور امام محمد فاضل  
اور کتاب محیط میں لکھا  
ابو یوسف سے بھی بزرگان  
کہ اشارہ کریں شہدین  
پس ہر اولی عمل سیکے پر  
وایل بن حجر صحابی سے  
اب پہا اکتھا اسی پر کیا  
کہ ہر فرما سے میں رسول خدا  
در قعود آخری صاحب  
جو ہی اشہر در وابر اسیم  
کرتے تھے اس طرح نبی ایجا  
پر تھے تھے یہ دعائیں علم

ابو ایل سے یک حدیث آئی  
پہلے نالوں کو ترک نہ تھے  
انھما جابر ہی لکے ہر یقین  
**شہد کا بیان**  
بہن ہی طوری بلا و سہا  
سید جانت کمال ہر دو قدم  
ہی مقرر یہ طور توڑ گئی  
ہر دو قدم میں آیا توڑ گئی  
دوسرے قدم میں آیا توڑ گئی  
خدا انہن تو کہہ نہیں آیا  
یا دعائیں طویل تر تھے کا  
کرتے عقد و استارہ ہر دو تہہ  
انگی لکے کی سن عھا و سہ  
اسکو ثابت کے ہیں اعاض  
اسکی تصریح کر دے میں مٹا  
ہی ایتم میں اختلاف آیا  
بہر اس کے سمجھ تو قطع کرے  
دیکھے اس طرح کیا ظاہر  
کہ یقین بعض عالموں نے کہا  
یونہی لائے دوتا انی نشان  
فضل سنت ہی یہ یقین یقین  
ایسے ہی قول اے ہیں اکثر  
مستور و یقین ملائے  
یہ بھی کافی ہی ظاہر ہو گیا  
جو مسلمان کرے نماز اور  
مصطفیٰ پر درود ہی واجب  
ہی وہ کافی نماز میں ہی نیم  
جو نہ سکھلا دین و وہ قرآن  
درین شہد و تسلیم

کہ میں دیکھا ہوں شافعی و جہد  
یہ حدیثیں سجد ہی فرخ چڑ  
اور ہر بیان بھی ای دسان  
اور قعدے میں چھتے آہو  
پاؤں و زانوں کو چھتا ہیں  
اس طرح ہر زمین پر چھتے  
اندرین بات فنی کی دیں  
دوسرے قدم میں چار کا دے  
بوجیفہ کی حجت ای بھائی  
اور شفت ہی اکثر اش میں ہی  
اور عمل وہ رسول جن دوسر  
کوئے لفظ پر اشارہ کریں  
اور جہد کہلا الا اند  
چار و مذہب میں سنت کی  
گر چہ پہلو میں کہ خلاف آیا  
شیخ شمس حق و الا  
پھر اشارہ کرے بہر باہ  
کہ یہ ہر اشارہ کرتے تھے  
رفع سبایہ میں ای یا  
اور علامہ شیخ نجم الدین  
علما کوئے اور مدینے کے  
آخر احادیث کے کتب میں  
کہ شہادت کے پاس حلو کرے  
اور فرائع ہر جب شہد  
اور نہ بھی گیا وہ دوداگر  
شافعی پاس ہی ہر وہاں  
اور بعد از درود پڑھنے کے

آٹھتے زانو پد کہ ہر دو تہہ  
ابو داؤد کی کتاب میں ہی  
جانے عذر کے لئے ہی جواز  
اور کھر کرنے پاؤں سید داؤ  
اسکتے ہر اس کہتے ہیں  
کہ ستر جانے زمین لگے  
ساعی کی حدیث ہی یقین  
ہی توڑ گئی ہی یاس احمد کے  
ہی بلا شک حدیث مسلم کی  
پس ہی افضل غیر متبدہ ہی  
کبھی اُس پر کے کبھی اسن  
جانے اختلاف ہی اس میں  
رکے انگی کو اپنے ای آگاہ  
ہنگی ثابت دس سے ای رنگی  
لیک اکثر کے ثبوت اسکا  
ابو یوسف سے ہی ہر نقل کیا  
یعنے لکے کی انگی سے ہی بجا  
پس کریں ہم بھی جاننا ہی  
ہی نہد میں سنت سالار  
دیکھے اس طرح کہا ہی یقین  
بے تردد تمام یونہی کہے  
ہیں روایات اے ای بھائی  
بیچ کی انگی اور انگوٹھے سے  
سرور دین درود پر تھے تھے  
جھپا اور میرے اہل بیت پر  
اور سنت ہی حنیفہ کے یہاں  
شاہ عالم دعا بھی کرتے تھے

نہد کا بیان

نہد کا بیان

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ جَہَنَّمَ  
اللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِّیْ مَا قَدْ فَتَنْتُ وَهَذَا اَخْرَجْتُ









اور جب جنگ برپا ہو تو اور محاصرہ میں آپ کے کئی جا ابو یوسف و احمد و حنبل شکریہ وہ غازی اسی خیر وہ بھی ہو سکے کبھی سمجھیں جو کہ نماز کا بیان اب ہوا اس حدیث کا ظاہر ہے ہفتے میں جمعہ سے افضل کیونکہ محل شریف سرور دین جمعہ کے روز ہی وہ با حرم اور اسی دن قیامت آوے گی ہی از اجلہ اس میں بکثرت بیٹے کہتے ہیں روز جمعہ میں اس میں اقوال اے متعدد وقت جو آن دیو توں کی ہے اور حدیثیں صحیح با اسناد ہی روایت کہ فاطمہ زہرا پس وہ دیتے ہی آخر انکی جمعہ کے ہم درود بابرکت کہ بلا عذر تین جمعے جو بلکہ جمعے کا غسل ہو سو اس اور ہفتے کے درمیان ہی سید کرنے خاطر نماز جمعہ ادا اور اربعہ مومن کے خیمک اس لئے ہی زیارتی بھائی سو بہر کننا غلام کا یقین مالک و بومینو پاس بجا شب جمعہ بزرگ تر بیگی اور جمعے کا دن آبا انکے	ابو یوسف و حنبل کا لائے سر جمعہ و شکر یہ کہے ہیں ادا بھی اسی پر گئے ہیں وہ محل کئے اسکو جو دسے تعبیر اور ایسا ہی آیا سنت میں دیکھو کہ ہمارے مومن مختصر میں یہاں کہ ہیں آیام اور بھی حاضر اور عرفہ ہی سال میں اکمل پایا اس شب میں ہی قرآن ہوئے بنے شبہ داخل جنت اور ہونے مورو بہوشی جہنم پاک و عاقبہ لیت اسکو ہم رکھے ہیں اور فحش کہ عدد میں ہیں تیس سے زیادہ ہیں وہ ساعت آئی میں ہے ہیں موبد اس کے رکھے یاد آخر وقت روز جمعہ بجا ہوئے شغل و عا میں وہ بی بی پاتے ہیں درجہ قبولیت چھوڑ دیو لگا پائی بیٹی اسکو جانو واجب ہی یک ٹھایا جمعہ کا دن ہی مومن کو عید جسے چکر بیا دہ جاوے گا ہو دین اسدن جو کہ گزرتا ہی اسوقت مستحب آئی ہی غلط اور اسکو اس میں روزہ مکروہ نہیں ہی جمعہ کا پر ہی مکروہ جو مومن اسکی و غلط نہ کر کے ہی خاص	کہات فرعون و حملہ الی جمعہ و خارج نماز کریں ہیں سنت ہی بلکہ مکروہ او اس طرح بولتے ہیں اطفال پس عمل ہو مطابق سنت کہ ہے اس طرح خدا کے رسول جمعہ ہی یک نہیں ہی میں آیا ہی اختلاف ایسا ہی جمعہ کا دن ہی سید الایام ہیں وہ روز میں پڑتے جمعہ کے روز میں ہی با ظہور اسکو مولا کریم سے دیو لگا ہی ہمارے عشرہ اخیر میں جا قول پھلایا ہی ہی انی لہر جمعہ کے دن کی ساعت آخر بہت ان باب میں کہے بعد اور کرنے تھے حکم اس میں کہ ہی وقت غروب وہ غم حرم از مر ایس اسلام اس سے مومن کو حق ہر دیو پہننا اور فاضلہ پوشاک روز جمعہ ہی سید الایام لطف سے اسکو دیو لگا مولا دوسرے آیام سے زیادہ یقین سبق تر اسے لکھے بدن آیا ہی اختلاف یہ سمجھیں کہے مکروہ کہ چایا ہی امن پاک و عذاب قبر سے او جانو واجب ہی و غلط اور نہ کر	اور روایت میں ایک یوں آیا جمعہ و شکر وہ بلا و کوس کہ وہ کہتے ہیں از حدیث رسول کہ بڑی ہو وہ نعمت غلط جمعہ کا دن ہی ایسی کمانہ اس میں بھی اختلاف ای اکمل کہا اس طرح احمد حنبل جمعہ کے روز ہی افضل و کریم اور دیکھا روز جمعہ میں ہی اور فضائل میں جمعہ کیسا ساعت با معاف وہ او کہے اکثر اعلام یوں کہے ہیں کہ ہر منبر پر جب سوار اقام اکثر اعلام دین با تصریح آخر روز اس کے ہونے میں کہ ہونا ظہر آخر ساعت پر اور فضائل سے جمعہ ہی درود اور اسکی بڑی فضیلت ہی جمعہ کا غسل بھی ہی فرج ہے کرنا مسجد دریا خوشبو اور عیدین بھی نزد خدا اور جسے کا دن افضل خدا اول روز کی چھٹا مان پس وہ منج و بار ای سنا کہے کہ اگر کہ روز جمعہ ہی عید پر اشادہ یہ اس میں ہی کامل اور چھ لاکھ عامیوں کتیں اور صحیفہ فرشتوں کے	کہ روایت کے مناز ادا جان منت ہی شامی کے پاس جمعہ و شکر یہ جو ہے منقول جمعہ و شکر جیلاو سے بجا نماز جمعہ کا بیان جمعہ کا دن ہی ایسی کمانہ جمعہ و عرفہ میں کون ہی افضل کہ شب جمعہ ہی یقین افضل جانو پیدا کئے گئے آدم دار باقی طرف ہوئے رہی اور فضائل بہت ہیں انکی اس میں و قول اس میں کہ کہ وہ ساعت ہی اس میں یقین تب سے جب تک کہ ہونا نماز ہیں اسی قول کو دے نزع نہ مخالف ہو ا کو ہی سمجھیں جب وہ آوے تو اسے دیو خبر مبطلے پر پڑنا کریں افرود چھوڑنے کی بڑی لذت ہی جانے سنت سو کہ ہے جمعہ کے دن مستحب سمجھو پس معاف ہم روز جمعہ کا ہی تکفیر یقین معاصی کا آخر روز سے زیادہ ہے جان جمعہ کے دن کہیں جو قبل نماز حضور مکروہ ہی عید کا ای سید کہ عبادت میں جو سدا شغل شب جمعہ میں بخش دیتے ہیں بیشمار ابواب پر ساجد کے
---	---	---	---	---



گوئی اس کی دعا کا اور رک حق تعالیٰ نے ان کو مسلمان دوسرے رکھتے ہیں جو کہ کوئی جو کہ جیتے ہوئے ہو سب کو	اور احاطہ کر کے بے مالک اربابین سرور از سر کیونکہ خالق دو جہاں بنے دیتا ہوں لطف سے نکو	کوی مخلوق بھی کہی اسلام بندہ سے اس طرح حضرت دیکھو خیر اس در کین ایسے یہی حالت سدا رہے کجگو	ایک نبی جلال و عظمیٰ پہلے جس سے دوسرے محبوب کس لئے دوست نہ کہیں وہ معنی قوم المرید کی یہی ہے	جو کہ عالم کمال رحمت سے ہو سے دو چہرہ اور زیادہ خود بہر فرما دے انکو مولا بھر بہر آیت برست و حق
---	---	---	---	--

فَلَا تَعْلَمُ مَقْصُودَ مَا أَحْبَبْتَ لَهُمْ مِنْ قَوْلِهِ أَتَيْنِي خَيْرَ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ

### خطبہ جمعہ کا بیان

خطبہ جمعہ کے لئے سالار در زمان بہر وقت سخن یعنی کہتے ہیں یہاں اذان اس اذان کو بھی کہتے ہیں اور بعض بلاد میں سمجھو اور معلوم میں ہوا یہ بھی اور یقین برکات یا بعضا کرتے تیغ و کمان پر تکیہ اور بعض کہے جو شہر بجا جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا فتح مکہ بصلح یا پیکار کہ عسا و کمان پر تکیہ اور سنت سے ہی توت اچکا مسئلہ اختلاف کے درمیان کیونکہ خطبہ میں غلط و پند ہوا بوضیفہ کے پاس ای آگاہ کہ الحمد للہ بر مسر اور مسلم نے ہی تعانکی اس لئے روز جمعہ ای آگاہ بلکہ رکھتے تھے خود سر پر جو اور فرما جس کی گفتار جو کیا حکم اور خوشی کا ہی یہ واجب خوشی ہو ادرجواب سلام و جہان	ہوئے مہترہ آگے جبکہ سوار بن ہی مالک بھی اذان میں ہوئی آغاز در زمان عمر کیونکہ عثمان اسکے ہیں بانی سنت الجمعہ بولتے ہیں جو کون کب سے کہا براہی کرتے خطبہ میں آپ نے تکیہ اور خطبہ میں جمعہ کے بعضا غلبہ و جنگ سے ہی فتح ہوا اور مدینہ بصلح یا عقد آیا مختلف فیہ دونوں میں ای جانب مشبہ بل متبر تھا جو نکہ اوپر بہر قول ہے گزرا جزم یک ہی طرف نہیں پایا پند میں ایک حرف ہی چھپا قدر تہلیل فرض ہی خطبہ بند ہوئے بس کے ایسے اُپر از عمر بن حویرث ای معانی سجین لکھے لباس سیاہ یعنی لہجہ کا لوپ جنگ میں وقت خطبہ کے ہی وہ مثل حال ہی بلاشبہ وہ بھی انوکھا مستحق ہی شایع ہے پاس بعض مکر وہ ہے ہی بعض روا	عبد عثمان بن حنفی میں سب بہر ہی قول صحیح ہے میں پر کہا جاوے جبکہ وہ بھلے یہ نہ حضرت کے وقت میں جان اصل اس کا کہ نہیں اصلا اور تب دن پاک میں آیا اور یہ بعض حنیفہ نے لکھا خطبہ جس جہر پر میں ای شافیہ حرم میں ای تیار اور وجوہ اختلاف ضرور بعد مہترہ کوئی چیز یہ بھی اور مدارج میں کہ کجا تفریح اختلاف ائمہ رحمت ہی خاص کر از زبان مہتر یا ہو بر قدر کل محمد اور مسجد میں جب نبی آتے کہ پڑھے خطبہ سید الاربار اور احناف پاس ب اوقات جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال کہ یہ تفریق ہی ہو کہ تھا جو کیا لہو اسکو جمیع میں اور میں احمد کے قول دو اہر اور کوئی مقام از میں ای ہا	کرت و تفرق ہوا ہی جب کہ وہ بانی ہی اسکا دونوں اسکو بھلی اذان کتب میں لکھے اور نہ وقت صحابہ دیشان ہی مدارج میں دیکھو یہ لکھا آپ لیتے تھے نیزہ و تروار تکیہ مکر وہ ہی برکات بعضا لیون تب اپنے ہاتھ میں ہوتا خطبہ پڑھتے ہیں ہاتھ لے تروار ہیں مواضع میں اپنے رب تک تکیہ کرنا نہیں تھا ای بھائی کہ بلا شک ہی ہی حوالہ اور عامل کو امین سوت ہی وحی والہام کے جو شہر قدر تسبیح یا ہی ای سعید حضور پر سلام کرتے تھے تھی یہ سر پہ آپ کے دستا لکھے میں سبحی پاک صفا ہو گئی تھی سیاہ وہ خوشحال وقت خطبہ کے کرتے ہیں ہاتھ ہنیں جمعے کا اجر سکین ایک واجب ہی متب دیگر اور خطبہ کیا شروع امام	رہو آپ کے بکے جلال وہ کے حکم تا یہ بھلی اذان اور لفظ این اذان ہی ہم پس یہ اطلاق اول و ثانی اور نہ بعد صحابہ نبوی اور جب خطبہ معطی پڑھتے اور اس طرح سے لکھے بعض ہنیں مکر وہ ہی صحیح ہوتا صلح سے ماتھا فی ہو جو جا اور بلا شک شبہ حنیفہ اور کبر سعادت ای اکرم اندرین با ای انکو خال پس درین اختلاف ہی عمل اور بہت غار کے ای میر لفظ تھوڑے اور معانی کثیر بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جان اور مہترہ جبکہ ہونے سوار اور چھوڑے تھے دوطر اس کے اور بعضوں نے لکھے ای یار اور خوشی کا حکم سرورین بلکہ فرما جسے بات کیا مالک بو حنیفہ پاس بجا اس خوشی کے میں جو آپ چاہئے قطع تب کرے وہ	بولتا تھا اذان آفخ فال کچھ مسجد کے باہری دینان تھا بوقت عمر فقط اعلام آگے دونوں پر بھی ای گئی اور نہ اکثر دیار میں اب بھی اپنے آواز کو بلند کرتے جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے کیونکہ سنت سے احکا ہی اثبات ومان خطبہ کی وقت ابھی عصا کرتے ہیں بر سر عصا تکیہ دیکھئے اس طرح کیا ہی رسم مختلف ایسے آئے ہیں قول ہی روا کہ نہیں ہی سین خطبہ پڑھتے تھے شاہ دین اور معنی تاثیر خارج التخریر کہ روایت ہی ایک دن عثمان تب بھی کرتے سلام دکر بار درمیا اپنے ہر دو کھنڈوں کے کہ نہ حضرت کی تھی سیاہ دستا کرتے خطبہ میں سامون کیتین کہا خاموش رہ اسے دمر اور نزدیک اکثر علما کیا اجماع نقل عبد البسر پڑھے دو کھنڈ ہیں آواز
--	--	---	--	---	--

الصلوات علیہ وسلم

خطبہ میں عطا کیا حکم

خطبہ میں عطا کیا حکم

<p>ایں سند وانی سے اس اس ماں تہو سے اکرم روا ۱۱ اصل کروا ماں کی حرکت معین ان کا یہ بھی ہے کہ اس کی یہ پرہیزگاری و عفت اور کی ہو کہ وہ تو برمی</p>	<p>وہ نے کسی بھی دلی جان وہ کہہ کر ماں کو محرم لم ایک نہ صاحب اس کا ری کرتے ہی عفت انگلی ہی وجہ تھی کہ وہ مال ان کے ان کا بھی وہ وہ طول کرتے اس کا حق</p>	<p>۱ جو کھنڈ اور دور سے نماز تہجد کا بیان کہ حضرت امی علی بی اور کی بات سے ماری کرتے تھے انہی کی طوق اد و دور و سال کا نام کسی تکرار ایک کی</p>	<p>۲ طہار سے سما و سے نماز تہجد کا بیان کہ حضرت امی علی بی اور کی بات سے ماری کرتے تھے انہی کی طوق اد و دور و سال کا نام کسی تکرار ایک کی</p>	<p>۳ بھی نہ وہاں سے کوئی یہ حضرت را و امت اور کی حال میں سون جانا ان کے مدد میں دیکھو اد قراب و دار کرتے اد سو کہ وہ کہیں کو سے ایک تمام ما و را</p>	<p>۴ یہی قول یا مومنا خمس تھی یہ ماری تہجد کو تہجد نہ یہ تہجد یا ایک تہجد یہ تہجد یا ایک تہجد یہ تہجد یا ایک تہجد یہ تہجد یا ایک تہجد</p>
<p>آخر میں سون خدا نامی کسی رکعت دیگر یہ کہ سال ان کے عفت سے اد و سے اس اعتبار سے ان تہجد کو تہجد سے اد و سے اس اعتبار سے یہ کہ سال ان کے عفت سے اد و سے اس اعتبار سے</p>	<p>تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را</p>	<p>تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را</p>	<p>تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را</p>	<p>تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را</p>	<p>تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را تہجد کرتے ہو ما و را</p>

یہ تہجد یا ایک تہجد  
یہ تہجد یا ایک تہجد  
یہ تہجد یا ایک تہجد  
یہ تہجد یا ایک تہجد  
یہ تہجد یا ایک تہجد  
یہ تہجد یا ایک تہجد



[illegible]





۱ اصحاب کی ماموریت  
 ۲ ایک ایک کو رخصت  
 ۳ سرکار کو لکھنا  
 ۴ ایک ایک کو رخصت  
 ۵ درجہ اول سے  
 ۶ اوچے درجہ کے  
 ۷ جمع تاج پر بھی سے  
 ۸ حائے نفس میں حبیب  
 ۹ لیے مطلق حوا کے  
 ۱۰ سر میں مصلحت کا  
 ۱۱ جمع حاضر میں  
 ۱۲ دعوہ کے اس میں  
 ۱۳ کہیں قطعی مار کے  
 ۱۴ کہ عہد ظلام سے  
 ۱۵ اس عارض سے  
 ۱۶ ضرر و فساد میں  
 ۱۷ کہ جس دن ادا  
 ۱۸ سر سے جس کے  
 ۱۹ انی داد دے  
 ۲۰ جمع عدم کے  
 ۲۱ کرتے ہیں  
 ۲۲ ہوتے ہوئے  
 ۲۳ اور کہتے  
 ۲۴ جو عہد کا  
 ۲۵ دو بار دو  
 ۲۶ ادھیرے  
 ۲۷ اگر ناعد  
 ۲۸ مدد کی  
 ۲۹ اور دو

۱ اس کی ماموریت  
 ۲ ایک ایک کو رخصت  
 ۳ سرکار کو لکھنا  
 ۴ ایک ایک کو رخصت  
 ۵ درجہ اول سے  
 ۶ اوچے درجہ کے  
 ۷ جمع تاج پر بھی سے  
 ۸ حائے نفس میں حبیب  
 ۹ لیے مطلق حوا کے  
 ۱۰ سر میں مصلحت کا  
 ۱۱ جمع حاضر میں  
 ۱۲ دعوہ کے اس میں  
 ۱۳ کہیں قطعی مار کے  
 ۱۴ کہ عہد ظلام سے  
 ۱۵ اس عارض سے  
 ۱۶ ضرر و فساد میں  
 ۱۷ کہ جس دن ادا  
 ۱۸ سر سے جس کے  
 ۱۹ انی داد دے  
 ۲۰ جمع عدم کے  
 ۲۱ کرتے ہیں  
 ۲۲ ہوتے ہوئے  
 ۲۳ اور کہتے  
 ۲۴ جو عہد کا  
 ۲۵ دو بار دو  
 ۲۶ ادھیرے  
 ۲۷ اگر ناعد  
 ۲۸ مدد کی  
 ۲۹ اور دو

۱ اس کی ماموریت  
 ۲ ایک ایک کو رخصت  
 ۳ سرکار کو لکھنا  
 ۴ ایک ایک کو رخصت  
 ۵ درجہ اول سے  
 ۶ اوچے درجہ کے  
 ۷ جمع تاج پر بھی سے  
 ۸ حائے نفس میں حبیب  
 ۹ لیے مطلق حوا کے  
 ۱۰ سر میں مصلحت کا  
 ۱۱ جمع حاضر میں  
 ۱۲ دعوہ کے اس میں  
 ۱۳ کہیں قطعی مار کے  
 ۱۴ کہ عہد ظلام سے  
 ۱۵ اس عارض سے  
 ۱۶ ضرر و فساد میں  
 ۱۷ کہ جس دن ادا  
 ۱۸ سر سے جس کے  
 ۱۹ انی داد دے  
 ۲۰ جمع عدم کے  
 ۲۱ کرتے ہیں  
 ۲۲ ہوتے ہوئے  
 ۲۳ اور کہتے  
 ۲۴ جو عہد کا  
 ۲۵ دو بار دو  
 ۲۶ ادھیرے  
 ۲۷ اگر ناعد  
 ۲۸ مدد کی  
 ۲۹ اور دو

۱ اس کی ماموریت  
 ۲ ایک ایک کو رخصت  
 ۳ سرکار کو لکھنا  
 ۴ ایک ایک کو رخصت  
 ۵ درجہ اول سے  
 ۶ اوچے درجہ کے  
 ۷ جمع تاج پر بھی سے  
 ۸ حائے نفس میں حبیب  
 ۹ لیے مطلق حوا کے  
 ۱۰ سر میں مصلحت کا  
 ۱۱ جمع حاضر میں  
 ۱۲ دعوہ کے اس میں  
 ۱۳ کہیں قطعی مار کے  
 ۱۴ کہ عہد ظلام سے  
 ۱۵ اس عارض سے  
 ۱۶ ضرر و فساد میں  
 ۱۷ کہ جس دن ادا  
 ۱۸ سر سے جس کے  
 ۱۹ انی داد دے  
 ۲۰ جمع عدم کے  
 ۲۱ کرتے ہیں  
 ۲۲ ہوتے ہوئے  
 ۲۳ اور کہتے  
 ۲۴ جو عہد کا  
 ۲۵ دو بار دو  
 ۲۶ ادھیرے  
 ۲۷ اگر ناعد  
 ۲۸ مدد کی  
 ۲۹ اور دو





مسیح ذریعہ دی و مسائی نے  
 موت پہنچائی نہ ذکر کیا ہے  
 اور یسوعون نے اس طرح لکھا  
 بلو و انود و ترندی ایجان  
 کہ خدا کے فرشتے تھان کبار  
 دفن ہوئی کہ جبیکر کے پتھر  
 مسخبت مسن یوحینوف کے  
 مالک و شافی و دونو امجد  
 ترندی کی حدیث الی سنو  
 اور ہی و مری حدیثیں کبار  
 تان جناد اپر نچا شعی کے  
 کہ حضرت سے جبرئیل آ  
 ورمیا کے اتحاد سے پردے  
 اور ملک کے نئے و صفی خبر  
 اور پڑھتا تھا وہ ملام سے  
 بر حیفہ و مالک ذیشان  
 باہو اور میان روض محباب  
 اور روتر کے جنگ میں ابرار  
 سنگ ابرج کے سے اور انہوں  
 اس طرح مرتضیٰ علی نے کہے  
 حکم ہی جبراس قدر ہو قرار  
 دیکھے ایک شخص کو بگورستان  
 آب پاشی رسول پہر کے  
 اور لکھا ناچر ان قبر کے پاس  
 اور غنی بھی حدیث نبوی  
 یادہ دونوں ایک جگرے  
 اور فرساج گورستان  
 اور پڑھنا بھی آیت الکرسی  
 اور معمول تب نہیں میر تھنا

لاستہ ہوں خفاں لاکھ  
تو بچ اے کئی نب پر پڑنے  
کو خفیہ ہے یہ سچ چھپے کا  
یوں روایت ہے کہ از تو با  
اب پیادہ ہوں اور تم سوار  
ٹان دھ کر کتب نب وار ہوئے  
ہی جنازہ کے سب میں بچھے  
اور تشرامام دین احمد  
کہ ابو بکر اور عمر ہر دو  
کہ برین پیچھے ہو کر ہیں سوار  
غائبانہ نبی نماز پڑھے  
دوست رکھتے ہو آپ اسکو کیا  
اوپر میں نظر جنازہ کے  
کہ تھے ستر ہزار درہم صنف  
آئے اور جاتے بیٹھے اونٹن  
منع کرنے میں مطلقاً ایماں  
یا جنازہ ہی لا رکھے بشتاب  
زید و عبید جعفر قطار  
نہ کسی کی مزار بنواتے  
کہ نبی حکم کرنے نہ سمجھے  
کہ رہے وہ زمین سے متاز  
آیا غیلین ہیں کہ ایماں  
اور سنگرزے اپنے چوڑے  
منع ہی شرع میں بلا ہو اس  
کہ زیارت کو جاتے قبر دن کی  
بخشتے جاو گھٹن گز اس کے

کو بنانا نہ چاہیے کہ وہ اپنا  
 ایک شہید و شہید میں سے  
 تہے بے حد نہ کر رہے ہوں  
 ہم جن دنیا کے ساتھ تہہ کیا  
 اور ہر کسائی ہی سمجھیں  
 نہ جنازہ آتا رہتے جب تک  
 ہی کسی پر اہم اور اہم  
 اس طرح بولتے ہیں ای اکمل  
 رہتے میں جنازہ اسی بھائی  
 اور یاد وہی جانے کو تھا  
 اور مدینہ میں موعود لیتی  
 طے کروں ایک لے میں  
 پتہ دور ۱۲  
 اور روایت ہے دُہری اسی مگر  
 پوچھے جبریل علیہ السلام خدا  
 اور غائب پر جو غائب ہیں  
 اور بنائے کسی وہ جنازہ پر  
 دیکھتے تھے اسے وہ غیر بشر  
 جب کہ ہیں شہید وہ مرد  
 نہ بناتے عمارت اُس کے اُپر  
 کہ کوئی قبر دیکھے گراوخی  
 تانا بخان ہو کوئی کہندے  
 اسکو فرمائے سید کوین  
 اور عثمان ابن ملعون کے  
 مان کر احتیاج ہو کہ جب  
 اور کرتے دعا دعا استغفار  
 اور لکھا دعا کوئی کوئی

اور یہاں پہنچے  
 تباہی تو پہنا نہ ہوئی  
 دیکھئے بعد ان کو تباہی  
 ابو داؤد کی روایت میں  
 سر دین نے حضرت تباہ  
 ہی تھکر کو دخل اس میں ہی  
 جلتا بیٹن ناز ہی اسل  
 رخی اس حدیث کا راوی  
 آگے سمجھے ہو یا نہیں  
 جبکہ امت ال ای بھائی  
 پڑھیں اسیر ناز آپ ہیں  
 کہ اٹھا کر لے آئے اسکا سر پر  
 پایا وہ کس عمل سے یہ درج  
 آیا فقہا کا اختلاف اس میں  
 جو پڑھیں نماز مغرب  
 اور نماز تھا دوسرے دو کو نظر  
 درمیان پڑے نماز ان پر  
 ہی یہ مکر وہ بدعت الی البر  
 پست کر دے اُسے چھوڑ دے  
 اور کوئی نہ قبر نہ شے  
 کہ تو کیجئے اپنے پاؤں سے خلیں  
 قبر پر یک بڑا تہ ہیں کئے  
 زندگوں کتیں روا ہی تب  
 یعنی چہ تھے تخت نشانی  
 بآر و الدن غبر گمان

[illegible]

دین جہاد و جہاد و جہاد  
 عطا کیا گیا تھا  
 اہم چیزوں کے واسطے  
 کیا گیا تھا  
 یہاں تک کہ  
 بادشاہ نے  
 مستحب ہیں دونوں پروردگار  
 میں مقرر متعین اس کے رب  
 کہ خدایا کی جیسے وہ چاہے  
 نہیں ہر شے ہر ایک غایت  
 غایت ہر شے ہر ایک غایت  
 گر گئے دریا کے کوہ و شجر  
 آج آئید تب نماز پڑھے  
 دوت رکعت نماز دوت رکعت  
 مطلقاً سنت الی غایت  
 ہوا مکشوف ہر ہمیر رب  
 تو ہی جائز نماز غیر کلام  
 نہیں ہرگز بلند کردے  
 اسکو توڑا کے پتہ کردے  
 اسکو ٹچوڑ تو مٹا ہی دے  
 سرور دین مع فرمائے  
 پھر حضرت رسول کریم  
 کو لگا وہی چراغ قبر کے پاس  
 قبر کے آگے مقبرے میں بھی  
 جموں کے دن زیارت دین  
 انکے خاطر رکھے بھی حکم بھی

اور فرما جا کہ گورستان	تم خود یکسین تو یہ پڑھو کہ	اَللّٰهُمَّ عَلٰمْ اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنشَاء اللّٰهَ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط		
اور پڑھنا بھی آیت الکرسی	اور یاسین اور تبارک بھی	فاتحہ اور خود تین ای بار	اور اخلاص چتر بنا لیا بار	دیکھ ثابت ہوئی از جا
اور معمول تب نہیں میرے خفا	خبر کے پاس نہ دوسری جا	جمع ہوں لوگ اور پڑھیں قرآن	ٹان مگر تفریت ہی نہ جا	ایک محسوس تیرے در میں
				اور مجمع حسین سے ہیں آثار
				جمع ہو جو نگاہات کریں

[illegible]

[illegible]



کس میں تہ صبیحہ دیکھ کر  
ہی طالع بفر شہرہ نظر  
یا انہی کا زمین دن رات  
برجودا کر الاطہار  
ترکہ سے زکات ہی نکلا  
کہ گواہی بھی دیکو و خوش  
مال ہر قسم پر اپنی تنگ  
لفظ سکھو یا رہے زیور  
اور دوسو درم جو زیاد  
اور ہی انکی ہی دلیل  
نہیں واجب کات ہی لکھا  
ویسے کرات پر رکابین  
سیم و زر سے اور زیور  
ابو داؤد اور ثانی بھی  
اس سے پوچھیں کہ موجود  
بس یہ ہستے ہی وہ انارنگ  
کہ میں اوصاف ذکر پہنچے تھی  
اور دیا جائیگا زکات اسکا  
اور تھوڑے جو آئین آثار  
کہ بہر سال ہونے عورات  
بالیقین اس خبر کی ای عجائی  
دار قطنی مراد فضل  
اور اسکے سوا بھی ای یا  
اور زکات بہایم ای عمار  
اور جب ہوں ایکو کس  
عائی یا بخش جبکہ چاہیں  
اوجہ پانچوڑ جو جاوے  
اور او وہ جبکہ ہوں عین  
اور جب ایکو پارس ہوں

نہر مان فخر کوست مارا  
ساک طالع کی بھی ہر دم  
صرف کرد اپنا سبب طالع  
بر محمد و صحبہ الاحبار  
اسکا منہ ہی جا تو پاکی کا  
صاحب مال کے وہ ایمان پر  
ہو امشروع جائیک لصاب  
یا کہ ناساختہ ہوسیم و زر  
دیون کا زکات بھی لکھ یاد  
کہ رسول خدا نے فرمایا  
اور ہی اسکی ہی دلیل بجا  
ہیگا چالیس تنگ شایقین  
حصہ چالیس زکات یہ ہے  
ہیں بغین اس حدیث کے ادوی  
کیا تو جتنی ہے بول کا زکات  
والہدیٰ میں ان رسولین  
اور کئی عرض ای خدا کے نبی  
تو سمجھ لے وہ کنز ناہوگا  
وہ بھی ہونو فین سجدی یا  
دیون سب زکوٰۃ کا زکات  
عبد رزاق نے روایت کی  
جانیو تم روایت اسکی کیا  
ایسے ہی آئے ہیں بہت آیتا  
فرض ہے مالکون پر ایسا ہی  
دین زکات الخاد و غم انہی  
دین رکات انکا ایک تنگ  
دیون یک ایک برس دو بار  
ادبوس تب ایک ایک سال جن  
ایک سال دیں یک دفعہ اردو

سوی معلوم میں پاک ہوتا  
بس ہی لازم کہ اس حدیث  
اور نماز و عین و حنفیہ و  
کر کرے ہی زکات پاک بجا  
صدق ایمان کی جب اسکے  
جیسے روپا موجب دیکو درم  
جب تک یک برس کی کپا  
جو زیادہ ہو ای اگر کم  
کہ جو دو تھو سے ہونیا لصاب  
کر کے مصطفیٰ عمار کے سات  
اور زیور کا بھی دیکھا ایمان  
ایک ن آنی نزد سیمبر  
عرض آئے کی نہیں اسی شاہ  
اور بولی یہ ہے برای خدا  
کیا ہی یہ بھی وہ گزرتے ہی  
اور جابر سے آئی ہی جو خبر  
اور آثار دوسری میان  
جانیو تم کہ ابن بوشہبہ  
اور عبد اللہ جو ہی ابن عمر  
اور روایت کیا ہی شیخ عطا  
اور جو اہل کتب زکات نہیں

کروہ سرور کے اکثر ادب  
موسا سروری ہی کی کوثر  
اور صلیو و حنفیہ و کمال  
اپنے صاحب مال کو بھی جان  
کہیں حد نہ بھی زکات لکھو  
جسکے تو ہے ہوا دانی اگر کم  
فرض ہوگا زکات ہو سوس  
خواہ چالیس ہو یا ہونم  
دیوے اسکا زکات کر کے حنا  
کہ نیچے کو سے تو زکات  
بقرین واجب ہی شیخ کے یہاں  
اور ساتھ اسکے ہی تھی خیر  
اسکو فرمائے تب رسول اللہ  
اور برادر رسول شاہ ہدا  
ذکر آیا ہے جکا در قرآن  
کہ نہیں ہے زکات زیور پر  
جمع نماض پر ہیں اسکے جان  
ہی بلا شک روایت اسکی کیا  
بی بی سالم کو یون لکھا شہر  
کہ ہی تھی نے اسطرح بولا  
مان مرتع جو زر ہو و عین  
جانیو تم ہر مالکون پر ایسا ہی  
یعنی یک سال کا جو ہی بھجرا  
اور ہفتا جبکہ ہوں ای تنگ  
اور پورے ایک ہو جن  
پارے یک ایک برس دیون ہوں  
پارے یک ایک برس دیون ہوں

لکھ مسووی سے ہی میں تھ  
اکثر ادب ایسے ماحول  
ہے خالص چامری ایک  
ہو آخر یہاں بیان عاز  
اور گواہی کا بھی لے منہا  
جبکہ جرت سال تھا دیر  
میں معال زکات جسکے یہاں  
دیکو دوسو درم کو پانچ درم  
جان مذہب ہی فی خا ہی  
اور مذہب میں جو حنیفہ کے  
یعنی چالیس تنگ ہی صفا  
میں شغال زکات دیکو درم  
ہنیں واجب شامی کے یہاں  
اور دو نو تھ منہ و دختر کے  
کہ ہی اسکا تھ پکا خدا  
اور روایت کا کیا الوداؤ  
تب رسول خدا نے فرمائے  
بہت ہی کہا کہ اصل نہیں  
جیسے حضرت عمر بن الخطاب  
ابن مسعود سے بھی آئی خبر  
کہ ترے ہستون کے زیور کا  
سنت اسکے پر ہو ہی اجرا  
کر کے انرا اس کے سینہ کا  
یعنی چالیس گرین کو کے  
چار سو ہو تو چار سو کے  
ادب چالیس جبکہ ہوں پورے  
اور ہفتا دیکو و جب تھے  
ایک ایک سال کے ہو و یا  
با کہ دو دو برس کے دیون

اور انواع طاعتوں سے  
صرف کرے بہن اس میں خاص  
کہ کر کم سے ماریں ہی جدا  
اکروں ذکر رکعت ال عار  
لفظ سے ترکیہ کے ای داما  
حق غائی زکات فرض کیا  
ہو ہیں بہت و نیم نوے جان  
یہ ہی عین ملا زکات و کم  
یہی مذہب صاحب کا بھی  
وہ نہ چالیس تنگ گر بھی  
جو کہ واضح ہوں درینا کرا  
نیم شغال اس غلو کی سب  
بوجیفہ کی یہ دلس ہے حال  
ت دو کنگن فیمم بے رکے  
اگ کے دو کنگن برور حرا  
کہ کہی اتم سلمیٰ مسود  
کہ جو حد لصاب کو تیغھے  
اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں  
اشوری کو لکھے ہیں یون دینا  
کہ یقین ہی زکات زیور پر  
بفرقت کرے زکات ادا  
دیتے جاوین زکات زیور کا  
کرے اسکا ہی بس زکات ادا  
ایک بکر زکات انکا دے  
یون ہی برسوں یک زیور کا  
دیون پارا حود و بر کرا ہے  
دیون دو دو برس کے دو بار  
اور دس کا بھی اہم ہے  
میں بلاشبہ ہر سال آئین



بعض لوگ زعم میں ہیں کہ فرمائے مجھے یک کام کہ میرے واسطے ہی صوم بجا اور روزہ رکھنے بیگا محض میرے ہی واسطے ہی بجا کہ بلا واسطہ فرشتوں کے محض تکرم صوم کے خاطر پس اس واسطے وہ رب عباد ہی صفت حکمی اس سبب نہ تھا صا جو مصلحت اکثر جزو برکات طرح طرح جب عرض قرآن آپس کرتے دوسرا سال جب ہجرت ہو محفظ سے و مانا کل اور رمضان ہی چھوٹا رہا اور قحی عادت رسول تعیل کرتے تھے چند کچھ سے فطار بخش و غیبت سے اور لڑائی اور ہی اختلاف امین ای یا روزہ افضل اس کے تھیں بجا ناک اور رمضان بانی جب لیتے اور رسول اللہ نافذ روزہ اور ہالی کبھی ہر روز دین پس ہر سنت کہ ہر مہینے میں روز دوشنبہ اور بدھ شنبہ پہلے عشرین ماہ ذوالحجہ کے ماہ شوال میں بھی چھ روزہ کے یکما - پہلے عشرے میں آخر عشر تک بھی وہ سرور	ایک کا خواب ہو بر باد کہ میں لون آپسے وہ امر بجا اور دیتا ہوں میں جزا اسکا میں جزا اسکو دیو لگا اسکا دیو لگا میں یقین جزا اسکا میں جزا دیو لگا مٹا مٹا سے آئی ہی اس طرح پانی خرم صوم کے باہر کیا ارشاد دہونڈا اسکی تعزیر درگاہ خاص مضامین تعازیادہ تر اس مہینے میں بھی لطف ہے یعنی قرآن امین نہاتے تھے حق کیا فرض روزہ رمضان ہو اقرآن با صفا نازل اتری موسیٰ کلیم پر نورات کرتے افطار صوم میں تعیل یا کئے گھوٹ اب سے ای یا روزہ داروں کو منع فرماتے روزہ افضل سمین یا افطار ورنہ افطار ہی سچا اولے نہیں امین مبالو کرتے پئے بپئے اسقدر لکھا کرتے کرتے افطار اسقدر ہی ہیں روزہ رکھیں بھی ثانی ناچوڑ اور رکھتے تھے صوم عاشورہ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے سرور انبار لکھا کرتے دوسر بار دوسرے عشرے میں کئے بیشک مواظبت ابھر	اور فضیلت میں صوم کے انہی خبر کہے لازم کر آپ پر روزہ اور روایت ہی دو عمر ای صم اور موطا میں میر خبر آئی اور یقین اسکی کیفیت اصلا اور مولانے وہ جو نہ پایا اور بخاری کے درمیان فیض کہ ہی روزہ رکھنے ہی بجا اس عمل کی اضافت اشرف اور ذکر تلاوت قرآن شکر میں اس کے آپ بھی درنا اس میں تہیہ ہی برای فیروز اور قرآن پاک کی منزل پھر تدریج حجابت مان تیرہویں شب میں جائیجیل یعنی جہم یقین ہو خوب وقت افطار کرتے تھے بہر حال کرتے رمضان گرسوئی ہا مالک و حنیفہ تک سیر اور رمضان میں شہ لولاک منع مواک واکتال اپر	میں حدیث میں صوم کے کثیر کہ میں نے کوئی عمل دیا کہ کہا اس طرح خدائے کریم کہ ہر یک نیکی ابن آدم کی کوئی نہیں جاتا ہی میر سووا کہ ہی روزہ رکھنے ہی بجا آئی ہی دیکھ میر حدیث صحیح میں ہی دو لگا یقین جزا کا حق تعالیٰ کیا ہی آپ طرف اعتکاف و نماز بھی ایجان کرتے انواع فکر اور طاعت کہ مبارک جب او شنبہ روزہ شھر رمضان ہو ہی تعیل اتر دینا میں جاست قرآن پائی عیسیٰ مسیح پر تنزیل کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب مستحب ہی عادی وقت بجا رکھتے روزہ کبھی کبھی فطار اور دوسرے ایام اکثر شہر دنگو کرتے تھے جائیو مواک آئی رمضان میں صوم صحیح	لایا انسانی نے بوا مار سے اور بخاری میں آئی ہی خبر بنی آدم نے برعل جو کرس ہو کہ وہ چند بلکہ تاہمضد یا کسی کو بغیر شبہ و خطر واسطے ہی ایک ہر عادت کہ میرا بندہ چھوڑا آب طہام اور بعض محققین نے کہا ان فرض صوم ہی عظیم الشان ماہ رمضان کے تمام اوقات اور ہر شب میں ماہ رمضان انہیں تعیل محبت صلحا یعنی جو آسمان ہے پھیلا اور رمضان پہلی شب ہی نیم رات چوبیسویں بھی رمضان کی اور کرتے تھے حرمین تاخیر	کہ میں حاضر ہو یاں حضرت کے کہے حضرت کہ یوں کہا دلہ - ہی ایک لے اسی کے لئے مگر اسکا جو صوم ہے بعد نہیں کرتا ہوں مطلع بہر پھر بہر روز کی ہی نصیحت واسطے کہ ہر شہوت اپنی تمام کہا پینے سے اصل استغناء خاص کر فرض روزہ و مضار رکھتے سمور جائیداد و رتا جبریل امین سے ملتے تھے کسب خیرات بھی پس او بیت عرات، امین جو یکا ہو نازل صوم با براسیم ہو ہی تنزیل پاک خراکلی اور ہی حکم کرتے سب ای میر
<p>اللہم لاک ثمت و علی رزقک افطر ثقتی ربی</p>					
<p>اور افطار صوم کے دینا بولتے ہیں کہ جسکو طاق ہو اور حرامت بھی دنگو کرواے بو حنیفہ کے پاس ہی ہماز یوں صحابہ گمان کرتے ای پر کوئی ماہ لغل روزہ سے استہام انکا اسقدر کرتے ایک پھر تابال بندہ روزہ عکار کرتے وہ سالار ایک رمضان جبکہ فوت ہوا اور معلوم ہے ہوا جب کبھی رکھتے سرور بھی لا کر</p>					
<p>کہ صحابہ گمان کرتے تھے اور کرتے تھے وہ برقی کید اور کہے زندہ گرہو لگان ہیں نہیں ایام اس کو ہی افضل اور حضرت بہر مرد رمضان اور کئے اعتکاف ای خاخر اور حضرت کے اعتکاف لے</p>					
<p>میں حضرت رکھنے پھر روزہ صوم ایام بعض برای حید روزہ توین کا بھی لکھو لگان کہ ہو افضل انہو غن نیکی عمل کرتے مسجدین اعتکاف عیان بار سیوم بعزہ احسر جائیو مسجدین خیر دیتے تھے</p>					

صیام نافلہ کا بیان









اور آئی بھی بانیہ سبھی سے  
 یکانت ہے شام تک بھی نما  
 ابھی اونٹوں کو نر تھامے  
 فرض مغرب کو غشا کہیں  
 اور بجائے طرف وہ ہند کر کے  
 بہر مظلوم اسکو پکڑوں گا  
 اور کے بچ جب عمر و لغہ  
 یوں کہے آپ پرستی وہا  
 کہ دعا میری حق قبول کیا  
 اور مداح میں یہ لکھا کہ  
 اور قریب طلوع مہر ارجان  
 تاکہ لے کر بن وہ رسی چار  
 لے کے جانتے رسول خدا  
 فضل بھی عفا جمیل اور گوار  
 پس بزرگوں کو لوہی ہو سکے ضرور  
 اسکے جانب سے پائے ہم رب  
 اسکے جانب سے کچے چمبی دا  
 اور آگے روان سو سرور  
 چونکہ سفر تنوکی میں بھی نہی  
 بعد منزل طرف پھر چین  
 تھے ہزاروں لوگ یہ رجوان  
 نحر کے دکنی فضل اور حرمت  
 پس ہو ہوش یا اور نگاہ  
 بعد لے کے کہہ ین یا اللہ  
 اور کے حکم سب کو خیر در  
 اور رمضان کے رہ گھوڑے بھی  
 ساٹھ برتین اونٹ تبا ہی پا  
 پاس حضرت کے دور اپنے تھے  
 ساتھ لیکر علی کو لائش کئے

اور سچے کرم میں بخشش گیرا  
اور بے حرب و جھوٹ جو سوار  
بازا اذان و اقامت ہی بھائی  
سکھو کس صبح کی نماز بجا  
اور غم کی رات میں حضرت  
کہ تو قادیان پہنچنا اگر  
درگاہ حق سے نہ جواب آیا  
رکھے خدا ان ہمیشہ اگلوب  
خاک وہ اپنے سر اُپر ڈالا  
تب جو عرفین کے تھے حیا  
اور اس وقت فعل میں تھا  
بنی ختم سے ایک ن آنی  
کہ حضرت ایمان و ایمان کے  
فضل کے منہ کے اگے خیر و  
اور اسی رہ میں ہر زن مری  
کہے حضرت کہ دین گم ہو گا  
یہ حدیث الی پس دلیل بجا  
جلد گدے و نامے اسی شمار  
بعد عقبات پر رسول خدا  
ہی وہ مسجد بری نہیں جا  
بلکہ خیون میں لوگ جو دور  
اور کہے ہی قریبی مردم  
اور احکام چند منہ را کہ  
اور کہے حاضرین یہ احکام  
جب ملک کے پیرین کا باشند  
اور تمہارے جو کجائی جنت  
سرور دین را زمین حق کے  
اونٹ سنیں کے علی کتب  
یست اور جھول دین کیسر

سوود بہ بخت جانو جو کا  
 چنے غنات سے سنبہ برابر  
 پر سے حضرت غار مغرب کی  
 اوّل وقت پر کئے بلج ادا  
 چاہے تھے نہ چاہے تھے نہ  
 مجھے مظلوم کو بہت اندر  
 پہر دعا تبریٰ میں مہول کیا  
 کیا یہ ہنسے گا ہنسی کہے سب  
 اور کرنے لگا ہے داویلا  
 حق نے بخشا کر تم انکو تمام  
 اونٹ پر تغار وینغیر لٹا  
 وہ بہت خور و حبسہ تھی  
 اور وہ بوجھی جا کے حضرت  
 ماتحہ سے اپنے تب کے پردہ  
 آملی اور یوں سوال کئی  
 مان پہ اپنے ادا کرے یاد  
 کہ نیا بت یقین ہی حج میں  
 کیونکہ اسی مقام پر قہار  
 جبکہ بھنے ہزار آہونستھی  
 صحن میں اُسکی ہی نئی گمان  
 سب خوب زربعہ فنور  
 اپنے رب یقین کو تم  
 کہے آگاہ غم رہو بکسر  
 منکے بچا دین غائبین کو تمام  
 زنا لغد یہ شرح عین کج  
 ہوو داخل تم اسین باور  
 دستہ الہر سے اپنے سر کئے  
 کہے اب نحر کرو انکو سب  
 کچھ تفسیر بسا کیں پر

بلیس پڑتے تھے وہ در راہ  
 بعد سا دان اُتار سیکے گا  
 بعد ہو کر سوار خیر در راہ  
 کہا مولا کس کی پرخشا  
 اور ظالم کو جس تیرہ ای  
 ناگہا شاہ دین نئے منے لگے  
 کہے ابلیس رون عدو  
 دیکھ یہ جہ جہ ذریعہ اسکا  
 الغرض پھر بنی سکے بھل  
 اسکو اثنائے راہ حکم کئے  
 اور کہی پدیر مراد دہائی  
 فضل عباس در وہ زل یا  
 ایک دوسرے ناظر نہ پرے  
 ناتوان ہی بہت مری نا  
 آئے بولی کہ ان کو دغا  
 اور اس مسئلے میں تفصیل  
 کیا اصحاب فیل کو متہور  
 اور کہے ہیں وہاں وہی علم  
 جب وہ منزل میں مصطفیٰ  
 دور دور ایک چھٹے گمان  
 در گہر جن میں جبکہ آؤ گے  
 نگو پھنچا دیا ہوا بس  
 میکہ کو کچھ مناسک ایک سر  
 اور فرما بعد ازاں بسکو  
 اور امت کو سب دعا کئے  
 نسبت آؤت امی کو انجا  
 اور ہرگز گوشت محمود  
 وہ اچر چون کرد میں مت

جیسے کہ میں نے پہلے  
 بات بات پر غماز  
 میں کہتے ہوئے ہوں کہ  
 ایک ظالم کو میں بخشو لکھا  
 ہرین اس کا جواب آیا  
 ابو بکر و عمر نے جب دیکھے  
 جبکہ اس کا بیٹا ہوا  
 جانو بے اختیار میں نے  
 شغل و بکیر ذکر اور تہلیل  
 کہ اتمالیہ کے رہنے لگا  
 اونٹ پر چڑھیں وہ سکھائی  
 ایک دوسرے کو دیکھے جب چلا  
 اور سٹھالے دوسرے کے  
 گرہ بند ہون اونٹ پر ہی چلا  
 اس کو فرمے تب رسول خدا  
 ہی وہ مذکور فقیرین بغیل  
 کرتے ابی جہر سے جلد عبور  
 پس کئے قطع تبلیہ یا ر  
 وایک خطبہ طبع پر سے  
 ہتی یہ اعجاز احمدی نکلتا  
 اپنے علموں کے پوتے جاوے  
 حکم پروردگار کا اپنے  
 کہ زمین لاج کر اوٹن مگر  
 بجھکا نہ نہ انما نہ پڑ ہو  
 بعد میں کے درمیان آئے  
 ایک پر ایک کرے تھے اقدام  
 حکم والا سے جبکہ کو اسے  
 مرد اپنے طرف ہی دیکھے

[illegible]



یہی اکثر حدیث پر مبنی تھا  
حق نے اسکی دعا کیا قبول  
کہ کمال کرم سے انکو نبی  
کیا رہوین بھی برحق کرم کی  
اور مدفون ہو اوجہ زمین  
پھر اس راہ سے فاکم و شتاب  
یا وضو لیک غسل ہی افضل  
اور پیادہ چلے درو ادب  
باب جبریل ہی بن افضل  
منزل پاک استون ہی جو  
آوے پھر نر زور قد والا

اور اس طرح سے وہ فرماتا  
اسکار لایا لطف سے مارلی  
بولتے ہیں تعالیٰ باؤ لکینی  
روز پنجشنبہ سے رحلت کی  
پہلوی قید کا ماحسن  
اب زیارت کی کچھ لکھو اور  
اور اپنا لباس کو بدل  
پہر پہر سے داخل بدینہ جو  
اور سدا قدم رکھو اول  
سید گدھے کے وہ برابر جو  
پشت اپنی کرے سو قبلہ

سن مافی احدی الحرمین بحث لوم القیومین  
عمر اسی پر جب بھی دو سالہ  
یعنے کہتے ہیں ہی مکر فرزند  
جموعہ کے لغتیں مکھ بین  
مطلع النور یک سالہ تک  
جب مدینہ طرف چلے ہی نام  
اور میرا گروہ یوسوسا  
پھر شوع و خضوع و خجرت  
باحضور و فتوح ای کرم  
پیش محراب پر کھڑے ای ماجد  
اور کرے منہ کو سو قبر ہما

کرو سے مرد و حرم یک جا  
بدرج اکشب لعل خواب  
جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا  
پر سے اسپر غار خلق کثیر  
موت ایسی طے کے آخر  
جب قریب بدینہ آکھنے  
اور قمار و ادب سے غافل  
آوے در مسجد رسول انام  
منبر مرفد شریف کے بن  
اور جو پایا سید نبوت غنی  
اور کرے بارگاہ حق میں  
اور یہ بھی کہ من رسول اللہ

موت کو جو خطا کرے داور  
دیکھا سالار بنیا کا جناب  
جلد جا داخل بدینہ ہوا  
کیا عوم و خواص میر و تیر  
قدس اللہ سترہ الفاخر  
چاہے بل کرے غسل کرے  
ہو مد کے در میان دل  
باب جبریل نواب سلام  
ہو کہ اسناد اسطرح بے عین  
سجدہ شکر اسپر لک و بجا  
اسطرح اپکا وسیلہ لا  
اپنی ہر شریفین زندہ  
خبر صدق کے کھڑے آگے  
اور پر تب نماز فضل ہام  
ایک وضو ریاض جنت سے  
ہی بلا نہ سر کھن اپر  
حوض سے آوے جس جگہ سے  
اسکو فردوس پہنچ نسل کرن  
جو بڑا ہی محقق استہبر  
اور یہ ہی مقام ابراہیم  
یکہ منیاس کیمن بر و جزا  
یعنی باب ہر مقام جلیل  
بسکہ ہی متفق علیہ بہدات  
اور ابن عمر بھی چند اصحاب  
آوے سو بقیہ ای فردوز  
کرے ہر دو زیارت اب احمد  
جو برکات سے سفینے میں  
رہے مشغول امین ہی ہر آن  
نہان مگر مسجد الحرام سوا

یہی اکثر حدیث پر مبنی تھا  
حق نے اسکی دعا کیا قبول  
کہ کمال کرم سے انکو نبی  
کیا رہوین بھی برحق کرم کی  
اور مدفون ہو اوجہ زمین  
پھر اس راہ سے فاکم و شتاب  
یا وضو لیک غسل ہی افضل  
اور پیادہ چلے درو ادب  
باب جبریل ہی بن افضل  
منزل پاک استون ہی جو  
آوے پھر نر زور قد والا

اور بلاشبہ دیکھتے ہیں مجھے  
طیغے اپنے سلام ای بھائی  
بر مقام ستون خزانہ  
اور دوسری حدیث میں آیا  
اور منبر پہ ایک دن کھڑے  
ابن فرحون و ابن خرنجی  
علما کی ہی یک جماعت تھی  
بولتا ہی کہ ہو سکے ہر کسی  
لائے حطرح راجت سے  
دوسرے چیزوں خلیہ سجھو  
سار ارض و سما کے جزیروں  
پس چما اپنے بو تن کا مقرر  
مکہ محترم آپر بیقیل  
اکثر اصحاب و اہلبیت کرام  
اور مکانات جو معظم ہیں  
کرے ہر دن زیارت بولی  
شاہ عالم کہیں ہی دسنا

سے کہیں کلام کو میرے  
قبر فاروق پر ہی آیو نبی  
پھر کرے آکے یونہی ہی نہ  
کہ رسول خدا نے فرمایا  
شب صرا سے اپنے فرماتے  
لفظ لائے ام مالک سے  
اسی معنی پہ الفاظ کی  
کہ مقدس وہ وضو بڑی  
کہوہ اللہ میں بھی انکو رکھے  
انکو ایک امتیاز حاصل ہو  
کہ خدا اللہ عرض اعلایہ  
سب مکانوں ہی افضل تر  
بس مدینہ کو ہیں تفصیل  
اور بزار روئے او کیا عظام  
اور اتنا جو کرم میں  
کرے ایمان اپنا اس تو  
کہ یہ مسجد بن میرا یک نماز

اور کہے ہیں جو لوگ غرضی  
اور خارج ہو جنت بارت سے  
ہی بھیجیں میں ہر آنی خیر  
میرے منہ کے کھر کے بھی دیر  
جانیو تم کھڑا ہوں اب سے  
جو و منبر شریف سے کہیں  
عستلانی بھی او بہت ظنا  
ایک روضہ تھا انہ باضرح  
جو کچھ چیزوں کو قبایین  
المنزل سے روئے اکرم  
کیونکہ یہ سب ہیں حق مخلوقا  
یہی مذہب ام مالک کا  
تو مفصل اگر ہر چاہا ہوں  
اسمیں فون ہیں نیز لگان  
کہ میں سب زیارتین ہر روز  
اور در مسجد شریف ای بار  
ہی زلف نماز فضل جان

اسکو پہنچاؤ کا لکھ کر نام  
روضہ باصفائین بآکے  
کہ خیر لون دشمن خیر بشر  
ایک روضہ ہی اریا فحنا  
بالیضین عفو حوض بر راجت  
روضہ محترم جو ہی ہیں  
دسے مزج جس آسما کو سنا  
لائے دینا کہ اسکو فیثا  
انکے اصلی مقام ہر لاون  
جہان مدفون بن روضہ  
اور حضرت کس ذات ابر کا نہ  
اور اسی پر ہیں اکثر علما  
دیکھ جذب القلوب دنا  
کرے انکی زیارت فیثا  
دید و دل کو انے دیون  
پر سے اکثر درو وادکار  
یو ہنی رکن جموع اور یک مشنا

اور یہ بھی کہ من رسول اللہ  
آکھیک جانب میں بہت  
بھی اسدم بہب درو واد  
نبرد منبر کے درمیان ہی کر  
اور فرماتے یہ ہر ماسر  
عمر کہتے ہیں اسکتیں دنا  
حکم سے روز شریف  
مالکی عالموں سے ابن خبر  
آبر اسود کو حطرح ان فہم  
اور یہ چیزیں بہت ماو  
خاص سے مقام ہی رتیل  
ہی افضل بھی و اجا  
اور حضرت عمر بن الخطاب  
اسی زیارت کے بعد درو  
بودان ان جاسو بہ رفا  
اور جب تک ہے مدین  
اور نفل تلاوت قرآن  
الف وضو جو سے اولی

یہی اکثر حدیث پر مبنی تھا  
حق نے اسکی دعا کیا قبول  
کہ کمال کرم سے انکو نبی  
کیا رہوین بھی برحق کرم کی  
اور مدفون ہو اوجہ زمین  
پھر اس راہ سے فاکم و شتاب  
یا وضو لیک غسل ہی افضل  
اور پیادہ چلے درو ادب  
باب جبریل ہی بن افضل  
منزل پاک استون ہی جو  
آوے پھر نر زور قد والا

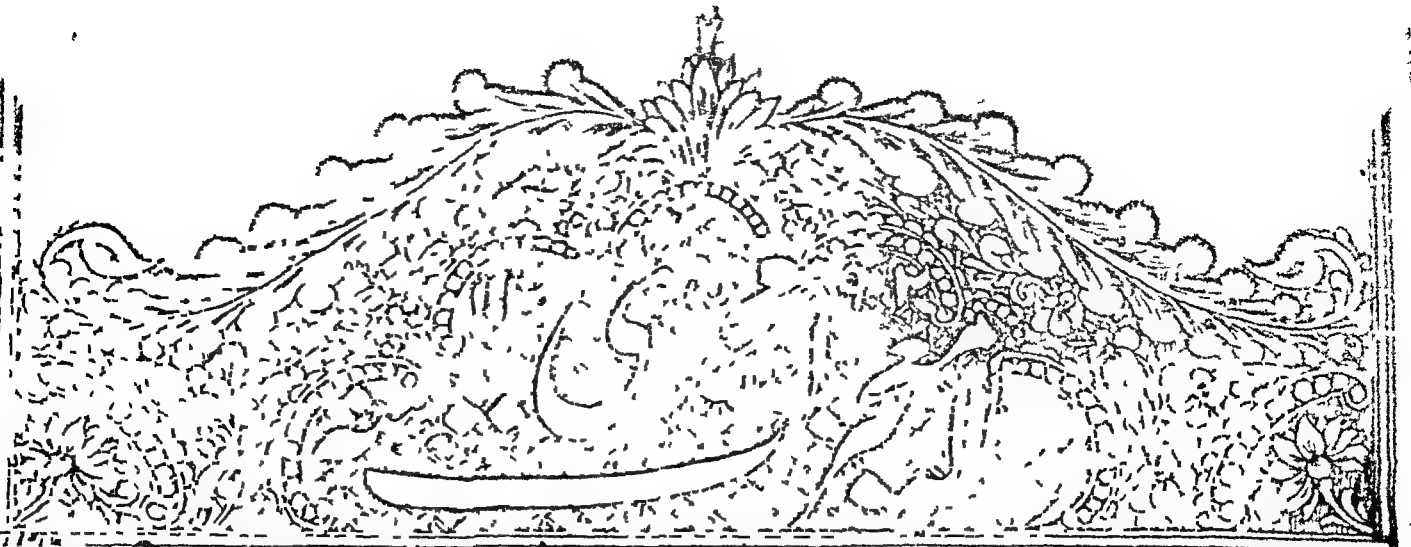
یہی اکثر حدیث پر مبنی تھا  
حق نے اسکی دعا کیا قبول  
کہ کمال کرم سے انکو نبی  
کیا رہوین بھی برحق کرم کی  
اور مدفون ہو اوجہ زمین  
پھر اس راہ سے فاکم و شتاب  
یا وضو لیک غسل ہی افضل  
اور پیادہ چلے درو ادب  
باب جبریل ہی بن افضل  
منزل پاک استون ہی جو  
آوے پھر نر زور قد والا

۱ مسیح میں ترالہ میں	۲ کرمان کوئی رسالہ	۳ درساں کوئی رسالہ	۴ نو گئے اس وقت کے	۵ رسالہ کی اس میں	۶ اس میں کوئی رسالہ
۱ دو سال کے بعد	۲ اور حداد اس میں	۳ اور حداد اس میں	۴ اور حداد اس میں	۵ اور حداد اس میں	۶ اور حداد اس میں
۱ مال الی اس	۲ اس میں اس میں	۳ اس میں اس میں	۴ اس میں اس میں	۵ اس میں اس میں	۶ اس میں اس میں
۱ اس میں اس میں	۲ اس میں اس میں	۳ اس میں اس میں	۴ اس میں اس میں	۵ اس میں اس میں	۶ اس میں اس میں
۱ اس میں اس میں	۲ اس میں اس میں	۳ اس میں اس میں	۴ اس میں اس میں	۵ اس میں اس میں	۶ اس میں اس میں

حاتمہ

۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں
۱ حداد و اس میں	۲ حداد و اس میں	۳ حداد و اس میں	۴ حداد و اس میں	۵ حداد و اس میں	۶ حداد و اس میں

تمام  
م



# تالیف جناب مولوی عبد القادر علی صاحب المصنف صفی خاں شہید حضرت مولوی عبد الحی صاحب دہلی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>لیکھنؤ صاحب خانقاہ کائنات حمید مجیدی سبب التسمات بجھد کمال کل اللہ بشیر نذیر نبی کریم باجوازہ سارا علی العلی</p>	<p>دیوا و اسباب الانبیاء معجزات جلیل عزیر غریب الصفات لقد یسکین کفک البیان سراج منیر نور حیم الی قاب قوسین ثم دے</p>	<p>ولی الحماید و وصف جمیل جزل العطا یا جمیل الشان وارثی التحیات انمی السلام آتے بالبراہین البینات علی الجمع اصحاب</p>	<p>حرری المحامد و شکر جزیل لہ العز و المجد و الکبریا علی سید الرسل خیر الامم وفاق البینین بالبعجرات دمنا و دین بادا بہ</p>	
<p>ہی حمد و ثناء اس خدائے تھی ذات و معصا الکی خود بخود ہی یک مجزہ انکار و لطیف بساط عناصر کی ترکتین تبعی تو ہو اقاب تو سین کا جو پاک و امین پاؤں انگوٹھی اسی حرکت کے چند قطر ہیں و جو ملکوت ہی عالم ارواح کا چہ قبل و ادب چہ حین حیات زمین ایک کیا بلکہ سا آسمان چہ حیوان چہ انسان چہ نزدیک و وہ ہی بادشاہ ملک اعجاز کا ہیں امت کے جواو لیا آپ کے نبوت رسالت بھی در بجز کے دان برنخ طر جبرائیل</p>	<p>چو منبر و ن کو دے بجز تہا اعجاز بود و عنود اپکا سراپا اعجاز جسم شریف مقصد ہو اطلالی کو زین کہ وحدت میں کہتا ہی آنا جو حق و انہیں چھوڑا انگوٹھی اسی باغ چند بکھو ہیں و جو ناسوت ہی عالم اشباح کا چہ برنخ کر دواہ بود حیات ہو تخت انزلی یا کہ ہوا ملک ہو سنگ و شجر یا دھوس و دیور ہی انعام و اکرام جبارا ہزاروں کرامت دکھائے رسولوں کے روح کو سکھلا دے ہی اعجاز کا و ابھی کف فیض عام</p>	<p>کہ میں مجرب تک چہ بزار میں اٹھا و اٹھان بھی مجرب لطف و بساط کو تانہا نو تعریف پھر روح کی کیا کرن سراپا ہی مجموعہ انبیا رسل حقے اعجاز نا بھی چہ پیش پہلور و چہ بلیطہ عناصر و غیرہ محاط و محیط نہیں باقی جانی کوئی ایسی ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم ازین مرکز خاک تاجے کا کیا رحمت اپنے چھوڑا کو کچھ رسل ایمان تو ہیں اور انبیا کے فیض بخشی کا بر پاسلم تھرتھہ ہوا بل ولایت جو</p>	<p>یہ وہ مجرب ہیں جو پاک میں حرکات و سکنات بھی مجرب کر شمر تھا قدر کا جہم شریف پر اتنا کہیں سے وہ نو خدا وہ اجزا ہیں اور یہ ہر بائیں میں یک جہ ہیں یا کہ کو ہی ہر ایک عالم میں فیض عام چہ غیب تھا و چہ قلب و شفا نہ اعجاز حضرت کے اس پر حین چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب ظلم و ہیں سب انکے اعجاز چنانچہ دکھایا ہی ہو کبھی وہ نکلے ہیں جب علم نور سے نہیں چیز نکلتی رکبہ کو نشان ہی وہ یک انکے اعجاز</p>	<p>کے کون انکو جو ہیں بے عدد بشارات اشارات بھی مجرب کشف اسکے پر تو سے ہوو لطیف حدیثوں کا اتنا ہی ثابت ہوا وہ جاجان اور اعضا رسل چو صد آمد ہم نو پیش مات انہیں کی ہی اعجاز کا دہوم دہا نہیں جسکتیں انفعالی خیال خدا پر تصرف دیا تھا انہیں چہ تخت و چہ فوق و چہ شرق و غرب انہیں کا سہو نہیں ہے سکہ چلے بھی عیسیٰ بن مریم دکھایا کبھی تو منزل میں گئے ہیں ملکوت خدا کی خدائی دکھائے بھی جو بعد وفات انکے ظاہر ہوا</p>





<p>مردان و زنان و جوان و پیر کثیر القضا و فیاض الدین و من کے ایرک قدیم و جدید بہت سی کتابیں ہیں تصنیف ہی تاریخ احوال اصحاب کی حدیقہ ہی اجابہ کنکنا نام لکھا انکے احوال میں ایک کتاب مجموعی احوال میں ثبوت تعلیق کے رسائل کے اور جو پڑھنے ہی مرد اس میں مایں نام دہر کنا انا مشہور رب انام کہ دو تہا نکالنے چاہئے کہ دکن کے تاج ہند و تاج کر کر سکر چھپی ہے ہزار ورنہ کل کے وقتوں پر گزرتی مضامین لکھا ہی ایسے عجیب کہ میں معجزات میں نہ کوثرین پہ وہ اتفاق اب ہوا قصہ پہ دفع چارم پہر چھپی ہے پہ لکھنے لے نسخہ معجزات سوا اسکے یہ عاصی عویش بھی تشریح اخلاق میں وہ کتاب امام محدث فقید برنگی قرار زمین گردش آفتاب کہ تا تو مشر حشر ہو آفتاب کیا جمع پس بحر چرخ زمین سنو معجزہ کسکو کہتے ہیں اب مگر ہوسا طاعت پناہ دلو جو قرب لواضل میں کائنات</p>	<p>سبب تنظیم اس رسالہ ناقد و مسالہ را زبان و قلم سے سر انجام تو دامن حصار بربر ہو لکھا ایک کتاب جان التبر ولادت لے ناوہا الحکا حدیقہ بنا ہی تحقیق سے جو جان جنت کہیں مہن لکھا حاکمین انکے گلشن چار ہی ہر ایک نسخہ استہناد مہین عزلی اور ماسکی چریا ہدایت حق نہند حو حاکم کہ تصنیف اسکے دیا پر مہین پڑا کر تہمین دکن اسکے و یا مشائخ فرکی تکراری جو ہی نور سے آپ کے تا وقت مرتب ہی بس حسن زریب سے پر کچھ کچھ جمع ہائے مہین مکر جو بر بار چہتی گنی غیب غریب و سلاست شاد صحیح معجزہ کچھ قسم جواہرین قرآن کچھ خطا کیا ترجمہ میں بہ ہندی زبان بھی تاریخ کامصر کی ترجمہ کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی اگرچہ ہوم پر ہی ٹپکی تری</p>	<p>جسے فیختی گئی کام ہے زبان کچھ کہہ کر ہر ہو انہما وصال خیر البشر خلیفے جو میں چار حاکم فضائل میں ہی آل ہاکر امام حسن اور امام حسین میں دین تیک اندر چوچا میں تو دین اسکے سے زیل بھی بہت میں نامور لوگوں کا مستف کی نیت بھی جنت تھی مہین کوئی شہر اور قریہ کہیں حرم بیچ کے دینے کے بھی یہ قدر کر کی تکرار ہے ہنو کو کہ ذکر شہر کائنات مہذب ہی بس حسن زریب سے مگر مفسر میں چند آئے کہیں کہ یعنی زبان التبرانی کی کہ طبعی ہو اس سے نسخہ چار کیا حکم مجھ کو کچھ قسم امام غزالی کی وہ ایک کتاب ہی تصنیف پانی بہ عربی زبان یہ ہندہ کیا اسکا بھی ترجمہ بھی بالادب شیخ اکبر کا بھی زبان و قلم سے ہو ذکر تری</p>	<p>میں آج کل کر توفانی بہن زہی و اعانت وہ الکویں تو دین اور آس ان سے بہ نظم و ہنر اسے مایہ کن دار و دین ابنا کی ایسی ہی ہو ہی ہو و دلفین نام کہ ہی رومن برابر اسکا خطا فوائد لکھا قدسیر آپ نے سوا انکے لکھا ہدایت بھر ہی ہندی کا باز اپنی رقم بھی قبول شیخ خواص دہم بھی اقطاع عالم میں شہرت ہی ہر شہر و قریہ میں لکھا پڑا موضع پر چھپی ہے جو تھے و یا کا غدر کے ہنگام میں نہین دیسی کہتی ہی کئی کتاب جدان کا ہر کچھ مہن کہ دے سفر دل کو رنگ لہور ہی کچھ اور ہی اسکا ایک کتاب مراد والد ماجد ای نیکذات دو نسخے لکھا تھا گو اسکے ہی اجا کی گو یا کہ کتاب بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کیا اس میں ثابت ہو جو صواب عمل میں ہنوخہ جز سیما حصا صحت ہی جز</p>	<p>میں آج کل کر توفانی بہن زہی و اعانت وہ الکویں تو دین اور آس ان سے بہ نظم و ہنر اسے مایہ کن دار و دین ابنا کی ایسی ہی ہو ہی ہو و دلفین نام کہ ہی رومن برابر اسکا خطا فوائد لکھا قدسیر آپ نے سوا انکے لکھا ہدایت بھر ہی ہندی کا باز اپنی رقم بھی قبول شیخ خواص دہم بھی اقطاع عالم میں شہرت ہی ہر شہر و قریہ میں لکھا پڑا موضع پر چھپی ہے جو تھے و یا کا غدر کے ہنگام میں نہین دیسی کہتی ہی کئی کتاب جدان کا ہر کچھ مہن کہ دے سفر دل کو رنگ لہور ہی کچھ اور ہی اسکا ایک کتاب مراد والد ماجد ای نیکذات دو نسخے لکھا تھا گو اسکے ہی اجا کی گو یا کہ کتاب بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کیا اس میں ثابت ہو جو صواب عمل میں ہنوخہ جز سیما حصا صحت ہی جز</p>	<p>میں آج کل کر توفانی بہن زہی و اعانت وہ الکویں تو دین اور آس ان سے بہ نظم و ہنر اسے مایہ کن دار و دین ابنا کی ایسی ہی ہو ہی ہو و دلفین نام کہ ہی رومن برابر اسکا خطا فوائد لکھا قدسیر آپ نے سوا انکے لکھا ہدایت بھر ہی ہندی کا باز اپنی رقم بھی قبول شیخ خواص دہم بھی اقطاع عالم میں شہرت ہی ہر شہر و قریہ میں لکھا پڑا موضع پر چھپی ہے جو تھے و یا کا غدر کے ہنگام میں نہین دیسی کہتی ہی کئی کتاب جدان کا ہر کچھ مہن کہ دے سفر دل کو رنگ لہور ہی کچھ اور ہی اسکا ایک کتاب مراد والد ماجد ای نیکذات دو نسخے لکھا تھا گو اسکے ہی اجا کی گو یا کہ کتاب بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کیا اس میں ثابت ہو جو صواب عمل میں ہنوخہ جز سیما حصا صحت ہی جز</p>
---	---	---	---	---	---

۹  
تاریخ ہندوستان

۹  
تاریخ ہندوستان

من است به حق باطن  
 راں کو جسے اسی واسطے  
 حوی دیکھا اور جسم سے  
 عوام اس طرح واقف ہوا  
 کہ جس نے نہ کہ ہے سحر  
 سرمت میں عابر ہی کہم  
 نوس ترخ کی راہ سے غمر  
 محقق برادر کی واد  
 اگر کہ احوال ظاہر ہوں گے  
 ہر اس راہ راہی ناماں  
 عی قرب رانص کا پوچھو  
 ہر اس راہ راہ طاعتاں  
 راجہ و محرو دیں سہمی  
 کسی دوس کو نہ تباہ  
 اس نیر تہل کو اسے  
 المانی مہی اس کو کر کے  
 اس حد سے سمی  
 رانہ آسرس  
 رانی سہی تر کہ کج  
 حوی آنا اعطاسود قہر  
 واکو معلوم اس بات  
 ہستی کہ ہے بن لکھارہم  
 کہ عسکی کہہ کہتے سہر  
 مصاحبت طاعتات و عہد  
 کے معنی پہچانے سہر  
 اگر کو معلوم ہے دیکھے  
 حاکم ہی رطل و ان میں  
 حوطا کے علاس کو گولے  
 عین لعل عالم کو کج سہا

رطاہرے اگر حق کرے  
 لعل کوام جلاہاتے  
 حوسہی آئے اس کو  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست  
 ہی ہر مصلی ہر مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست

معقوت میں ہر مصلی  
 ہی حالانکہ ہر مصلی  
 کرے آج سے مصلی  
 رطاہر کے اسکود ہر  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سے گویاں مصلی  
 حادی گویاں مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سواک دو یہ مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 اکھتر مصلی ہر مصلی  
 کو ہر مصلی ہر مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست

کو کہ ہر مصلی  
 ہی حالانکہ ہر مصلی  
 کرے آج سے مصلی  
 رطاہر کے اسکود ہر  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سے گویاں مصلی  
 حادی گویاں مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سواک دو یہ مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 اکھتر مصلی ہر مصلی  
 کو ہر مصلی ہر مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست

کرے مصلی ہر مصلی  
 ہی حالانکہ ہر مصلی  
 کرے آج سے مصلی  
 رطاہر کے اسکود ہر  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سے گویاں مصلی  
 حادی گویاں مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سواک دو یہ مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 اکھتر مصلی ہر مصلی  
 کو ہر مصلی ہر مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست

محقق میں ہر مصلی  
 ہی حالانکہ ہر مصلی  
 کرے آج سے مصلی  
 رطاہر کے اسکود ہر  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سے گویاں مصلی  
 حادی گویاں مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 سواک دو یہ مصلی  
 ہر مصلی ہر مصلی  
 اکھتر مصلی ہر مصلی  
 کو ہر مصلی ہر مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 محققین کی ہر پہلاں  
 کرامت کہیں گویاں  
 ہستی کہ ہی خانی جہ  
 ہی مصلی گوی مصلی  
 رکوعا رطاہر سے  
 حادی محقق میں مصلی  
 کرس عادت میں مصلی  
 و مصلی عابد ہر مصلی  
 حادلی ماہ و کرس  
 حوطا ہر پیر دست

<p>حقیقی ہی ہر دین کا مالک ہے جو افضل خدایا یعنی وہ شاہ کا حرف گئے مسجد اقصیٰ تلک وہاں کے لاکھائیں گزر کھان ہوا سیرنا لاکھان دیہی جواب انکو اللہ سے کلام اللہ پیش ہو کر پڑا فرستے ہیں نور کی مشعلیں رکاب لکھام اپنی تمام جہاں سے بھی چاہے کہ آگے بڑھیں</p> <p>اگر یکسر موی برتر برم کہ حضرت ادب دین جا کھڑے غلاب ایسے لگے دہم ہنیں قرب اور صل من فضیلت بہ تغیل احوال معراج کا منظم ہی یہ معجزہ سیرا حجاب حضرت کے جب کبھی اشارت پس انگلی کی آپ کیا حکم حضرت نے جاری فرما</p>	<p>دیہی عالم و عارف راہ جو نہ پایا کوئی آنکے سوا دوسرا وہاں سے بھی ساتون ساتون خدا کے سین دیکھئے از چشم سر ہی یک طرفہ اعلیٰ کے دریا بڑا دیکھنا ہکا بکوب ہو سکے بھی وہ طور سین جل گیا مبار سوار کی آگے رہیں جلین نظر تو اطر تو ابولتے قدم عالم نور میں ناہنیں</p> <p>فروع تجلی بسوز دیرم نمبر ہے جو تاج سین سے تو حضرت برتاتے تھے اک اک نہ وہاں کزن کو کچھ دخل ہے بہار نبوت میں ب لکھ چکا کہ حضرت شق القمر جو ہوا سنو تا بومیں بھی خم غفیر دہن چاند کمرے دو ہو چکے گواہ اس نشانی پتہ سب ہو</p>	<p>۲ معجزہ معراج شریف</p> <p>اولا العزم ماکوی نہی کتین بھی جنت کو دیکھیں نہایت بنے فاقہ سین کے دریا یہاں عقل انسان کی حیران ترسے چشم سر کو کھانا بہر حال ہمارے تیر کار تہہ ہی کیا بزار وں فرشتے کمر باندھے اسی طرح منزل برآک طے ہوئی نہ ہر اسی حضرت کی کوئی کھسکا چلے وہاں جب حق ہی اس میں خطاب یا سادہ گرسے آنے لگا چلے چھوڑ کر تیشو نامی کہا موی اور یہ علاج کہاں</p> <p>۳ معجزہ شق القمر</p> <p>تصرف ہی حضرت کے اعجاز کا روایت یہ کی ہے کہ کفار نے سویک ٹکر لوگو کو لایا نظر روایت ہی یہ مستند معتبر کہ جو عالم علوی اوپر چلا کیا معجزہ یہ طلشہ سے ہی تھے میں کوہ حرا پر کتب سے حدیثوں کی ای خبر</p>	<p>ہی معراج جو معجزہ دوسرا کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار وہاں سے طلوع و شمس وہاں سے حضرت نکلے جب کہا موی جو رتہ آرہی کہا غرض یک تجلی کو بر کوہ طو سوار کی بلوایا اپنے حضور مقرب ملک جو بن جبریل جہاں پر ہو ملک لکھا انتہا نہ روح امین سا فرشتہ جلیل ملاقات احسن قسم سر موی ای محبوب حیرا ہی حیر حجب یہاں اون بتی کا آواز ہی میرا والد ماجد و قبلہ گاہ اسی واسطے میں نے اختیار نہ کوئی پیر سے واقع ہوا رستا کے دعویٰ میں گرتا ہو تہا ٹکرا دگر اسکے نیچے عیا روایت نواز کر کچھ بھی ہے یہ</p>	<p>محبت غریبہ لور سوز پڑا جو بت سے بھیجا تھا یہ رو دکا وہاں سے عروش پر تھا قدم تو تھا فرشتہ خاص کا گرم تب ابھی جمال پا چمکھو دکھا جو چمکایا از عالم قدس لور رہیں لے تا عالم قدس لور سرافیل سے اور مکائیل سے اُسے کہتے ہیں سدرۃ المنہق بلاتے تو حضرت کہا جبریل اتھا پردہ از روی سخن ابھی آئے پاس سیر قریب وہی او تہ لٹی کا ہر از ہے جو ہی مولوی عبد جی تینا یہاں ذکر معراج میں اختصار نہ کوئی نبی ایسا ظاہر کیا تو دو ٹکڑے اس چاند کو کچھو پہاڑاں دو ٹکڑے تہا دیا گواہ نص قرآن کو کہنی ہے یہ</p>
<p>بجی میں دوسری کتابوں میں دکرتے ہیں کفار کی بیرونی کوئی ایک کھانا نہ دیکھ سکی جواب اسکو جیسے دیوں کیا سافر خوب دور آئے تھے بھی اور اور ملکوں میں برآمد سوا اسکے حضرت یہ معجزہ عجب لکھ دو ٹکڑے ہونا تھا خدا وحی نازل کیا شاہ پر</p>	<p>صحیح طریقوں سے موی جب جو کفار گمراہ ہیں فلسفی بل از چشم خود دیکھے کفار ہی کہ ای کا فر نے جانا کفار کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند نظر آیا ب لوگ کو بر ملا یقین کیا ہی لکھنے میں واقع کیا ہوا حکم حضرت کے رد آفتاب علی کے نہایت گورن کا</p>	<p>بھی معتقدین اور متاخرین جو مذاق میں بعض اوطین ابو جہل نہا جو سرتپا اگر ہو د جادو ہو کچھ ہی بہت بخونی ہی دیکھے ہیں کسی شہر کے لوگ کو مان اگر</p> <p>۴ معجزہ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع کیا</p> <p>کہ سورج جو ڈوبا نہا بزمین سو لیتے تھے یوں ہی دھوا جاتا یہاں تک غائب ہوا آفتاب</p>	<p>پس اب شک کو گناہ میں ہیں ہی حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ کہا میں نے لوگو کو وہ بجا ہی حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ بھی اس وقت راجہ تہا ہر ج تو شاید کہ جو افغان ہیں نہ لازم ہی نہیں ایک لکھ میں ہی ہی مروجی نہ اسما بہت گیس کا نہ عصر کی میں سے نکلے علی</p>	<p>پر بعض اہل علم و عین نہ پوتیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا محمد تہا سے یہ جادو کیا علائے عالم میں ظاہر ہوا نظر کر کے حیرت ہی کرنے لگا ویا ابرخا دیکھے میں اس لئے نظر کر میں عالم جہاں کبھی کہ خیبر خیز ویکے وقت ای اس گناہ تو پھر قصا ہو چکی</p>



<p>غرض کی بار رسول خدا ہو انہم ماہر بنی لوگ کو بن اسعد یہ ہیں یہی حیرت سہی اہل لشکر تیار کئے شہادین میں زبانی ہی تھے ایک جنگ میں لوگ بچو گئے تھے ایکس نو دو تیس سی کر و لوگ دس دس زاید ہو تھے جبکہ جعفر جابر سے تھے جنگ کے زندہ رسول خدا تھا۔ میں اس یونہی فرج ہوا بڑے سیرامکسوس ہو مطہول کتابوں میں دیکھئے خدا کیجئے ایسے یا صہ زار سنا چاہتے ہی یہ عجائز ہی بام شریعت و دین نبی نجات کی حضرت کے پاس آگے اور اس خواست منع فرماہیں عذابوں کی آفت نہیں آسکی ہی کرتا ہی اسکی خدمت ہی چھٹا میں ہر اپنے سب جانور چند الفاریوں کی پالیخت تھا ویا چوتھ میں آپ ہی موسیٰ زراعت ہماری کہیں یہ کہہ جا لگا کام کرنے ہو فرمان پذیر تہا ایک بکر ادا شدہ کو بیہ کیا تو بکری کو راعی چیرنے لگا کرے بہتر یا آدمی سا کلام کوئی ایسا رسول نبی دوسرا</p>	<p>جو کہہ دوسرے جہی لوگوں کے پاس پس ایک سفر عام چوٹا گیا کی حضرت برکت کا طرہ دھا ابھی اس کے تو تر باقی رہا کہ میں کوئی محبوب حق نہ ہوا میں وہ تو شہ دان کے حاضر کیا سو دس سب ہی غصہ لگے کہ لگے پر خالی کر تو کسی وقت اسے بھی مدینہ اگر خلافت کے لجو اس کے لئے دینی لکھیں ہی یا نام اک اونٹ بوجہ کا دعا شدہ برکت کا طرہ دھا سرایل کے ہی لئے تیار ہوا وہے معجزہ جو امانات حضرت سے کلام کئے معجزہ کہ میں چاہا نبی سے کلام اسی طرح حیوان بھی لاکھا مجھے خوف اس بات کا ہی نہیں کہ دنیا کی کامیابی اور دنیا کہ ترک عبادت سے اللہ کے عبادت میں ملے شجر ہی تمام تو کیا کہئے اسکو خدا کی پناہ وہے چاہیں جب فرج کرنے کے ہمارا جو یکا دشت ہی ای نبی بکر ہال کو اسکی مشانی کے السن سے ہی ترو کہ حضرت روایت ہی ایک بکر ہر وہ کیا دیار زرق زراق نے جو چھٹے کہ پیغمبر حق کو تو چھوڑ کے کہا اس جنت ابواب میں</p>	<p>دعا کیجئے منگو کے ایشاہ ناس کہ جو ایک ماع کوئی لاکر کہا ہندو سین برکت کا اتنا ہوا صحیح اک دشت سے ثابت ہوا بھی تحقیق ہو نہیں رسول خدا ۱۱ معجزہ ایضاً لے اک ہشتی اس سے شہ انیا یونہی لوگ لشکر کے کہا چکے کہی اسکو مت گن بھی دیکھئے بھی حضرت عمر بنی خلیفہ سے دیارہ حق میں غیور و کتین دیا ایسے کئے دینی بار کا تو کہا سبکی قاتل میں کثرت ہو ہتی اس خوانی مہار سارچا ۱۲ معجزہ ایضاً ہو جو طرح منفا و خیر الانام فلان لوگ شہ میں شہ بھی غار و کئی اپنی حفاظت کرو نہ حیوان بھی گذر جائو وہ ان نہیں بلکہ انسان ہو ویا کاہلی سے فصا کر دیا ۱۳ معجزہ ایضاً ہی دوسری ریت کہ الفاریا گئے باغ کو انکے حبہ الور ۱۴ معجزہ ایضاً ۱۵ معجزہ ایضاً کہا ایک تین معجزہ یا امی فلان کہا بہتر یا یہ عجب کہ نہیں کوئی حق پاس اس سے تر نہیں</p>	<p>کے غرض کو انکے حضرت قبول کوئی یک شہی مالے آیا و با کہ لشکر میں باگتے تھے تمام کہ حاضر تھے انکو حواریان خدا سے اس گن ہی جو کہا شہ نہ کہہا ہی کچہ تر کہا دعا کی پر برکت کا طرہ دھا کیا حکم میرے تین ہند زان پس اس میں ہر روز کہا لگا خلافت کے حضرت عثمان بھی یہاں کا کس خراج اسے یعنی روایت بہت ہے ہی ہے تو قالی اللہ کہہا ہی یہ معجزہ جہاں کیا ملک اور سب زور و جا سہن زیر فرمان خیر الانام اطاعت کرین کہ شاہ کی اوکھا کہ ان پر عذاب آوے حق کہیں نہ کہو وہم اللہ کی طاعتیں وہ حیوان دریا ہی کیا دیکھئے کے ہیں ادب قود و فہم عبادت کی توفیق دیو سے لاد شحات کیا انکی آشاہ سے ہے کرتا ہمارے اب کس شہی کے کام کا حکم حضرت اسے جناب ابو بکر و فاروق بھی کہ یکبار یہود تھے و دیا ز تو اسکو جو سے چھڑا لے کہہا ہی یہ کس شہی ہی دیکھئے بھی اہل بیت اس کے اصحاب</p>
---	--	---	---







[illegible]

کہ حضرت کا تعاقب تو قتل کر بہا بھی کر بیخوشی کریں بھی خات کو توڑ کر پھینک دیتے بھی جو مرد کو زندہ کیس جو چہتے برآ تھا افسوس بہا محبوب حق ناز میں نہ ہی دعا کی ہی حضرت اقدس کہ وہ اونٹنی ہانک لایا تھی کہ سردی دگر کی کندہ تھے نہ کہ گرمی سردی ہو تا ضرر سو بعد دعا فاطمہ کو بھی سنو کا یہ نفل کرنا ہی پس بھی کہتے ہیں چلتا اسکا اٹا کیا جبکہ بھرت پیر کے رات وہ خود بولتا تھا کہ ہر کو بھی سوا اس کے ہر دور وہ آئیں بٹ رت بن عوف یہ ہر کسنا ہزاروں دن تھی قیمت اس کی تھے عورت چاہا اسکی بیک چٹا وہ ایک حدان عورتوں پر یہ جو مال میں اسکی برکت ہو بھی سدا بن وفا حق میں بھی سو مغبول ہوتی خدا کے جہا کہ غالب بھی سدا لوگ بزرگی محبانی تھا یگانہ بھگتا نام روایت ہی مہر اسکا بکر نہیں ہو تا نہیں دانست اسکا کوئی بھی عبد اللہ بن جعفر بنیام کہ پیا میں ابن جعفر کہیں	تھا اور کیا نفس میں نفس کل بھی تقسیم ارواح جاری کرن قیمت جیسیم بھیم و سیم ارہنہ سے ازل بن اجازت لیا خدا اسکا سامان جہا کرے خوشی انکی ہی حق کو غلو بتی الہی مری اوٹنی بھی دے وہ بن پاس حضرت اگر گہری الہی علی کو بجا دیکھے سو حضرت کے خدا وہ دعا کا منہ بن ہو کر سے بیقراری ہو نہ اپر جسم کہلے بولالہ اس ہر و مند ہو با بریں میں دعا نہ کہ رہتا تھا دم و دم اپنے اتہا و ان لوہی بہرہ برتری تھا آواز کا غلامو ملکوتیں سو فکا ایسے تے کا کرنے ادا کہ نہی قہتی جس نمر لہی ہو عبد رحمان کا جب انتقال کے جہا تقسیم ہی بنک کا تھی اثر دعا ہی جناب نبی کے ہیں دعا یہ جناب نبی دعا اسکی کرنا تھا حق مستجاب عمر کے اس طرح سے عرض کی تھا قدامت شعرا سے مرد نام کبھی دانست یک لکھتا ہوا نہیں وہ یا کرنا کوئی دانست اسکا کبھی بھی مقتدا تھا یگانہ جو مرد نام بجز نفع نقصان بابا نصیحتیں	کہ جزئی عنوان لموسن بنی خیر عجبت کیا کہ قاسم بنی نام آپکا ہی لوح و دم نفس کل غفل کل وہ بجز جو حضرت مکی دعائیں غوراً مقبول ہوتی تھیں الٹ جا گویش سے فرشتے تک ۴۰ مجبزه دعا کر کے پھر نیر لکھ سب ۴۱ مجبزه اسی دم دعا نہ انبیا ۴۲ مجبزه ۴۳ مجبزه ۴۴ مجبزه دعا اسکے حق میں کہے ہیں نبی کہ ملجا ورنہ اپنے اسکے نہیں روایت یہ انکی ہی از علیہ بنجارت کا تھا اس کے جو قافلہ وے اونٹ اور پالا کجا و بکری تو تقسیم ترکے کی اسکی ہوئی ملا جو ہر اک کو زردی شمار ۴۵ مجبزه کہ بار خدا اس کی ہر دعا ۴۶ مجبزه دعا کیجئے یا رسول خدا ۴۷ مجبزه تھی سدا کے دانست کوئی نفع ۴۸ مجبزه بھی عروہ جو بہا تھا ابو جہد کا بھی متحد دایا ہوا مالدار	ہیں اتر آئیں ہر دو کھل کر آنا القاسم اشد عطی کجا جو ہے نفس اور شیخ و رسل ۴۹ مجبزه ۵۰ مجبزه ۵۱ مجبزه ۵۲ مجبزه ۵۳ مجبزه ۵۴ مجبزه ۵۵ مجبزه ۵۶ مجبزه ۵۷ مجبزه ۵۸ مجبزه ۵۹ مجبزه ۶۰ مجبزه ۶۱ مجبزه ۶۲ مجبزه ۶۳ مجبزه ۶۴ مجبزه ۶۵ مجبزه ۶۶ مجبزه ۶۷ مجبزه ۶۸ مجبزه ۶۹ مجبزه ۷۰ مجبزه ۷۱ مجبزه ۷۲ مجبزه ۷۳ مجبزه ۷۴ مجبزه ۷۵ مجبزه ۷۶ مجبزه ۷۷ مجبزه ۷۸ مجبزه ۷۹ مجبزه ۸۰ مجبزه ۸۱ مجبزه ۸۲ مجبزه ۸۳ مجبزه ۸۴ مجبزه ۸۵ مجبزه ۸۶ مجبزه ۸۷ مجبزه ۸۸ مجبزه ۸۹ مجبزه ۹۰ مجبزه ۹۱ مجبزه ۹۲ مجبزه ۹۳ مجبزه ۹۴ مجبزه ۹۵ مجبزه ۹۶ مجبزه ۹۷ مجبزه ۹۸ مجبزه ۹۹ مجبزه ۱۰۰ مجبزه	ملکوت تقسیم ارواح کی لو مغفوم کر عام اس قول کا کرین زندہ مرد کو گر چاہتے ہے از جملہ معجزات نبی رہیں آسمان بھی قوتی نظام روایت ہی یکا دعائی نہ کی بلانے ہی پس سے پوتا نیک علی ولی شہر حق مرتضی سو جا کر کے پیرے علی اسے دعا کی میں نہ لکھتے حق میں انس کے لئے بھی کئے تھے دعا ہیں اولاد دسوسے بھی نیک بن عوف جو عبد رحمان تھا پس ابواب برزق سے کھولا بہ صدقا و خیرات انکی بکری میں دیکھا بن عوف کو طفل خدا و کار و اساسو انکا لہا با سجدہ ہر احوال تم نکلا عورت کے نام سے تھی یہ ایک بن عوف کی روایت ہی اسکا سجدہ بھی غزوات میں بعض ای ادا وہ میں اپر پیدا ہوا غیب سے دعا اسکے حق میں کی تھا و جہا صد و بت سال سے گر چہا تو پھر کا میں اسکے دعا و کہ روزی میں ہوا بکر کرنا بھی کہتا ہی عروہ جو پھوٹا دیبا لیسے ہر کاتہ ربہا و بنجارت میں اس قدر طے تھا	ہوئی ہو سادگی ہو بن ہر وجہ اسکے سے بجا ظلم لوح یکا کور مدہ لکھے دعا جو قبول انکی ہوئی ہی پہ مطلب نبی کا ہونا تمام مصارف ابابا رگم ہو گئی خدا عیب بھی باکر کو ایک کے انکے حق میں بھی حضرت دعا تھے گرمی کے امام میں پہنتے الہی یہ بہو کی ہو کر کبھی اسے مال و اولاد بار بڑا طغیل نبی جو خدا نے دے فقیری کی حالت میں تھا مبتلا اور اس قدر روزی میں بکر دیا بہن خرچ کرنا تھا وہ ماور ہی خلد برین بن خرامان چلا ہر اک تھان میں پر سال لکھ کہ لغت کا وہ شکر ہو وے ادا تمن آٹھون حصے کو بولنے کہ خیرات کر پورین بجا ہزار کہ کسے سے کوسید ہی ملی جو چہا بدد کا و رب اللہم ہوئی تسلی پانی کی اس قدر سو سیراب بستان مان ہو گئے نہ بکر سے تراشہ کہیں نہ ہمار کہ بعض جس بھی نایا مدہ بھی پیدا ہوتا تھا بس خیر ہتر دیبا لیسے ہر کاتہ ربہا و بنجارت میں اس قدر طے تھا
--	--	---	---	--	---

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1

[illegible]







[illegible]

اس سید نے لکھ کر فرستادہ  
 ہے جس کے یہ سب اس کے  
 سید برحق کا ہے تو اس لئے  
 میری فوج کو یہ کہہ دے کہ  
 اسے اس کے حق کے لئے دوزخ  
 ہو یا آگ دینا میں اسے دوزخ  
 میں اتار دے گا کہ اسے ہلاک  
 ہوگی اس کی اس کے خلاف ہے پاک  
 اجابت کی ساتھ جو اسے فرستادہ  
 جو محل ہرمان کا جن خدا کو  
 خدائے الٰہی اور بتات ذات کا  
 بیٹا اس کا نقش قدم دیکھ کر  
 معارف الٰہی جو بہین لاکلام  
 کہ ذات حق میں خضوع جو حق  
 نگذریں ہر انصاف کی راہ سے  
 خضوع جو دوسرے رسل میں نہ تھے

[illegible]

جو کہیں سے سائیں چلیں گے  
 شریعہ آپ سے ہی رہے جو  
 جو یہ اہل بیت جناب پر تو  
 کرتے ہیں منہ انہوں نے  
 سو اٹھ پامے نہ وہ لڑائی  
 جو یہ کہتے ہیں محض اسی بات پر  
 لے ساری زمین مکہ سے کہ  
 اسی طرح بھی بیچ کر نماز  
 اور اس رات نزل جو رکات  
 جو میں اب دجاشا و خیار  
 رہے ہیں اس لک و دہلیس  
 بلند تر مقامات اور وار و شا  
 سو کچھ اور نہ خود ہوتا نہیں  
 رہا ہیں بہ ادنیٰ نبوت پر  
 حضایع جو ہیں ایسے اور بڑا  
 تو یک و فخر اس کو خدا چاہئے

میرا دل تیری محبت میں  
 سبھی کی زبانیں گئے ہنس میں  
 شہادت کہ دریا بہا تو دیوان  
 کہیں نہ ملے کہ اور تیرا چہرہ  
 بھی شہیت ہے جی سدا مسلمین  
 یہ یاد کہ کہتے ہیں چاروں  
 کریں دکر ای تو جو سب طول  
 تار مٹی کی جلت جنت  
 اداں اور آواست ہو ای ہا  
 یہ سب خاص حضرت کی سدا  
 تھی ازاں جلہ انوار کی  
 حواریں سلوک طریقی میں  
 سو یہ بھی خدایسے حضرت کی  
 خدایسے کا شہ کے بنائے بھی  
 کریں غور خصوصاً اہل کتاب  
 محمدؐ نے جسکے رسول خدا  
 بطور نمونہ مگر پین وہاں

[illegible]

فان

پند افشیدہ فیہ فیخبر مع ان  
 اقبیٰ نفس سے کہ قبول  
 پایہ و جزائے وسیلہ کوئی  
 کہ وہیں کہتے ہیں یک تیرا  
 ریشہ دل لوی جو پیر  
 خطا پر میری نظر کبھی  
 اہلست کی دے کامیاب بخ  
 تو چاہے کہ کوئی کا کہ  
 دوسرے فو فیہ سادات کی  
 مروجہ یہی ہے بعد از ہر  
 نہ و مرمت ایچا آتو کو

جو بہن بھرتاں شہ کائنات  
 جی مقبول در کاہ حضرت پرول  
 جو جو وہ وسیلہ ذریعہ قوی  
 بھی تیرے عظم ہونے کا نام  
 وے معیت کے بسے ہوں دو۔  
 پر رحمت پہ اپنی نظر کیجئے  
 مٹا عدل کے دست فرخ مافی تجھے  
 تو چاہتے ہو توکل و رنج و شہد ہو  
 جماعت میں لذت ملا جاگی  
 بے شمار موت ہوا و دانی حیات  
 وہ موت الہی و جو نور میں

صرغ و استہمال یا بارگاہ  
 یہی نوشتہ یکس ہی ہاتھی ستا  
 نہ سرمایہ سعادت و خیرات کا  
 بن بن پاس اپنے تگری ہی اس  
 معذرتی کو کام اپنے فرمائے  
 نڈ گرج میرا کہیں ہی بڑا  
 جابت کا دیکھ دعائیں اثر  
 نوہی و سنگد فر و ماہنگان  
 ہر ہر فعل قرب و نوافل مری  
 ہر سے قال کو حال سے کردل  
 ہر و اس مٹ کا خاتمہ محض سخن

علق جب ہنویہ حرسیات  
 نہ سرمایہ شغل عبادات کا  
 تو ہی دیکھ کر یک نوا کی اس  
 جمال الہی رحمت کا بتائے  
 پر زنت سے نری نہیں ہی جا  
 مرا جام معشوقہ لب پر زکر  
 تو ہی چارہ چھایا چھایا  
 ہو قریب فریض فریض سب  
 سلوکِ نعمان کا دست مل  
 قریب فریض سب خوشم سیر

با جی زبان خاتم الانبیا  
 میں جب امتحان مسد کیا  
 بے ساختہ ہو کر گویا  
 جبر لوتی ہی دسی تھی یہ تا  
 گناہوں کو جہد الگ دسی  
 کشادہ ہی سامی کا دست و پا  
 برتری ذاتی باوجود غنی  
 سو اتیرنی درگاہ چاہوں  
 فنا جو مان فعل و ذات  
 و سب جو چاہا اندلیس حیات  
 سلوک و سلام خدا ہی انام

مہر انبیت ختم اسپر اب ختم کا  
 کہ لاؤں ترے پاس رفوہ جزا  
 کہ کسی سے سرو پا دے مال پر  
 میں رہتا ہوں بل کا کسے پہ  
 یہ آلودہ رقیہ رشتہ دہی  
 کیا رہی مات اپنے اور اٹھا  
 ہے تجھ سے سانم کی کیا کمی  
 میں رکھنا چاہتا ہوں کہ  
 یہاں باقی فصل و عنفات و ذوات  
 لے دے موت جو جاوے امانی حیات  
 بھلا سے تجھ پر جو کسے مدام

